e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 147 Tuesday , February 27 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳)شمارہ نمبر(۱۴۷) لکھنؤ،منگل ۲۷-فروری ۲۰۲۴ء مطابق ۱۶/شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ صفحات-۸

آسام میں ہندو تنظیم نے مشنری اسکولوں کے خلاف شروع کی پوسٹر مہم، مذہبی علامات کو ہٹانے کا الٹی میٹم

آسام میں ایک سخت گیر ہندو تنظیم نے مشنری اسکولوں کے خلاف پوسٹر مہم شروع کی ہے۔اس مہم کے تحت مشنری اسکولوں کو اپنے کیمپس اور گرجا گھروں سے عیسائی علامتوں کو ہٹانے کے ساتھ تعلیمی اداروں کو مذہبی مقاصد کے لیے استعمال کرنے سے روکنے کے لیے کہا گیا ہے۔انگریزی روزنامہ دی ہندو کی ایک رپورٹ کے مطابق سمیلیا سناتن سماج نامی تنظیم نے گوہاٹی، بارپیٹا، جورہاٹ اور شیوساگر قصبوں میں مشنری کے زیر انتظام چلنے والے تعلیمی اداروں کی دیواروں پر پوسٹر چسپاں کیے ہیں۔اس سے قبل ایک اور سخت گیر گروپ کی جانب سے بھی ایسا ہی حکم جاری کیا گیا تھا جس کے بعد یہ پوسٹر سامنے آئے ہیں۔اس گروپ نے دھمکی دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر مشنری اسکولوں نے اپنے کیمپس اور گرجا گھروں سے یسوع مسیح اور مدر مریم کے مجسمے و دیگر عیسائی علامتوں کو نہیں ہٹایا تو ایک عوامی تحریک شروع کی جائے گی۔

مریم نواز ملکی تاریخ کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ منتخب

لاہور، 26 فروری (یو این آئی) پاکستان مسلم لیگ (ن) کی چیف آرگنائزر اور سینئر نائب صدر مریم نواز وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہوگئیں۔ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق مسلم لیگ (ن) کی جانب سے نامزد مریم نواز نے 220 ووٹ لے کر ملک کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ بننے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔پنجاب اسمبلی کے اسپیکر ملک احمد خان نے کہا کہ مریم نواز نے 220 ووٹ حاصل کیے جب کہ ان کے مد مقابل سنی اتحاد کونسل کے امیدوار آفتاب احمد نے کوئی ووٹ حاصل نہیں کیا۔اپنے انتخاب کے بعد ایوان میں اپنا پہلا خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے کہا کہ اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں، قدرت کا نظام پہلے مشکلات پھر کامیابیوں سے گزرتا ہے، امید ہے اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر جمہوری عمل کو برقرار رکھیں گے، افسوس ہوا کہ اپوزیشن ارکان موجود نہیں ہیں۔

امرت بھارت اسٹیشن اسکیم

وزیر اعظم نے ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کا رکھا سنگ بنیاد

نئے ہندوستان کے نئے کام کی ثقافت کی علامت ہے □ ہندوستان آج جو کچھ بھی کرتا ہے، وہ بے مثال رفتار سے کرتا ہے: وزیر اعظم مودی

نئی دہلی، 26 فروری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کے کئی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا، افتتاح کیا اور وقف کیا اس موقع پر انہوں نے کہا کہ آج کا پروگرام نئے ہندوستان کے نئے کام کی ثقافت کی علامت ہے ہندوستان آج جو کچھ بھی کرتا ہے، وہ بے مثال رفتار سے کرتا ہے ہندوستان آج جو کچھ بھی کرتا ہے، وہ بے مثال پیمانے پر کرتا ہے آج کے ہندوستان نے چھوٹے چھوٹے خواب دیکھنا چھوڑ دیا ہے۔ہم بڑے خواب دیکھتے ہیں اور ان کی تکمیل کے لیے دن رات کام کرتے ہیں۔یہ عزم ہندوستان کے اس ترقی یافتہ ریلوے پروگرام میں نظر آتا ہے۔وزیر اعظم نے کہا کہ اس پروگرام سے وابستہ ملک بھر کے تمام ساتھیوں کو وہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔500 سے زیادہ ریلوے اسٹیشنوں اور 1500 سے زیادہ دیگر مقامات سے لاکھوں لوگ ہمارے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔مختلف ریاستوں کے معزز گورنرز، وزرائے اعلیٰ، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے وزراء، اراکین پارلیمنٹ، اراکین اسمبلی اور مقامی عوامی نمائندے، روشن خیال شہری، پدم ایوارڈ یافتہ سینئر معززین، ہندوستان کے اہم لوگ، جنہوں نے ملک کے لئے جدوجہد میں اپنی جوانی گزاری، آزادی پسند جنگجو اور ہماری آنے والی نسل اور نوجوان دوست بھی آج ہمارے ساتھ ہیں۔مسٹر مودی نے آج ان سب کی موجودگی میں ریلوے سے متعلق 2000 سے زائد منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح کیا۔وزیر اعظم نے کہا کہ ابھی اس حکومت کی تیسری مدت جون کے مہینے سے شروع ہونے والی ہے۔جس پیمانے پر کام شروع ہوا ہے، جس رفتار سے کام شروع ہوا ہے وہ سب کو حیران کر رہا ہے۔کچھ دن پہلے انہوں نے جموں سے ایک ساتھ آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم جیسے درجنوں بڑے تعلیمی اداروں کا افتتاح کیا۔ابھی کل ہی انہوں نے راجکوٹ سے بیک وقت 5 ایمس اور کئی طبی اداروں کا افتتاح کیا اور اب یہ آج کا پروگرام ہے، آج 27 ریاستوں کے 300 سے زیادہ اضلاع میں 500 سے زیادہ ریلوے اسٹیشنوں کی بحالی کے لیے سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔یوپی کا گومتی نگر ریلوے اسٹیشن جس کا آج افتتاح کیا گیا واقعی حیرت انگیز لگ رہا ہے۔اس کے علاوہ آج 1500 سے زائد سڑک، اوور برج، انڈر پاس منصوبے بھی اس میں شامل ہیں۔40 ہزار کروڑ روپے کے یہ پروجیکٹ بیک وقت زمین پر آرہے ہیں۔مسٹر نریندر مودی نے کہا کہ صرف چند ماہ قبل ہم نے امرت بھارت اسٹیشن اسکیم شروع کی تھی۔تب بھی 500 سے زائد اسٹیشنوں کو جدید بنانے کا کام شروع ہو چکا تھا۔اب یہ پروگرام اسے مزید آگے لے جا رہا ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کی ترقی کی ٹرین کس رفتار سے آگے بڑھ رہی ہے۔وہ ملک کی مختلف ریاستوں اور وہاں کے اپنے تمام شہری بھائیوں اور بہنوں کو نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔وزیر اعظم نے کہا کہ آج وہ خاص طور پر اپنے نوجوان ساتھیوں کو مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں۔مودی جب ترقی یافتہ ہندوستان کی بات کرتے ہیں تو اس کے معمار اور سب سے زیادہ استفادہ کرنے والے ملک کے نوجوان ہوتے ہیں۔آج کے منصوبے ملک کے لاکھوں نوجوانوں کو روزگار اور خود روزگار کے نئے مواقع فراہم کریں گے۔آج ریلوے میں جو نئی ترقی ہو رہی ہے اس سے ان دوستوں کو بھی فائدہ پہنچے گا جو اسکولوں اور کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔30-35 سال سے کم عمر کے نوجوانوں کے لیے بھی یہ بہت مفید ہوگا۔ترقی یافتہ ہندوستان نوجوانوں کے خوابوں کا ہندوستان ہے۔اس لیے انہیں یہ فیصلہ کرنے کا سب سے زیادہ حق حاصل ہے کہ ہندوستان کتنا ترقی یافتہ ہوگا۔مسٹر مودی نے کہا کہ وہ اس بات سے مطمئن ہیں کہ ملک بھر سے ہزاروں طلباء نے مختلف مقابلوں کے ذریعے ایک ترقی یافتہ ہندوستانی ریلوے کے خواب کو آگے بڑھایا۔ان میں سے کئی نوجوان دوستوں کو ایوارڈ بھی مل چکے ہیں۔وہ سب کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔وہ ملک کے ہر نوجوان کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ کا خواب مودی کا عزم ہے۔آپ کا خواب، آپ کی محنت اور مودی کا عزم، یہی ترقی یافتہ ہندوستان کی ضمانت ہے۔وزیر اعظم نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ یہ امرت بھارت اسٹیشن وراثت اور ترقی دونوں کی علامت ہوں گے۔مثال کے طور پر اڈیشہ کے بالیشور ریلوے اسٹیشن کو بھگوان جگناتھ مندر کی تھیم پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔آپ سکم کے رنگپو ریلوے اسٹیشن پر مقامی فن تعمیر کا اثر دیکھیں گے۔سنگر ریلوے اسٹیشن، راجستھان، 16 ویں صدی کی ہینڈ بلاک پرنٹنگ دکھا رہا ہے۔تمل ناڈو میں کمبا کونم اسٹیشن کا ڈیزائن چول دور کے فن تعمیر پر مبنی ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتر پردیش کو تحفہ دیا

ریلوے اسٹیشنوں کی دوبارہ ترقی □ سی ایم یوگی نے وزیر اعظم مودی کا شکریہ ادا کیا

لکھنؤ۔وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو امرت بھارت اسٹیشن اسکیم کے تحت ورچوئل میڈیم کے ذریعے 41 ہزار کروڑ روپے کی لاگت سے 1500 روڈ اوور پلوں/انڈر پاسوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا اور ملک بھر میں 554 ریلوے اسٹیشنوں کی از سر نو تعمیر کی۔اس میں اتر پردیش میں 74 ریلوے اسٹیشن اور 267 روڈ اوور برجز/انڈر پاس شامل ہیں، جنہیں دوبارہ تیار اور تعمیر کیا گیا ہے۔پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ ٹرین کی رفتار تیز ہوگی تو وقت کی بچت ہوگی۔ہندوستانی ریلوے نہ صرف مسافروں کی سہولت ہے، بلکہ یہ ملک کی زرعی اور صنعتی ترقی کا سب سے بڑا کیریئر بھی ہے۔پی ایم مودی نے کہا کہ ہمارا ریلوے چھوٹے کسانوں، چھوٹے دستکاروں، ہمارے وشوکرما دوستوں کی مصنوعات کو فروغ دینے جا رہا ہے۔اس کے لیے اسٹیشن پر ون اسٹیشن ون پروڈکٹ اسکیم کے تحت خصوصی دکانیں بنائی گئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ جس سہولت کا ہم وطن تصور اور خواہش کرتے تھے وہ ہندوستان میں میسر تھی، آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتے دیکھ رہے ہیں۔پچھلے 10 سالوں میں ہم سب نے ایک نئے ہندوستان کی تشکیل دیکھی ہے اور ریلوے میں تبدیلی واضح طور پر نظر آرہی ہے۔چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ اپنی سرکاری رہائش گاہ سے عملی طور پر اس پروگرام میں شامل ہوئے۔اس موقع پر انہوں نے پی ایم مودی کا شکریہ ادا کیا۔سی ایم یوگی نے لکھا، وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں نئے ہندوستان کی ترقی کی ٹرین تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے۔اسی سلسلے میں، آج وزیر اعظم نے گومتی نگر ریلوے اسٹیشن کے ساتھ ملک بھر میں 2000 سے زیادہ ریلوے انفراسٹرکچر پروجیکٹوں کا افتتاح/سنگ بنیاد رکھا۔عام لوگوں کی زندگیوں کو آسان بنانے والے ان تحائف کے لیے وزیر اعظم کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ریلوے اسٹیشنوں کے نام:

میرٹھ نگر جنکشن، ماؤ جنکشن، مانک پور جنکشن، شری کرشنا نگر، اونچہار جنکشن، مانک نگر، چونار جنکشن، گڑھ مکتیشور، گونڈا جنکشن، جون پور سٹی، للت پور جنکشن، مہار، چترکوٹ دھام کاروی، خرجہ جنکشن، لکھیم پور، کانپور انور گنج، بھٹنی، حیدر گڑھ، میلانی جنکشن، اکبر پور جنکشن، مرزا پور، گووند پوری، بھرت کنڈ، سلیم پور جنکشن، مہوبہ جنکشن، پیلی بھیت جنکشن، قنوج، سوامی نارائن چھپیا، سون بھدرا، مدھوگڑا، لمبھوگڑا، 1۔تلسی پور، شکوہ آباد جنکشن، نہال گڑھ، اونلا، آنند نگر جنکشن، بابت پور، لکھنؤ سٹی، بریلی سٹی، پکھریان، موہن لال گنج، گومتی نگر، کانپور ریل بیا، خراسان روڈ، بندہ، بدھنی، بالاماؤ جنکشن، شیو پور، گوری گنج، سدھارتھ نگر، دیاس نگر، کنارا، ڈالی گنج، کپتان گنج جنکشن، سیوہارا، بلرام پور، فیروز آباد، اورائی، لال گنج، خلیل آباد، رام گھاٹ ہالٹ، گورسہائی گنج، غازی پور سٹی، پھپھاماؤ جنکشن، مظفر نگر، بیلتھرا کی روڈ، لوہار روڈ، راجہ کی منڈی، چلبیلا، کنڈا ہرنام گنج، بادشاہ پور، تکیہ، مین پور جنکشن جنکشن۔

مراٹھا ریزرویشن:

مہاراشٹر کے تین ضلعوں میں کرفیو، انٹرنیٹ بھی بند

مہاراشٹر۔مراٹھا کوٹہ لیڈر منوج جارنگے پاٹل کی قیادت میں مراٹھا ریزرویشن تحریک پھر زور پکڑ رہی ہے۔پیر کو مہاراشٹر کے جالنا، چھترپتی سمبھاجی نگر اور بیڈ اضلاع میں کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا۔ان اضلاع میں فی الحال انٹرنیٹ پر پابندی ہے۔حکام نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر گردش کرنے والی افواہوں کی وجہ سے ممکنہ بدامنی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ستیہ ہندی کے مطابق مراٹھا مظاہرین نے امباد تعلقہ کے تیرتھا پوری قصبے میں چھترپتی شیواجی مہاراج چوک پر ریاستی ٹرانسپورٹ کی بس کو آگ لگادی، ایک اہلکار نے پیر کو یہ جانکاری دی۔اس کے بعد مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ایم ایس آر ٹی سی) نے اگلے نوٹس تک جالنا میں بسیں چلانے پر روک لگادی ہے۔ایم ایس آر ٹی سی کے نمائندے کے مطابق جالنہ میں بس آپریشن غیر معینہ مدت کے لیے روک دیا گیا ہے۔ایم ایس آر ٹی سی کے امباد ڈپو منیجر نے مراٹھا مظاہرین کے ذریعہ ایک بس کو مبینہ طور پر آگ لگانے کے سلسلے میں مقامی پولیس اسٹیشن میں پولیس شکایت درج کرائی ہے جالنا کے کلکٹر شری کرشن پنچال نے کہا کہ جارنگ نے ممبئی کا سفر کرنے اور مراٹھا برادری کے ریزرویشن کے لیے احتجاج کرنے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا ہے۔جس کی وجہ سے علاقے میں کچھ کشیدگی پائی جاتی ہے۔تشدد کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔جالنا کے وسط میں واقع سرتی گاؤں میں لوگوں کے جمع ہونے سے امن وامان خراب ہوسکتا ہے۔بڑی بھیڑ کے امکان کے ساتھ، پولیس نے خبردار کیا ہے کہ دھولے-ممبئی ہائی وے اور پڑوسی علاقوں پر ٹریفک میں خلل پڑنے کا امکان ہے۔اس وجہ سے کرفیو بھی لگا دیا گیا ہے۔جالنا کے ڈی ایم نے کہا ہے کہ سرکاری دفاتر، اسکول، قومی شاہراہوں پر ٹریفک، دودھ کی تقسیم، میڈیا آؤٹ لیٹس اور اسپتالوں کو اس کرفیو سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔اتوار کی رات منوج جارنگ انتروالی سراٹی سے روانہ ہوا اور نزدیکی بھمبری گاؤں پہنچا، تاہم، پیر کی صبح وہ انتروالی سراٹی واپس آئے اور اپنا علاج شروع کیا۔جارنگے، جو اپنی پچھلی بھوک ہڑتالوں اور ریلیوں کے لیے مشہور ہیں، نے ہفتے کے روز سے شروع ہونے والے نئے احتجاج کا اعلان کیا ہے، جس میں سڑکوں کی بندش اور دیگر کارروائیاں شامل ہوں گی۔ان کا بنیادی مطالبہ مراٹھوں کو ریزرویشن کے لیے دیگر پسماندہ طبقے (او بی سی) زمرے میں شامل کرنا ہے۔اگرچہ حکومت نے کمیونٹی کے لیے علیحدہ 10 فیصد کوٹہ فراہم کرنے کا بل پیش کیا ہے۔دریں اثنا، منوج جارنگے پاٹل نے پیر کی سہ پہر کو کہا کہ سی ایم ایکناتھ شندے کو اپنے نائب دیویندر فڑنویس کی بات نہیں سننی چاہیے۔منوج جارنگے نے الزام لگایا کہ فڑنویس انہیں مارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ ممبئی تک مارچ کریں گے اور ڈپٹی سی ایم کی رہائش گاہ کے باہر احتجاج کریں گے۔پیر کو مہاراشٹر اسمبلی کے اجلاس کے آغاز سے پہلے مہا وکاس اگھاڑی (ایم وی اے) کے ایم ایل ایز نے ایوان کے باہر احتجاج کیا۔ان لوگوں نے شندے حکومت پر مراٹھا ریزرویشن پر ریاست کے عوام کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا۔انہوں نے او بی سی ریزرویشن کے حصے سے ریزرویشن کی تجویز پیش کی ہے۔دریں اثنا، چیف منسٹر ایکناتھ شندے نے منوج جرنگے پاٹل کو خبردار کیا کہ وہ اپنی حدود سے تجاوز نہ کریں کیونکہ پاٹل نے الزام لگایا تھا کہ نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس انہیں "ختم کرنے" کی سازش کر رہے ہیں۔

اقلیتی وزارت کا مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو بند کرنے کا حکم

نئی دہلی: مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن (MAEF) کو بند کرنے کا وزارت اقلیتی امور (MoMA) کا فیصلہ سامنے آگیا ہے۔یہ فیصلہ تعلیمی طور پر پسماندہ مسلم طلباء کے تعلیمی حصول میں رکاوٹ ڈالنے کی بی جے پی حکومت کی مبینہ کوششوں کی ایک واضح مثال ہے۔یہ اقدام بی جے پی کے سب کا ساتھ سب کا وکاس" (سب کے لیے شامل ترقی) کے بیانات میں واضح تضاد کو بھی اجاگر کرتا ہے۔معاشرے کے تعلیمی لحاظ سے پسماندہ طبقات میں تعلیم کو آگے بڑھانے کے لیے قائم کیا گیا، مولانا آزاد ایجوکیشن فاؤنڈیشن حکومت ہند کی وزارت برائے اقلیتی امور سے مکمل فنڈنگ کے ساتھ کام کر رہی تھی 6 جولائی 1989 کو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹریشن کے بعد سے، فاؤنڈیشن نے تعلیمی بااختیار بنانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔اقلیتی وزارت کے انڈر سکریٹری دھیرج کمار کی طرف سے 7 فروری کو جاری کردہ حکم سے بغیر کوئی ٹھوس دلیل پیش کیے فاؤنڈیشن کو اچانک بند کردیا گیا جیسا کہ اقلیتی وزارت کے سرکلر میں بیان کیا گیا ہے، یہ سرکلر مبینہ طور پر سنٹرل وقف کونسل (CWC) سے نکلا ہے، جو اقلیتی وزارت کے دائرہ کار میں آتی ہے اور اقلیتوں کے لیے تعلیمی پروگراموں کی نگرانی کرتی ہے۔فاؤنڈیشن، ایک رضاکارانہ اور غیر منافع بخش تنظیم کے طور پر، اقلیتوں کے ذریعے چلنے والے تعلیمی اداروں کے لیے اہم مدد فراہم کرتی رہی ہے، خاص طور پر مسلم اسکولوں کو فائدہ پہنچایا ہے جنہیں اکثر دیگر اقلیتی گروہوں کے مقابلے میں فنڈنگ کے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔خواجہ غریب نواز اسکل ڈویلپمنٹ ٹریننگ اسکیم اور بیگم حضرت محل نیشنل اسکالرشپ اسکیم جیسے اقدامات کے تحت، فاؤنڈیشن نے اقلیتی نوجوانوں کے لیے روزگار کے امکانات کو بڑھانے اور مذہبی اقلیتوں کی ہونہار لڑکیوں کو اسکالرشپ فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔فاؤنڈیشن کی اچانک تالا بندی ان ضروری پروگراموں کے تسلسل کو خطرے میں ڈالتی ہے، جس سے بے شمار افراد متاثر ہوں گے۔

Maulana Azad Education Foundation

الہ آباد ہائی کورٹ کا بڑا فیصلہ:

گیان واپی کمپلیکس کے ویاس جی کے تہہ خانے میں جاری رہے گی پوجا

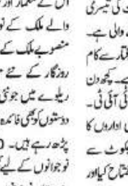

پریاگ راج۔الہ آباد ہائی کورٹ نے اس معاملے پر اپنا فیصلہ سنایا ہے کہ آیا اتر پردیش کے وارانسی میں واقع گیان واپی کمپلیکس میں ویاس جی کے تہہ خانے میں پوجا کرنے کی اجازت دے دی ہے۔یہ فیصلہ جسٹس روہت رنجن اگروال کی سنگل بنچ نے سنایا۔عدالت نے وارانسی کے ضلع جج کے 31 جنوری کو پوجا شروع کرنے کے حکم کو برقرار رکھا۔ہائی کورٹ کے اس حکم کی وجہ سے ویاس تہہ خانے میں پوجا جاری رہے گی۔عدالت نے پوجا پر پابندی نہیں لگائی۔عدالت نے مسلم فریق یعنی انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی عرضداشت کو مسترد کر دیا ہے۔یاد رہے کہ مسلم فریق یعنی انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی نے پوجا شروع کرنے کے ڈسٹرکٹ جج وارانسی کے حکم کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔عدالت نے فریقین کے درمیان طویل بحث کے بعد 15 فروری کو فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔پانچ دن تک جاری رہنے والی سماعت کے بعد عدالت نے فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔سپریم کورٹ کے سینئر وکیل سی ایس ویدیا ناتھن اور وشنو شنکر جین نے ہندو فریق کی طرف سے بحث کی۔

سپریم کورٹ نے دی ویڈیو ریٹویٹ-ہتک عزت کیس میں کیجریوال کو عبوری راحت دی

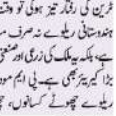

نئی دہلی، 26 فروری (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے متعلق یوٹیوبر دھرو راٹھی کے مبینہ طور پر توہین آمیز ویڈیو کو ری ٹویٹ کرنے کے لئے نچلی عدالت میں زیر التوا ہتک عزت کے معاملے میں پیر کو راحت دیتے ہوئے متعلقہ قانونی کارروائی پر 18 مارچ تک روک لگادی۔جسٹس سنجیو کھنہ اور دیپانکر دتا کی بنچ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی مسٹر کیجریوال کی عرضی پر دونوں طرف سے دلائل سننے کے بعد یہ حکم دیا۔اس معاملے کو 18 مارچ کو غور کے لیے مقرر کرتے ہوئے بنچ نے کہا، "عبوری طور پر ٹرائل کورٹ اس معاملے کی سماعت نہیں کرے گی۔" سینئر وکیل اے ایم سنگھوی نے سپریم کورٹ کے سامنے مسٹر کیجریوال کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے کہا، "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ یہ نتیجہ (مقدمہ) ہوگا تو مجھے یہ کہنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوتا کہ یہ ایک غلطی تھی۔اس پر بنچ نے وکیل (شکایت کنندہ) سے کہا کہ وہ درخواست گزار کے عدالت میں دیے گئے بیان کہ ری ٹویٹ کرنا ایک غلطی تھی پر موکل سے ہدایات لیں کہ کیا وہ اس سے مطمئن ہے؟ سماعت کے دوران بنچ نے کہا،" جیسا کہ سنگھوی نے دلیل دی ہے کہ لوک سبھا انتخابات نزدیک آنے کی وجہ سے سماعت میں تیزی لائی جا رہی ہے۔

شیر اکبر اور شیرنی سیتا کے تنازعہ نے طول پکڑا

تریپورہ حکومت نے ایک افسر کو کیا معطل

کولکاتا۔مغربی بنگال کے چڑیا خانہ میں اکبر نامی شیر اور سیتا نامی شیرنی کو ایک ساتھ رکھنے سے متعلق شروع ہوئے تنازعہ نے طول پکڑ لیا ہے۔ایک طرف اس تعلق سے عدالت میں سماعت کا معاملہ سامنے آیا ہے، تو دوسری طرف تریپورہ حکومت نے اپنے ایک افسر کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق تریپورہ حکومت نے ریاست کے پرنسپل چیف کنزرویٹر آف فوریسٹس (وائلڈ لائف اینڈ ایکوٹورزم) پربین لال اگروال کو معطل کر دیا ہے۔دراصل مغربی بنگال کے چڑیا خانہ میں پہنچنے سے پہلے اکبر اور سیتا تریپورہ میں تھے۔یعنی تریپورہ سے دونوں شیر اور شیرنی کو مغربی بنگال کے چڑیا خانہ میں بھیجا گیا تھا۔جب یہ خبر ہندو تنظیم وی ایچ پی (وشو ہندو پریشد) کو ہوئی تو انہوں نے کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک شکایتی عرضی داخل کی۔اس میں الزام عائد کیا گیا کہ شیر کا نام اکبر اور شیرنی کا نام سیتا ہونے سے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔اعتراض اس بات کو لے کر شدید تھا کہ دونوں کو ایک ساتھ رکھا گیا ہے۔قابل ذکر ہے کہ اکبر اور سیتا 12 فروری کو تریپورہ کے سپاہی جلا چڑیا خانہ سے شمالی بنگال کے سلی گوڑی میں وائلڈ اینمل پارک پہنچائے گئے تھے۔افسران کا دعویٰ ہے کہ جانوروں کا نام تریپورہ کے سپاہی جلا زولوجیکل پارک میں رکھا گیا تھا اور انہیں جانوروں کی ادلا بدلی پروگرام کے تحت سلی گوڑی لایا گیا تھا۔بعد ازاں شمالی بنگال وائلڈ اینملس پارک کے افسران جانوروں کا نام بدلنے پر غور کر رہے تھے۔اسی درمیان وی ایچ پی نے سرکٹ بنچ کے سامنے ایک عرضی داخل کی جس میں ناموں میں تبدیلی سے متعلق گزارش کی گئی۔وی ایچ پی نے کہا کہ اس طرح کے نام رکھنے سے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

مشہور غزل گلوکار پنکج ادھاس کا انتقال

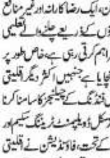

مشہور و معروف غزل گلوکار پنکج ادھاس کا آج 72 سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ان کے انتقال کی جانکاری بیٹی نایاب ادھاس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر دی۔پنکج ادھاس گزشتہ کئی دنوں سے علیل تھے اور اسپتال میں ان کا علاج چل رہا تھا۔ان کے انتقال کی خبر سے فلم انڈسٹری اور ان کے چاہنے والوں میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔پنکج ادھاس کو مشہور غزل 'چٹھی آئی ہے' سے شہرت ملی تھی جو کہ فلم 'نام' میں شامل تھی۔اس کے علاوہ انھوں نے فلم 'ساجن' کے نغمہ 'جئیں تو جئیں کیسے' کو بھی آواز دی تھی جو اپنے وقت میں ہر کسی کے زبان پر رہتا تھا۔پنکج ادھاس کے انتقال سے متعلق ایک فیملی ذرائع نے خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کو بھی اطلاع دی ہے۔بتایا گیا ہے کہ ان کا بریچ کینڈی اسپتال میں علاج چل رہا تھا جہاں تقریباً 11 بجے صبح انھوں نے آخری سانس لی۔پنکج ادھاس کی بیٹی نایاب نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر اپنے والد کے انتقال کی خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "بہت تکلیف کے ساتھ ہم آپ کو پدم شری پنکج ادھاس کے 26 فروری 2024 کو طویل علالت کے سبب افسوسناک انتقال ہونے کی خبر دے رہے ہیں۔"

اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کے اراکین کی ووٹنگ آج

لکھنؤ: 26 فروری، راجیہ سبھا کے دوسالہ انتخابات۔2024 کے لیے اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کے اراکین کی ووٹنگ 27 فروری 2024 کو صبح 9 بجے سے شام 4 بجے تک تلک ہال، نوین بھون، لکھنؤ میں ہوگی۔یہ اطلاع دیتے ہوئے، جناب برج بھوشن دوبے، ریٹرننگ آفیسر اور اسپیشل سکریٹری، قانون ساز اسمبلی نے ووٹروں کے لیے ضروری ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ پولنگ میں اپنا ووٹ ضرور درج کرائیں۔جناب برج بھوشن دوبے نے کہا ہے کہ ووٹنگ کے مقصد کے لیے صرف ریٹرننگ آفیسر کی طرف سے دیے گئے جامنی رنگ کے اسکیچ پین کا ہی استعمال کریں، جو بیلٹ پیپر کے ساتھ دیا جائے گا۔کوئی دوسرا قلم، پنسل، بال پوائنٹ پین یا کوئی اور نشان لگانے والا آلہ استعمال نہ کریں کیونکہ یہ بیلٹ پیپر کو باطل کر دے گا۔"ترجیح کی ترتیب" کے نشان والے کالم میں اس امیدوار کے نام کے آگے لکھا جائے جو پہلی ترجیح دے کر منتخب کرنا چاہتا ہے۔اس بات کو یقینی بنائیں کہ ووٹر امیدوار کے نام کے آگے صرف ایک ہندسہ لکھیں۔اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ایک سے زیادہ امیدواروں کے ناموں کے مقابلے ایک ہی نمبر نہ لکھا جائے۔ترجیح صرف نمبروں (ہندسوں) یعنی 1، 2، 3 وغیرہ میں دکھائی جائے نہ کہ الفاظ ایک، دو، تین وغیرہ میں۔اعداد کو ہندوستانی ہندسوں جیسے 1، 2، 3 یا رومن I، II، III یا دیوناگری یا آئین کے 8 ویں شیڈول میں تسلیم شدہ کسی بھی ہندوستانی زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔بیلٹ پیپر پر اپنا نام یا کوئی بھی لفظ نہ لکھیں اور نہ ہی اپنے دستخط یا ابتدائیہ لگائیں۔اپنے انگوٹھے کا نشان بھی نہ لگائیں۔اس سے آپ کا بیلٹ پیپر غلط ہو جائے گا۔اپنی پسند کو ظاہر کرنے کے لیے اپنی پسند کے امیدواروں کے سامنے نشان لگا دینا کافی نہیں ہے۔ایسے بیلٹ پیپر مسترد کر دیے جائیں گے۔اپنی ترجیحات کی نشاندہی کریں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے صرف نمبر سے اپنی پہلی ترجیح کی نشاندہی کرنا ضروری ہے۔دیگر ترجیحات اختیاری ہیں، یعنی آپ دوسری ترجیحات دکھا سکتے ہیں یا نہیں دکھا سکتے۔

ہندوستان نے پاکستان کا دریائے راوی کا پانی کیا بند

نئی دہلی۔بھارت کے دریائے راوی پر ڈیم تیار ہے۔اس سے پاکستان کو دریائے راوی کا پانی فراہم کرنا بند ہو گیا ہے۔اس سے جناح کے ملک میں بڑا ہنگامہ ہوا۔پانی نہ ملا تو پاکستان میں پانی کی جنگ شروع ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔جموں و کشمیر اور پنجاب کی سرحد پر شاہ پور ڈیم تیار ہے۔جس کے ذریعے دریائے راوی کا پانی پاکستان جانے سے مکمل طور پر روک دیا گیا ہے۔دریائے راوی ہماچل پردیش میں روہتانگ پاس سے نکلتا ہے۔یہاں سے یہ جموں کشمیر اور پنجاب کے راستے پاکستان کی طرف بہتا ہے۔پھر یہ ملتان سے پہلے چناب میں شامل ہو جاتا ہے۔لیکن اب اس کا پانی شاہ پور کنڈی ڈیم سے آگے نہیں آئے گا۔شاہ پور کنڈی ڈیم عرصہ دراز سے پھنسا ہوا ہے۔اس ڈیم کی تعمیر کا خیال 1979 میں پنجاب اور جموں و کشمیر کے وزرائے اعلیٰ پرکاش سنگھ بادل اور شیخ عبداللہ کے درمیان طے پانے والے معاہدے سے لگایا جا سکتا ہے۔انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے مطابق دونوں ریاستوں کی سرحد پر راوی پر رنجیت ساگر (تھین) ڈیم بنانے کا خیال تھا۔اور پانی کے استعمال کو بہتر بنانے کے لیے، پنجاب کے گورداسپور ضلع میں شاہ پور کنڈی میں کچھ فاصلے پر دوسرا ڈیم بنایا جانا تھا۔سابق وزیر اعظم پی وی نرسمہا راؤ نے 1995 میں اس پروجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

'ہم برسر اقتدار ہوئے تو اگنی پتھ اسکیم ختم کر پرانے نظام کو واپس لائیں گے'، ملکارجن کھڑگے نے صدر جمہوریہ کو لکھا خط

نئی دہلی۔کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے پیر (26 فروری) کے روز صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو کو ایک مکتوب لکھ کر ان 2 لاکھ نوجوانوں کے ساتھ انصاف کرنے کا مطالبہ کیا ہے جنہیں فوج میں باقاعدہ سروس کے لیے منتخب ہونے کے باوجود بھرتی نہیں کیا گیا۔اپنے مکتوب میں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ حکومت نے ان کی بھرتی روکتے ہوئے اگنی پتھ اسکیم متعارف کرائی جس کی وجہ سے ان نوجوانوں کو مشکلات اٹھانی پڑ رہی ہیں۔کانگریس پارٹی کے قومی صدر نے کہا کہ "اگر ان کی حکومت بنتی ہے تو اگنی پتھ اسکیم کو واپس لے لیا جائے گا اور فوج میں داخلے کا پرانا نظام بحال کیا جائے گا۔" صدر جمہوریہ ہند کو لکھے گئے اپنے مکتوب میں کانگریس کے قومی صدر نے کہا ہے کہ "حال ہی میں مجھے ان نوجوانوں سے ملنے کا موقع ملا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ 2019 اور 2022 کے درمیان تقریباً 2 لاکھ امیدواروں کو بتایا گیا کہ انہیں مسلح افواج آرمی، نیوی اور ایئر فورس کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ان نوجوانوں نے سخت ذہنی اور جسمانی تربیت حاصل کی اور تحریری امتحان پاس کرنے کے لیے جدوجہد کی تھی۔" کھڑگے نے مزید لکھا ہے کہ "31 مئی 2022 تک ان نوجوانوں کو یقین تھا کہ انھوں نے اپنے خواب حاصل کر لیے ہیں اور انہیں اب صرف اپنے تقرری نامہ کا انتظار تھا۔لیکن اسی دن حکومت ہند کے ذریعے اس بھرتی کے عمل کو ختم کرنے اور اس کی جگہ اگنی پتھ اسکیم کو نافذ کرنے کا فیصلہ سنا دیا گیا جس سے ان نوجوانوں کے خواب چکنا چور ہو گئے۔" ملکارجن کھڑگے اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں کہ 'اگنی پتھ اسکیم کے ساتھ کئی مسائل جڑے ہوئے ہیں۔

نئی فلسطینی حکومت غیر جماعتی ہوگی: تحریک فتح

رفح پر حملہ امدادی پروگرام کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگا: انتونیو گوتریس

غزہ:(ایجنسی)۔ فلسطینی وزیر اعظم محمد اشتیہ کی طرف سے اپنا استعفیٰ صدر محمود عباس کو پیش کرنے کے بعد تحریک فتح نے واضح کیا ہے کہ آئندہ کوئی بھی حکومت غیر جماعتی ہوگی۔ فتح کے ترجمان عبدالفتاح دولہ نے پیر کے روز العربیہ کو بتایا کہ اگر اسرائیلی محاصرہ جاری رہا تو کوئی بھی حکومت اپنا کردار ادا نہیں کر سکے گی۔ انہوں نے یہ بھی زور دیا کہ "اگلی حکومت دھڑوں پر نہیں بلکہ اہلیت پر مشتمل ہو گی"۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وزیر اعظم محمد اشتیہ حکومت اسرائیلی مالیاتی ناکہ بندی کا شکار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی جماعت موجودہ حکومت کے استعفے کو قبول کرنے کے بارے میں محمود عباس کے موقف کی منتظر ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگلا مرحلہ مشکل ہے اور غزہ کی پٹی کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے قومی اتفاق رائے کی ضرورت ہے۔ یہ بات فلسطینی وزیر اعظم کی طرف سے اس بات کی تصدیق کے بعد سامنے آئی ہے کہ اگلے مرحلے کے لیے غزہ میں نئے حکومتی اور سیاسی انتظامات کی ضرورت ہے جو نئی حقیقت کو مدنظر رکھیں۔ انہوں نے کابینہ کے اجلاس میں اپنا استعفیٰ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگلے مرحلے اور اس کے چیلنجوں کے لیے نئے حکومتی اور سیاسی انتظامات کی ضرورت ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتریس نے خبردار کیا ہے۔ کہ اسرائیل نے رفح پر جنگی یلغار کی تو اس سے رفح میں موت کا ایسا طوفان اٹھے گا کہ ہے کہ انسانی بنیادوں پر امدادی کارروائیاں مکمل طور پر ناکافی ہو کر رہ جائے گا۔ وہ جنیوا میں اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کے اجلاس میں میں بات کرتے ہوئے جنوبی غزہ کے شہر رفح کا ذکر کر رہے تھے۔ رفح میں اس وقت 14 لاکھ فلسطینی بے گھر آبادی نے پناہ لے رکھی ہے۔ مگر اسرائیل اس گنجان آباد تر ہو چکے چھوٹے شہر کو اپنی بھرپور جنگی قوت سے نشانہ بنانے کا اعلان کر چکا ہے۔ سیکرٹری جنرل نے کہا ایک مکمل اسرائیلی جارحیت سے نہ صرف یہ کہ 14 لاکھ فلسطینی پناہ گزین خوفزدہ ہوں گے بلکہ اسرائیلی جارحیت امدادی کارروائیوں کے ہمارے پروگراموں کے تابوت میں بھی آخری کیل ثابت ہوگی۔ سیکرٹری جنرل کے یہ ریمارکس اس وقت سامنے آئے ہیں جب اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اتوار کے روز کہا تھا کہ رفح پر حملہ اسرائیلی کی مکمل فتح کے لیے ضروری ہے۔ اسی صورت میں ہم حماس کا خاتمہ کر سکیں گے۔ نیتن یاہو نے کہا جب ہم رفح میں زمین پر اتریں گے تو اسی صورت ہم فتح مند ہوں گے۔ یہ ان کا کہنا اس وقت سامنے آیا جب دوحہ میں مذاکرات کا اگلا دور شروع ہونے کی اطلاعات چل رہی تھیں۔ اقوام متحدہ کے سربراہ نے کہا رفح کے حوالے سے بطور خاص اسرائیلی عزائم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کوئی بھی اجتماعی سزا جواز نہیں رکھتی ہے۔ وہاں سے موقع پر غزہ میں جاری انسانی بحران کا بھی حوالہ دیا۔ تاہم انہوں نے اعتراف کیا کہ غزہ میں انسانی ضرورتوں کے مقابلے امدادی پروگرام بالکل ناکافی ہے۔ انہوں نے مزید کہا میں اپنی اپیل کو دہرا رہا ہوں کہ انسانی بنیادوں پر فوری جنگ بندی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے اس موقع پر انسانی حقوق کمیشن کے ورکنگ اور طریق کار کو بھی مزید بہتر اور موثر بنانے کے لیے زور دیا کہ کمیشن کو اس وقت بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔

رفح سے شہری انخلاء کا منصوبہ پیش کردیا گیا: امریکہ کی وارننگ اور نیتن یاہو کی ضد

غزہ:(ایجنسی)۔ وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے دفتر نے اعلان کیا کہ اسرائیلی فوج نے شہریوں کے "انخلا" کرنے کا منصوبہ پیش کیا ہے۔ دفتر نے آج پیر کو ایک مختصر بیان میں بتایا کہ فوج نے "جنگی کونسل کو غزہ کے جنگی علاقوں سے مکینوں کو نکالنے کے ساتھ ساتھ مستقبل کی کارروائیوں کے لیے ایک منصوبہ پیش کیا۔" اس بارے میں مزید تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔ یہ بات وائٹ ہاؤس کے قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان کے کل، اتوار کو این بی سی سے بات کرتے ہوئے، رفح میں کسی بھی کارروائی کے خلاف خبردار کرنے کے بعد سامنے آئی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ واشنگٹن کا خیال ہے کہ شہریوں کے تحفظ کے منصوبے کے بغیر رفح آپریشن کو آگے نہ بڑھانا ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ امریکی صدر جو بائیڈن نے ابھی تک رفح کے حوالے سے اسرائیل کا منصوبہ نہیں دیکھا۔ یہ امریکی انتباہ بھی نیتن یاہو کے اس اعادہ کے بعد آیا ہے کہ جنگ بندی کے معاہدے تک پہنچنے سے صرف رفح شہر پر حملے میں "تاخیر" ہوگی، جہاں اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً ڈیڑھ ملین فلسطینی مصر کے ساتھ بند سرحد پر پناہ لیے ہوئے ہیں۔ گذشتہ روز اسرائیلی وزیر اعظم نے امریکی سی بی ایس چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "اگر ہم کسی معاہدے پر پہنچ جاتے ہیں تو اس عمل میں کچھ تاخیر ہو جائے گی، لیکن یہ لازمی ہوگا۔" انہوں نے مزید کہا کہ رفح میں آپریشن مکمل ہونا چاہیے تاکہ کامیابی مہینوں نہیں بلکہ ہفتوں میں حاصل ہو جائے۔ کئی بین الاقوامی تنظیموں، مغربی اور عرب ممالک نے خبردار کیا ہے کہ رفح پر کوئی بھی حملہ، جو تقریباً 1.4 ملین بے گھر فلسطینیوں سے بھرا ہوا ہے، اس سے بھی بڑی تباہی کا باعث بنے گا۔ اقوام متحدہ نے یہ بھی خبردار کیا کہ پوری پٹی میں کوئی محفوظ جگہ نہیں ہے، اس لیے رفح کے بے گھر افراد کو منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ مصر، جو غزہ کی پٹی سے ملحق ہے، نے بھی اس شہر پر زمینی حملے کو فلسطینیوں کی جبری نقل مکانی سمجھتے ہوئے خبردار کیا۔ پورے فلسطینی علاقوں میں انسانی صورتحال بدستور خراب ہوتی جا رہی ہے، کیونکہ اقوام متحدہ کے مطابق تقریباً 2.2 ملین افراد، اس کی آبادی کا بڑا حصہ، "بڑے پیمانے پر قحط" کے خطرے سے دوچار ہیں۔ بہت قلیل مقدار میں انسانی امداد بنیادی طور پر مصر کے ساتھ رفح کراسنگ کے ذریعے پٹی تک پہنچتی ہے، لیکن تباہی اور لڑائی کی وجہ سے اسے شمال تک پہنچانا مشکل ہے۔ ایجنسی فرانس پریس کے مطابق، خوراک کی قلت نے سینکڑوں لوگوں کو پٹی کے شمال سے، جہاں 300,000 لوگ ہیں، مرکز کی طرف جانے پر مجبور کردیا۔

برطانیہ میں ڈاکٹروں کی ہڑتال

لندن:(ایجنسی)۔ پریس ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ہزاروں ڈاکٹروں کی یہ ہڑتال رواں سال یعنی 2024 میں دوسری اور گزشتہ 12 ماہ سے بھی کم عرصے میں 10 ویں ہڑتال ہے۔ تنخواہوں کے سلسلے میں برطانوی حکومت کے ساتھ ڈاکٹروں کا پرانا تنازعہ چلا آ رہا ہے جس کے حل نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر ہڑتال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق برطانوی ڈاکٹر اپنی تنخواہوں میں 35 فیصد اضافے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ان کی تنخواہیں افراط زر میں ہونے والے اضافے سے بہت کم ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ہڑتال کا مقصد حکومت کو مذاکرات کی میز پر واپس آنے پر مجبور کرنا ہے تاہم برطانوی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ہڑتالیں جاری رہیں گی وہ ڈاکٹروں سے بات چیت نہیں کرے گی۔ دسمبر 2023 میں حکومت اور برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن کے درمیان بات چیت ٹوٹنے سے پہلے تنخواہوں میں تین فی صد اضافے کی قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں، جو گزشتہ سال تقریباً 9 فیصد اضافے سے الگ تھا لیکن موجودہ تعطل نے ڈاکٹروں کو بیرون ملک کام تلاش کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

امریکا میں اسرائیلی سفارت خانے کے باہر ایک شخص نے خود کو آگ لگالی

واشنگٹن:(ایجنسی) امریکا کے دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں اسرائیلی سفارت خانے کے باہر ایک شخص نے خود کو آگ لگا دی جسے فوری اسپتال پہنچا دیا گیا تاہم ان کی حالت تشویشناک ہے۔ امریکی میڈیا اور گارجین کی رپورٹ کے مطابق یہ واقعہ 25 فروری کو مقامی وقت کے مطابق رات ایک بجے پیش آیا، مذکورہ شخص نے اسرائیلی سفارت خانے کے سامنے ایک منٹ تک جلتا رہا تاہم حکام فوری طور پر آگ بجھانے کے لیے آگے بڑھے۔ مقامی پولیس نے سماجی پلیٹ ایکس پر موقف اختیار کیا کہ کچھ افسران کو امریکی خفیہ سروس کی مدد کے لیے بھیجا گیا تھا جب ایک شخص نے سفارت خانے کے سامنے خود کو آگ لگا دی جسے قریبی اسپتال پہنچا دیا گیا جس کی حالت تشویشناک ہے۔ امریکی میڈیا نے امریکی فضائیہ کے ترجمان کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ مذکورہ شخص امریکی ایئر مین تھا، واقعے سے متعلق واشنگٹن پولیس ڈیپارٹمنٹ دیگر متعلقہ حکام کے ساتھ مل کر تحقیقات کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق سوشل میڈیا پر گردش ہونے والی ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ یونیفارم میں ملبوس ایک شخص 'آزاد فلسطین' کے نعرے لگاتے ہوئے خود کو امریکی فضائیہ کے افسر کے طور پر شناخت ظاہر کر رہا ہے۔ امریکی فضائیہ کے ایک ترجمان نے مذکورہ شخص کو اپنی ٹیم کا حصہ ماننے یا شناخت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اسرائیلی سفارت خانے نے ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ اس کا کوئی عملہ زخمی نہیں ہوا۔ ایک بیان میں اسرائیلی وزارت خارجہ نے کہا کہ مذکورہ شخص ان کے سفارت خانے کے عملے کا حصہ نہیں ہے۔ امریکا میں موجود اسرائیلی سفارت خانہ فلسطینی حامی مظاہرین کے مظاہروں کا مرکز بنا ہوا ہے جہاں لوگ غزہ میں اسرائیلی فوجی جنگ کے خلاف فوری جنگ بندی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ 7 اکتوبر سے غزہ پر اسرائیلی بمباری میں کم از کم 29 ہزار 692 فلسطینی شہید اور 69 ہزار 879 زخمی ہو چکے ہیں۔

سنگاپور، نرسوں کے لیے ایک لاکھ ڈالر تک کے بونس کا اعلان

سنگاپور:(ایجنسی) سنگاپور کی حکومت نے نرسوں کے لیے ایک لاکھ سنگاپورین ڈالر تک کے بونس کا اعلان کیا ہے۔ سنگاپور کی حکومت نے نرسوں کے لیے ایک لاکھ سنگاپورین ڈالر تک کے بونس کا اعلان کیا ہے۔ سنگاپور کی حکومت نے نرسوں کے صحت عامہ کے شعبے میں کام کرتے رہنے کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کو ایک لاکھ سنگاپورین ڈالر تک کا بونس دینے کا اعلان کیا ہے۔ حکومت کا یہ اقدام ایک ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ملک میں نرسوں کی کمی ہے اور وہاں عمر رسیدہ افراد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ہفتے منگل کے روز اس بونس کا اعلان کرتے ہوئے سنگاپور کے وزیر صحت اونگ یے کنگ نے کہا کہ ملک میں 29,000 نرسیں اس بونس کو لینے کی اہل ہوں گی، جن میں وہ غیر ملکی نرسیں بھی شامل ہیں جنہوں نے سنگاپور میں کم از کم چار سال تک کام کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ان نرسوں کو یہ رقم یا تو بیس سال کے عرصے میں یا ان کی ریٹائرمنٹ کے وقت تک ادا کی جائے گی۔ اس بات کا فیصلہ اس پر منحصر ہوگا کہ ان کی ریٹائرمنٹ کا وقت بیس سال کا عرصہ گزرنے سے پہلے آتا ہے یا اس کے بعد۔ اگر وہ بیس سال سے پہلے ریٹائر ہو جاتی ہیں تو ان کو یہ رقم ان کے ریٹائرمنٹ کے وقت تک ادا کر دی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ کووڈ کی وبا کے دوران غیر ملکی نرسیں معمول سے زیادہ تعداد میں سنگاپور چھوڑ کر گئیں، جس سے ملک میں نرسوں کی کمی کا مسئلہ بڑھ گیا۔ سنگاپور میں زیادہ تر غیر ملکی نرسیں پڑوسی ممالک بشمول ملیشیا، فلپائن اور میانمار سے آتی ہیں۔ پچھلے سال سنگاپور کی حکومت نے نرسنگ کی تعلیم مکمل کرنے والے ایسے نوجوانوں کے لیے بھی 15,000 سنگاپورین ڈالر کے بونس کا اعلان کیا تھا جنہوں نے سرکاری ہسپتالوں میں کام کرنے کا انتخاب کیا۔ وزارت صحت کا اندازہ ہے کہ 2030ء تک ہر چار میں سے ایک سنگاپوری باشندہ 65 یا اس سے زیادہ عمر کا ہو جائے گا، جب کہ ایک اندازے کے مطابق 83,000 بزرگ تنہا زندگی گزار رہے ہوں گے۔

پنجاب اور سندھ میں وزرائے اعلیٰ منتخب، اپوزیشن کا بائیکاٹ

کراچی:(ایجنسی)۔ پاکستان میں آٹھ فروری کے عام انتخابات کے بعد پنجاب اور سندھ میں وزرائے اعلیٰ کا انتخاب کر لیا گیا ہے۔ پنجاب میں پاکستان مسلم لیگ ن اور اس کی اتحادی جماعتوں کی امیدوار مریم نواز شریف جبکہ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کے سید مراد علی شاہ با آسانی وزرائے اعلیٰ منتخب ہو گئے۔ مریم نواز شریف 220 ووٹ حاصل کر کے صوبہ پنجاب اور پاکستان میں کسی صوبے کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ منتخب ہو گئیں جبکہ مراد علی شاہ 112 ووٹ لے کر مسلسل تیسری بار سندھ کی وزارت اعلیٰ کے عہدے پر براجمان ہوئے ہیں۔ مراد علی شاہ کے مد مقابل امیدوار وزیر اعلیٰ پنجاب کے انتخاب کے لیے صوبائی اسمبلی کا اجلاس آج پیر کے روز منعقد ہوا۔ سنی اتحاد کونسل اور پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) پر مشتمل اپوزیشن اتحاد نے انتخابی عمل کا بائیکاٹ کیا۔ مریم نواز شریف نے پیر ہی کے روز گورنر ہاؤس میں اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ گورنر پنجاب بلیغ الرحمان نے ان سے حلف لیا جبکہ اس موقع پر ان کے والد نواز شریف اور چچا شہباز شریف اسٹیج پر ان کے ہمراہ موجود تھے۔ اس سے قبل وزیر اعلیٰ منتخب ہونے کے بعد ایوان میں خطاب کرتے ہوئے مریم نواز شریف نے اپوزیشن کی جانب سے ووٹنگ کے بائیکاٹ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "میں ان سب کی بھی وزیر اعلیٰ ہوں جنہوں نے مجھے ووٹ دیا اور ان کی بھی وزیر اعلیٰ، بیٹی اور بہن ہوں جنہوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا۔" اپنے انتخاب کے موقع پر مریم نواز شریف اپنے ہمراہ اپنی مرحومہ والدہ کلثوم نواز کی ایک فریم شدہ تصویر بھی لائیں تھیں۔ مریم نواز کا کہنا تھا کہ ان پر اور ان کے اہل خانہ پر انتہائی مشکل وقت آئے اور انہوں نے لمبے عرصے تک اس وقت کا سامنا کیا۔ ان کا کہنا تھا، "ہمارے لیے مشکلات اور مصائب تھے اور ہمیں ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہاں موجود ہمارے ہر کارکن نے اور بطور جماعت ہم نے میدان کبھی خالی نہیں چھوڑا۔" ان کا کہنا تھا کہ ان سب مشکلات کے باوجود ان کے دل میں کسی سے انتقام یا بدلہ لینے کا جذبہ نہیں ہے۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں اپنی حکمرانی کے مستقبل کے حوالے سے وژن پیش کرتے ہوئے مریم نواز شریف کا کہنا تھا کہ وہ 2015 میں جاری کیے گئے صحت کارڈ کا دوبارہ اجرا کریں گی۔ انہوں نے عام آبادی میں بیماریوں کی سکریننگ اور موٹروے پر ائیر ایمبولینس سروس شروع کرنے کے منصوبوں کا اعلان بھی کیا۔ مریم نواز شریف کا کہنا تھا کہ وہ کسی سے بھی انتقام لینے کا جذبہ نہیں رکھتیں مریم نواز شریف کا کہنا تھا کہ وہ کسی سے بھی انتقام لینے کا جذبہ نہیں رکھتیں مریم نواز کا کہنا تھا کہ خواتین کی ہراسانی کے واقعات کسی صورت برداشت نہیں کیے جائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ٹرانسجینڈر کے لیے بھی خصوصی اقدامات اٹھائیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ بارہ کروڑ عوام کی وزیر اعلیٰ ہیں اور ایک محفوظ پنجاب ان کا خواب ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ صوبے بھر میں عوامی ٹرانسپورٹ کی دستیابی کو یقینی بنائیں گی۔ وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے بعد پنجاب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے لیے ووٹنگ پر اپنے ردعمل میں پی ٹی آئی نے انتخابی دھاندلی کے الزامات کو دہراتے ہوئے وزیر اعلیٰ کے انتخاب کو مسترد کر دیا۔ پی ٹی آئی کے رہنما رانا آفتاب نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ آج ملک میں جمہوریت کے لیے ایک سیاہ ترین دن تھا۔ ان کا کہنا تھا، "ہم پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے اس انتخاب کو جمہوری اور آئینی نہیں مانتے ہیں۔" ان کا کہنا تھا کہ پی ٹی آئی کے ارکان گرفتاری کے ڈر سے چھپے ہوئے ہیں۔ قبل ازیں تحریک انصاف کے ترجمان کا کہنا تھا کہ پولیس کی جانب سے پنجاب اسمبلی کے باہر کرفیو نافذ کر کے تحریک انصاف کے نامزد امیدوار اور منتخب اراکین کو اجلاس میں شرکت سے روکنا غیر آئینی اور شرمناک ہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ کے انتخاب کے موقع پر تحریک انصاف کے حمایت یافتہ اراکین اور جماعت اسلامی کے رکن اسمبلی نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ تحریک انصاف سندھ کے صدر حلیم عادل شیخ نے چیف منسٹر کے انتخاب کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ہمارا موقف ہے کہ اسمبلی میں جو لوگ بیٹھے ہیں وہ چوری کا مینڈیٹ لے کر آئے ہیں۔" سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کیے گئے اپنے ردعمل میں حلیم عادل شیخ کا کہنا تھا کہ سندھ اسمبلی میں موجودہ اراکین گھس بیٹھیے اور اجنبی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحریک انصاف جلد ہی عدالتوں کے ذریعے اپنا چوری شدہ مینڈیٹ واپس لے کر اسمبلی میں واپس آئے گی۔

طالبان نے انتہائی دائیں بازو کے آسٹرین رہنما کو رہا کیا

افغانستان:(ایجنسی) آسٹریا کی حکومت نے اتوار کے روز بتایا کہ افغانستان کی جیل میں قید انتہائی دائیں بازو کے رہنما چوراسی سالہ ہربرٹ فرٹز کو طالبان حکمرانوں نے رہا کر دیا ہے، انہیں گزشتہ سال افغانستان کے دورے کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ آسٹریا کے چانسلر کارل نیہامر نے فرٹز کی رہائی میں قطر کے امیر شیخ تمیم بن حماد الثانی اور ان کی ٹیم کے "بھرپور تعاون" کے لیے شکریہ ادا کیا۔ نیہامر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا، "یہ صرف ہمارے بھروسے مند تعاون کی وجہ سے ممکن ہو سکا کہ یہ آسٹرین شہری اپنے گھر واپس لوٹ کر اپنی بیٹی اور پوتے پوتیوں سے مل سکے گا۔" آسٹریا کی وزارت خارجہ نے بتایا کہ رہائی کے بعد فرٹز اتوار کی سہ پہر افغانستان سے قطر کے دارالحکومت دوحہ پہنچ گئے ہیں اور اگر ضرورت محسوس کی گئی تو آسٹریا روانگی سے قبل انہیں طبی علاج فراہم کیا جائے گا۔ قطر کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ وہ آسٹرین شہری کو رہا کرنے کے افغانستان کی نگراں حکومت کے فیصلے سے خوش ہے قطر کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ وہ آسٹرین شہری کو رہا کرنے کے افغانستان کی نگراں حکومت کے فیصلے سے خوش ہے آسٹریا کے اخبار ڈیر اسٹینڈرڈ نے گزشتہ سال اپنی ایک رپورٹ میں بتایا تھا کہ ہربرٹ فرٹز کو مئی میں افغانستان میں سفر کے دوران گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اخبار کے مطابق چوراسی سالہ فرٹز انتہائی دائیں بازو کی جماعت نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے شریک بانی ہیں۔ اس پارٹی کو سن 1988 میں ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔ انہیں ایک انتہائی دائیں بازو کے جریدے میں "طالبان کے ساتھ تعطیلات" کے عنوان سے مضمون کی اشاعت کے بعد فوراً گرفتار کیا گیا تھا۔ اس مضمون میں انہوں نے طالبان کے دور حکومت میں افغانستان میں عوامی زندگی کے حوالے سے ایک مثبت نظریہ پیش کیا تھا۔ ڈیر اسٹینڈرڈ کی گزشتہ سال کی رپورٹ کے مطابق فرٹز پر جاسوسی کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔ آسٹریا کے نو نازیوں نے ٹیلی گرام چینل کے ذریعہ ان کی گرفتاری کے واقعے کو عام کیا تھا۔ ہربرٹ فرٹز کو گزشتہ سال افغانستان کے دورے کے دوران گرفتار کیا گیا تھا ہربرٹ فرٹز کو گزشتہ سال افغانستان کے دورے کے دوران گرفتار کیا گیا تھا قطر کی وزارت خارجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک بیان میں کہا کہ وہ آسٹرین شہری کو رہا کرنے کے افغانستان کی نگراں حکومت کے فیصلے سے خوش ہے۔ اس نے کہا، "قطر نے علاقائی اور عالمی سطح پر ثابت کیا ہے کہ وہ مختلف اہم مسائل میں ایک قابل اعتماد بین الاقوامی شراکت دار ہے۔" بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ "وہ افغانستان کی نگراں حکومت کی اس بات کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ افغان عوام کی امنگوں کے حصول کے لیے تعمیری بات چیت کا طریقہ اپنائے۔" قطر نے طالبان کو سن 2013 میں دوحہ میں اپنا دفتر کھولنے کی اجازت دی تھی۔ تاہم کابل کے سقوط اور افغانستان میں طالبان کے اقتدار پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کے بعد قطر پر بین الاقوامی دہشت گردی کو فروغ دینے کے الزامات بھی عائد کیے گئے۔ خیال رہے کہ دو دہائیوں کی جنگ کے بعد امریکی اور نیٹو افواج کے انخلاء کے بعد طالبان نے سن 2021 میں اقتدار پر قبضہ کر لیا تھا۔ لیکن اب تک کسی بھی ملک نے افغانستان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ہے۔ طالبان نے اس ہفتے کے اوائل میں دوحہ میں منعقدہ اقوام متحدہ کی کانفرنس میں شرکت کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ طالبان کا کہنا تھا کہ وہ صرف اسی صورت میں اس کانفرنس میں شرکت کرے گا جب اس کی بعض شرائط تسلیم کر لی جائیں۔ ان میں افغان سول سوسائٹی کے ارکان کو مذاکرات میں مدعو نہ کرنے کی شرط بھی شامل تھی، تاہم اقوام متحدہ نے ان شرائط کو ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

روس کے حملے کے بعد سے 2 سالوں کے دوران 31 ہزار یوکرینی فوجی ہلاک ہوئے، صدر زیلنسکی

یوکرین:(ایجنسی)۔ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ روس کے حملے کے بعد سے دو سالوں کے دوران 31 ہزار یوکرینی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق 'یوکرین، سال 2024' فورم سے خطاب کرتے ہوئے زیلنسکی نے کہا کہ

'یہ نقصان یوکرین کے لیے ایک عظیم قربانی ہے۔' زیلنسکی نے یہ بھی بتایا کہ یوکرین کے زیر قبضہ علاقوں میں 'دسیوں ہزار افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں'، تاہم انہوں نے کہا کہ جنگ ختم ہونے تک درست اعداد و شمار معلوم نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 'مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کتنے مارے گئے، کتنے قتل ہوئے، تشدد کیا گیا، یا کتنے جلاوطن کیے گئے۔' یہ پہلا موقع ہے کہ یوکرین نے 24 فروری 2022 کو روس اور یوکرین کے درمیان جنگ کے آغاز کے بعد سے اب تک اپنے ہلاک فوجیوں کی تعداد کی تصدیق کی ہے۔ دوسری جانب روس نے بھی ہلاکتوں کے چند سرکاری اعداد و شمار بھی فراہم کیے ہیں، آزاد روسی خبر رساں ادارے Mediazona نے ہفتے کے روز کہا کہ 2022 اور 2023 میں تقریباً 75 ہزار روسی مرد جنگ میں لڑتے ہوئے مارے گئے۔ روسی نقصانات کے حوالے سے زیلنسکی نے کہا کہ ایک لاکھ 80 ہزار روسی فوجی ہلاک اور دسیوں ہزار زخمی ہوئے ہیں۔ تاہم دسمبر 2023 کے وسط میں امریکی انٹیلی جنس کی ایک رپورٹ کے مطابق یوکرین میں 3 لاکھ 15 ہزار روسی فوجی ہلاک یا زخمی ہوئے تھے۔ دوسری جانب امریکی حکام نے اگست میں یوکرائنی فوجیوں کی ہلاکتوں کی تعداد 70 ہزار اور زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 20 ہزار بتائی تھی۔

عدالت نے عمران خان کو وکلا سے تنہائی میں ملاقات کی اجازت دی

اسلام آباد:(ایجنسی)۔ اسلام آباد ہائی کورٹ نے بانی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) عمران خان کو اپنے وکلا سے تنہائی میں ملاقات کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ڈان نیوز کے مطابق عمران خان کی وکلا سے اکیلے میں ملاقات کرنے کے لیے دائر درخواستوں پر سماعت اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس سردار اعجاز اسحٰق خان نے کی۔ وکیل شیر افضل مروت نے دوران سماعت دلائل دیے کہ جیل انتظامیہ کی جانب سے عمران خان کو وکلا سے اکیلے میں بات نہیں کرنے دی جاتی، وکلا سے ملاقات کے دوران دو جیل اہلکار زبردستی موجود ہوتے ہیں، جیل انتظامیہ نئے پارٹی ممبران اور نو منتخب اراکین سے ملاقات کی اجازت نہیں دے رہی ہے انہوں نے استدعا کی کہ سپرنٹنڈنٹ اڈیالہ جیل کو بانی پی ٹی آئی کی وکلا سے اکیلے میں ملاقات کرانے کے احکامات جاری کیے جائیں، عدالت بانی پی ٹی آئی کو سیاسی معاونین سے ملاقات کرانے کے احکامات بھی جاری کرے۔ بعد ازاں اسلام آباد ہائی کورٹ نے جیل انتظامیہ کو جیل مینوئل کے مطابق عمران خان کو وکلا سے تنہائی میں ملاقات کرنے کی اجازت دے دی۔ عدالتی حکم کے مطابق وکلا کی ملاقات کے دوران کوئی اہلکار کھڑا نہیں ہوگا، وکلا کی بانی پی ٹی آئی سے ملاقات کے دوران کاغذات اور پینسل لے جانے کی بھی اجازت ہوگی۔ شیر افضل مروت کا مزید کہنا تھا کہ وکلا کے کاغذات اور دیگر چیزوں کو اسکین کر لیا جاتا ہے، اس موقع پر جسٹس سردار اعجاز اسحاق خان نے ریمارکس دیے کہ اس حوالے سے تحریری حکمنامہ جاری کر دیں گے۔ عدالت نے کہا کہ جیل میں ملاقات سے متعلق ساری درخواستیں نمٹا رہے ہیں، آئندہ درخواست دائر نہ کریں۔ اسلام آباد ہائی کورٹ نے درخواست میں سیاسی معاونین سے بھی ملاقات کرانے کی استدعا بھی منظور کر لی۔ بعد ازاں عدالت نے جیل انتظامیہ کو احکامات جاری کرتے ہوئے درخواستیں نمٹا دیں۔

ایران کے وزیر خارجہ جنیوا پہنچ گئے

تہران (ایجنسی): اسلامی جمہوریہ ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان انسانی حقوق کونسل اور اقوام متحدہ کی تخفیف اسلحہ کانفرنس کے اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کریں گے اور اجلاسوں کے ایجنڈے کے بارے میں اسلامی جمہوریہ ایران کے موقف اور نقطہ نظر بیان کریں گے۔ ایرانی وزیر خارجہ اسی طرح فلسطین کے ذیلی اجلاس میں بھی شرکت کریں گے اور اس اجلاس میں فلسطین اور غزہ کے جاری بحران کے بارے میں بھی اسلامی جمہوریہ ایران کے نقطہ ہائے نگاہ پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ اجلاس میں شریک بعض ملکوں کے وزرائے خارجہ اور اقوام متحدہ کے اعلیٰ عہدیداروں سے بھی ملاقاتیں کریں گے۔

رائزنگ نہیں اب شائننگ یوپی ہے: وزیر اعلیٰ

نوجوانوں کے ہاتھوں میں طمنچہ نہیں ٹیب لیٹ ہے □ جمہوریت میں تمام ستونوں کی اپنی اہمیت ہے

لکھنؤ۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اب بحث کو رائزنگ یوپی سے آگے بڑھ کر شائننگ یوپی تک جانا چاہیے۔ پچھلے 10 سالوں میں ملک میں بہت کچھ بدل گیا ہے۔ ایک ایسا ہندوستان جس کی دنیا میں عزت کی جاتی ہے، جس کی سرحدیں محفوظ ہیں، داخلی نظام کنٹرول میں ہے، جسے عالمی معیار کے بنیادی ڈھانچے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، عوام کا اعتماد مضبوط ہوا ہے اور معاشرے کو غریبوں کی فلاح و بہبود کی اسکیموں کا فائدہ بلاتفریق مل رہا ہے۔ پہلی بار کسی شخص کی روزی اور ایمان کا احترام کیا گیا ہے۔ سی ایم نے کہا کہ اس ریاست کے بارے میں لوگوں کے بہت سے مفروضے ہیں۔ 2017 سے پہلے یہاں ہر سال 300 سے زیادہ فسادات ہوتے تھے۔ یہاں ڈیڑھ سال تک کرفیو رہا۔ تاجر کہتے تھے کہ جب یوپی میں فرد ہی محفوظ نہیں ہے تو دارالحکومت کیسے محفوظ رہے گا۔ یہاں عقیدے کی بے عزتی ہوئی۔ تعلیم سے لے کر صحت تک کا نظام تباہ ہو چکا تھا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے یہ باتیں پیر کو امر اُجالا کے زیر اہتمام ڈائیلاگ پروگرام کے دوران کہیں۔

راجدھانی لکھنؤ کے سوشانت گالف سٹی میں واقع ایک ہوٹل میں منعقد ایک پروگرام میں اپنے خطاب میں سی ایم یوگی نے کہا کہ جمہوریت میں تمام ستونوں کی اپنی اہمیت ہے۔ میڈیا کا بھی طاقتور کردار ہے۔ یہ مختلف شکلیں لے سکتا ہے۔ پرنٹ، ٹی وی اور اب سوشل اور ڈیجیٹل میڈیا نے نظام کو متاثر کیا ہے۔ ان حالات میں پرنٹ کے کردار کو آج بھی کم نہیں کیا جا سکتا۔ ان تمام میڈیم کے اپنے مداح ہیں۔ آج بھی بہت سے لوگ کاغذ پڑھے بغیر یقین نہیں کرتے۔ بہت سے لوگ اسمارٹ فونز کے ذریعے ڈیجیٹل میڈیا سے جڑے ہوئے ہیں اور برسوں سے ٹی وی نہیں کھولے ہیں۔ میڈیا کا پلیٹ فارم کوئی بھی ہو، بنیاد صرف سچائی ہونی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا کہ میڈیا سماج کے جذبات کو حکومت تک پہنچانے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ ہماری حکومت بھی ہر خبر کو ایک تجویز کے طور پر دیکھتی ہے۔ اگر خبر سچی ہے تو یہ ممکن نہیں کہ کوئی بھی حساس حکومت اس کا نوٹس نہ لے۔ ہماری حکومت ہر خبر کا نوٹس لیتی ہے بشرطیکہ وہ پروپیگنڈانہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ میڈیا کے ذریعے ہم معاشرے کے عام لوگوں اور دانشوروں کے خیالات کو بھی رہنمائی کے طور پر لیتے ہیں۔ یہ ہمارے لیے ایک تجویز کا کام کرتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج وہی ریاست ہے جہاں نوجوانوں کے ہاتھوں میں بندوق کی بجائے گولیاں ہیں۔ سڑکوں پر بھتہ نہیں مانگا جاتا، بلکہ سڑکوں پر دکانداروں کے لیے پی ایم سوانِدھی کی اسکیم ہے۔ اب یہاں کرفیو نہیں لگایا جاتا، بلکہ کنور یاترا بہت دھوم دھام سے نکالی جاتی ہے۔ فسادات نہیں ہوتے بلکہ کھیلوں کے جذبے سے کھیلے جاتے ہیں۔ ہم نے جی ڈی پی اور فی کس آمدنی دوگنی کر دی ہے۔ پہلے اتر پردیش ملک کی ترقی میں بریکر تھا، آج ہم بریک تھرو کے طور پر جانے جا رہے ہیں۔ یہاں سب کچھ ویسا ہی ہے، ہم نے صرف ورک کلچر بدلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج یوپی کو ہر میدان میں ماڈل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ پہلے یہاں کوئی صنعتیں نہیں تھیں اور جو وہاں تھیں وہ بھی نقل مکانی پر مجبور تھیں۔ لیکن، حال ہی میں گراؤنڈ بریکنگ تقریب 4.0 کے ذریعے، ہم زمین پر 10 لاکھ 24 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری لائے ہیں۔

سی ایم یوگی نے کہا کہ وہ ریاست جو کبھی گڑھوں سے جانی جاتی تھی، آج ایکسپریس وے ریاست کے طور پر جانی جاتی ہے۔ یوپی میں ملک کے 40 فیصد ایکسپریس وے ہیں۔ اس سال کے آخر تک گنگا ایکسپریس وے کی تعمیر کے بعد یوپی کے پاس ملک کے 55 فیصد ایکسپریس وے ہوں گے۔ پہلے یوپی میں صرف دو ہوائی اڈے کام کر رہے تھے، آج 9 ہیں اور جلد ہی وزیر اعظم کے آشیرواد سے 10 نئے ہوائی اڈوں کا افتتاح کیا جائے گا۔ اتر پردیش دنیا کے سب سے بڑے سیاحتی مقام کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یوپی جیسی صلاحیت کسی میں نہیں ہے۔ ہم صرف MSME سے 2 لاکھ کروڑ روپے برآمد کر رہے ہیں۔ یہاں معاشرے کے ہر طبقے کے لیے بلاتفریق اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ نوجوانوں، کسانوں، خواتین، کاروباریوں، بوڑھوں، معذوروں، بے سہارا خواتین کے لیے اسکیموں کو مشن موڈ پر آگے بڑھایا گیا ہے۔ ہم نے کسی کو مطمئن نہیں کیا، ہم نے صرف پورے معاشرے کی تسلی کے لیے کام کیا ہے۔

میڈیا عوام اور حکومت کے درمیان پل کا کام کرتا ہے: یوگی

لکھنؤ: 26 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو کہا کہ میڈیا سماج کے جذبات کو حکومت تک پہنچانے کا ایک مضبوط میڈیم ہے۔ سشانت گولف سٹی کے ایک ہوٹل میں منعقد ایک میڈیا ہاؤس کے "سنواد" پروگرام میں بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج حکومت ہر خبر کو مشورہ مانتی ہے اور حقائق کی بنیاد پر خبروں کا نوٹس لیتی ہے۔ یوگی نے اس بات پر زور دیا کہ میڈیا، پرنٹ، ٹی وی اور تیزی سے بڑھتے سماجی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کو شامل کرتے ہوئے ایک مضبوط جمہوریت کی بنیاد کے طور پر کھڑا ہے۔ جو سماج پر اہم اثر ڈالتا ہے۔ یوگی نے کہا "آج بھی پرنٹ میڈیا کے کردار کو کم نہیں کیا جاسکتا۔ ان میں سے ہر ایک میڈیم کے اپنے پیروکار ہیں۔ بہت سے لوگ آج بھی اخبار پڑھے بغیر اپنا دن پورا نہیں مانتے ہیں۔ وہیں کئی لوگ اسمارٹ فون کے ذریعہ ڈیجیٹل میڈیا سے جڑے ہیں اور انہوں نے سالوں سے اپنا ٹیلی ویژن نہیں کھولا ہے۔ پلیٹ فارم چاہے جو بھی ہو، میڈیا کی بنیاد پوری طرح سچائی پر مبنی ہونی چاہئے۔ میڈیا عوام اور حکومت کے درمیان پل کا کام کرتا ہے۔ جو حکومت کو عوام کے نظریات و تجاویز سے آگاہ کرتا ہے۔ رائزنگ یوپی سے شائننگ یوپی کا ذکر کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ گذشتہ 10 سالوں میں ملک میں بہت کچھ بدلا ہے۔ محفوظ سرحدیں، موثر اندرونی حکمرانی اور عالمی سطح کے بنیادی ڈھانچے کے ساتھ بھارت آج عالمی سطح پر احترام کی نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ لوگوں کے اعتبار میں اضافہ ہوا ہے اور لوگ بغیر کسی تفریق کے مفاد عامہ کی اسکیمات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ پہلی بار حکومت لوگوں کے عقیدے کا احترام کرتے ہوئے ان کی روزی روٹی کی ضرورتوں کو پورا کرنے پر دھیان دے رہی ہے۔ سال 2017 کے بعد ریاست کے بارے میں لوگوں کا نظریہ پوری طرح سے تبدیل ہو گیا ہے۔ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا 'سال 2017 سے پہلے ریاست میں ایک سال میں 300 سے زیادہ فسادات ہوتے تھے۔ جبکہ آدھے سال تک کرفیو لگا رہتا تھا۔ اپنی اور اپنی پونجی دونوں کے تحفظ کی کمی میں ریاست میں سرمایہ کاری کرنے سے ڈرتے تھے۔ ریاست میں تعلیم سے لے کر صحت سروس تک سب کچھ پوری طرح سے درہم برہم تھا۔ یوگی نے کہا 'آج نوجوانوں کے ہاتھ میں گولیاں ہیں بندوق نہیں۔ اب یوپی میں جبری وصولی نہیں ہوتی۔ اس کے بجائے، ریہڑی۔پٹری والوں کے لئے پی ایم سوندھی اسکیم ہے۔ اب یہاں کرفیو نہیں لگایا جاتا ہے بلکہ جوش و خروش سے کانوڑ یاترا نکالی جاتی ہے۔ یوپی 2017 سے ملک کی ترقی میں بریکر کے بجائے بریک تھرو بن گیا ہے۔ حال ہی میں جی بی سی کے ذریعے، ہم 10 لاکھ 24,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری زمین پر لائے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یوپی جو پہلے اپنے گڑھوں کے لیے جانا جاتا تھا، اب ایک ایکسپریس وے اسٹیٹ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ یوگی نے اس بات پر روشنی ڈالا کہ ریاست اس وقت ملک میں 40 فیصد ایکسپریس وے کا دعوی کرتا ہے اور سال کے آخر تک گنگا ایکسپریس وے کے مکمل ہونے سے یہ تعداد بڑھ کر 55 فیصد ہو جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں ایئر پورٹ کی تعداد بھی دو سے بڑھ کر نو ہو گئی ہے، یہی نہیں وزیر اعظم کی ہدایات پر دس ایئر پورٹس کا افتتاح ہونا ہے۔ یوپی دنیا کے سب سے بڑے سیاحتی مقام کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ریاست کے پاس منفرد مواقع ہیں، صرف MSME کے ذریعے اس کی برآمدات 2 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہیں۔ نوجوانوں، کسانوں، خواتین، صنعت کاروں سمیت سماج کے ہر طبقے کے لیے اسکیمیں بغیر کسی امتیاز کے نافذ کی جا رہی ہیں۔ نتیجتاً یوپی اعتماد کے ساتھ ہندوستان کی معیشت کا گروتھ انجن بننے کی صلاحیت کا دعوی کر سکتا ہے۔

بی جے پی نے راجیہ سبھا کے لیے آٹھویں امیدوار کا کیا اعلان

الیکشن سے پہلے ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد نے کھولا راز، بتایا کیسے جیتے گا آٹھواں امیدوار

لکھنؤ: 26 فروری (پی این ایس) آنے والے لوک سبھا انتخابات سے پہلے اتر پردیش میں انتخابات کی کال شروع ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بی جے پی نے راجیہ سبھا کے لیے اپنے آٹھویں امیدوار کا اعلان کیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ بی جے پی کا بڑا داؤ ہے۔ اس چرچا کے سلسلے میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ اکھلیش یادو نے راجیہ سبھا کے امیدوار کے طور پر تیسرے امیدوار کو میدان میں اتار کر بڑی غلطی کی ہے۔ وہ آج سے نہیں چار دن پہلے سے اس بات سے آگاہ ہیں۔ اب وہ اپنا امیدوار واپس نہیں لے سکتے۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہ آگے کیا عذر پیش کرتے ہیں۔ کیشو پرساد نے مزید کہا کہ ہمارے آٹھ امیدوار جیت جائیں گے اور راجیہ سبھا کے ممبران اسمبلی کے طور پر منتخب ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی دعوی کیا کہ ان کے پاس اکثریت سے زیادہ ووٹ ہیں۔ جب ان سے راجیہ سبھا سیٹ جیتنے کے لیے درکار ووٹوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں صرف دو اضافی ووٹوں کی ضرورت ہے اور ہم انہیں حاصل کر لیں گے۔ ہم نے مکمل حکمت عملی بنائی ہے۔ جب کیشو پرساد سے پوچھا گیا کہ رتیش پانڈے حال ہی میں بی جے پی میں شامل ہوئے ہیں اور ان کے والد ایس پی سے ایم ایل اے ہیں۔ کیا یہ بی جے پی کی حکمت عملی ہے؟ اس پر انہوں نے واضح طور پر کچھ کہے بغیر کہا کہ حکمت عملی سامنے نہیں آتی۔ حکمت عملی کے نتائج کب آتے ہیں ہم دیکھیں گے۔ ابھی کے لیے میں یہ کہوں گا کہ آٹھ میں سے آٹھ سیٹیں بی جے پی کی رہی ہیں۔ دیگر پارٹیوں کے لیڈروں کے بی جے پی میں شامل ہونے پر انہوں نے کہا کہ جب سے راہل گاندھی کا سفر شروع ہوا ہے اور جب سے اکھلیش کی پی ڈی اے (فیملی ڈیولپمنٹ اتھارٹی) شروع ہوئی ہے، ہم اپنی اگلی تیاری میں مصروف ہیں۔ 2022 کے انتخابات کے بعد ہم نے 2024 کے انتخابات کی تیاری شروع کر دی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے جتنے بھی انتخابات ہوئے ہیں پوری طاقت کے ساتھ لڑے ہیں اور ہم یہ راجیہ سبھا الیکشن بھی جیت رہے ہیں۔ اکھلیش یادو مایوسی میں ہیں، انہیں لگتا ہے کہ کیشو پرساد موریہ کے آنے کے بعد انہوں نے اقتدار چھوڑ دیا ہے اور اقتدار میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ سماج وادی پارٹی خاندان سے اٹھے بغیر کبھی بھی سماج کے بارے میں نہیں سوچ سکتی، اس کی سوچ کا مطلب خاندانی جذبہ پیدا کرنا ہے، اسی کا نام سماج وادی پارٹی ہے۔ دوسری پارٹیوں کے بی جے پی میں شامل ہونے پر ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ جب کوئی آئے گا تو ہمیں پتہ چل جائے گا کہ اندر کیا ہو رہا ہے، ہمیں انتظار کرنا چاہیے جب تک وہ باہر نہیں آتا۔

کربلا ملکہ جہاں میں جشن ولی عصر منایا گیا

لکھنؤ۔ انجمن خدام کربلا ملکہ جہاں عیش باغ کے جنرل سکریٹری پرنس اقبال مرزا نے بتایا کہ ہر سال کی طرح امسال بھی جشن ولی عصر قومی پیمانے پر شان و شوکت سے منایا گیا۔ پروگرام کے مطابق صدارتی فرائض انجام دیتے ہوئے مولانا محمد عباس طرابی نے تلاوت کلام پاک اور اپنی بصیرت افروز تقریر سے جشن کا آغاز کیا اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا عارف آغا موسوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ رات ابادتوں کی رات ہے۔ اس رات کی فضیلت یوں بھی بڑھ جاتی ہے کیوں کہ یہ پیغمبر اسلام کے آخری جانشین کی ولادت کی رات ہے۔ اس موقع پر آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس نے محفل فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بارہویں امام مہدی آخر الزماں کے ظہور ہونے پر دنیا سے ظلم، دہشت گردی اور تمام برائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور دنیا میں ہر طرف عدل و انصاف اور محبت کا بول بالا ہوگا۔ اس موقع پر سماجی خدمات کے پیش نظر انبر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفا عباس، دلاور حسین، ذیشان حیدر، تنظیم حیدری کے جنرل سکریٹری شیخ شعید حسین کو سماجی خدمات کے پیش نظر جشن ولی عصر ایوارڈ سے نوازا گیا اس موقع پر فخر ملت مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس اور آفتاب خطابت مولانا میثم زیدی صاحب کو پو پھولوں کا گلدستہ دے کر ان کا استقبال کیا گیا۔ جس کے بعد مقامی و بیرونی شعرائے کرام نے بارگاہ ولی عصر میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ نظامت کے فرائض مولانا عرفی نان پاروی اور کوثر جورلی نے مشترکہ طور سے انجام دیے۔ آخر میں انجمن کے سکریٹری پرنس اقبال مرزا نے حاضرین جشن کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر شیرینی تقسیم کی گئی اور قرعہ کے ذریعے مومنین کو انعامات پیش کئے گئے۔ جشن کو کامیاب بنانے کے لئے شہاب حسین عرف رنکو، اطہر حسین، محمد حسنین، رہبر حسین، اشتیاق حسین، ذیشان حیدر، اختر حسین، سرور حسین، محمد حسنین، اسلم حسین، وغیرہ نے اپنے خدمات پیش کئے۔ یہ اطلاع پرنس اقبال مرزا نے دی۔

بزم ارباب ادب کے تحت ماہ صیام کے استقبال میں نعتیہ نشست کا انعقاد

لکھنؤ۔ بزم ارباب ادب کے زیر اہتمام اور معین الدین خاں منا کے زیر انتظام ماہ رمضان کی آمد کے حوالے سے بعنوان استقبال ماہ رمضان ایک مخصوص شعری نشست کا انعقاد قاری حسنین رجولوی کی رہائش گاہ سیتاپور روڈ کھدرا میں کیا گیا، جس کی صدارت مرزا شارق لاہرپوری نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض ڈاکٹر ہارون رشید نے انجام دیے۔

نشست کا آغاز حافظ سلیم انصاری نے تلاوت کلام ربانی سے کیا۔ بعدہ معین الدین خاں منا نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ماہ رمضان کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے حدیث پاک کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہا کہ رمضان کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی مغفرت نہ کرا پائے وہ بدنصیب ہے۔ انھوں نے کہا کہ ماہ رمضان کے روزے ہر بالغ مرد و عورت پر فرض ہیں لیکن جو شخص کسی عذر شرعی کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے اس پر بھی رمضان کا احترام واجب ہے۔ کھلے عام کھانا پینا اس کے لیے بھی جائز نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو رمضان کے روزے رکھنے اور اس کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ ایں سعادت بزور بازو نیست۔ منتخب اشعار نذر قارئین ہیں۔

نظریں اٹھائیں کس طرح پیاس بجھائیں کس طرح
عجز قبول کیجیے صل علی نبینا
مرزا شارق لاہرپوری

گھر گھر سے آ رہی ہیں تلاوت کی خوشبوئیں
جب سے بہار آئی ہے ماہ صیام کی
عرفان لکھنوی

اشکوں سے داغ عصیاں ہارون صاف کر لیں
قسمت سے مغفرت کا سامان آ رہا ہے
ڈاکٹر ہارون رشید

وہ پہلے شریعت کی حد میں تو آئیں
شفاعت جو روز جزا چاہتے ہیں
قاری حسنین رجولوی

آ گیا رحمتوں کا پیام آ گیا
آ گیا پھر سے ماہ صیام آ گیا
قمر سیتاپوری

پیٹ پر پتھر بندھے ہیں پھر بھی چہرہ پر سکوں
وقت نے دیکھی ہے یہ بھی منفرد شان رسول
محمد علی علوی

ان کے علاوہ عریشہ صدیقی نے اپنی خوش الحان آواز میں نعتیہ اشعار کا نذرانہ پیش کیا۔ خصوصی طور پر شریک ہونے والوں میں معصوم علی منصوری، شارق صدیقی، حارث الٰہی کے نام قابل ذکر ہیں۔ قاری حسنین رجولوی نے آخر میں کلمات تشکر ادا کیے۔ پر تکلف ضیافت کے ساتھ محفل کا اختتام ہوا۔

ذیلی کمیٹی کا اجلاس 29 فروری اور 01 مارچ 2024 کو ہوگا

ڈپٹی ڈائریکٹر (پریس) کو میٹنگ کی کوآرڈینیشن کے لیے نوڈل آفیسر کے طور پر نامزد کیا گیا۔

لکھنؤ: 26 محکمہ اطلاعات اور تعلقات عامہ، اتر پردیش۔ ڈائرکٹر آف انفارمیشن ششیر نے کہا کہ ایڈورٹائزنگ پالیسی سے متعلق ذیلی کمیٹی کی میٹنگ 29 فروری اور 01 مارچ 2024 کو ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن، لکھنؤ میں تجویز کی گئی ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (پریس) للت موہن کو اس میٹنگ کو آرڈینیشن کے لیے نوڈل آفیسر نامزد کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پریس کونسل آف انڈیا، نئی دہلی نے ایڈورٹائزنگ پالیسی کے حوالے سے ذیلی کمیٹی کا اجلاس منعقد کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ جس کی تعمیل میں انفارمیشن ڈائریکٹوریٹ کے میٹنگ روم میں انفارمیشن ڈائریکٹر کی جانب سے ایک میٹنگ کی تجویز دی گئی ہے۔

اپنا دل (ایس) ایم ایل اے نے راجیہ سبھا انتخابات کے سلسلے میں پارٹی کے کیمپ آفس میں پارٹی کے ورکنگ صدر کے ساتھ میٹنگ کی۔

ملیح آباد میں نورانی جلسہ میلاد مصطفیٰ ﷺ

لکھنؤ: 26 فروری۔ محلہ محمد ٹولہ ٹاؤن ملیح آباد میں نورانی جلسہ میلاد مصطفیٰ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک کے مشہور و معروف اسکالر، حفاظ، اور شعراء نے شرکت کی جس میں نظامت توصیف راجہ، صدارت، مولانا سعید انور مصباحی نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا فیض الدین مصباحی،، مولانا صداقت حسین لکھیم پوری،، حضرت مولانا ظہیرالدین عباس،،، حضرت مولانا نفیس شفیع پوری،،، حضرت مولانا شہباز احمد نوری،، نعت خواہ شاعر اسلام اقبال احمد قادری بہرائچوی، قاری شمس تبریز بستوی، قاری ندیم، دعاگو،، پیر طریقت حضرت شاہ محمد احمد جیلانی قادری رزاقی، سجادہ نشین بانسہ شریف، صدر کمیٹی ڈاکٹر شیخ سراج بابا، سلیم ملا جنرل سکریٹری، فرقان خان، تسلیم خان نائب صدر عبدالسلام جوائنٹ سکریٹری شبو خان، ایاز، کیف نعیم، شاہد، نواب، مصطفیٰ، تسلیم راجہ، پرویز خان، ایوب، سیف نذر، حافظ طاہر، لقمان انصاری، بھولا میاں، آزاد، ضیاء الدین، ذیشان مرزا، زید، عدنان، مصطفیٰ وغیرہ خصوصی طور پر موجود تھے۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں مقامی لوگوں نے شرکت کی۔ حضرت شاہ محمد عمر جیلانی صاحب نے ملک میں امن و امان کی دعا کی۔ اور آخر میں تبرک تقسیم کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔

شب براءت، عبادات وگناہوں سے مغفرت کی رات ہے: مولانا اجمل حسین

لکھنؤ/ مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ حق پلازہ ابرار نگر میں محفل شب برات کا انعقاد شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم ردولی وبانی ادارہ کی سرپرستی، انجینئر محبوب عالم صدیقی ناظم ادارہ کی صدارت و قاری شمس تبریز قادری پرنسپل ادارہ کی قیادت میں ہوا۔ پروگرام کا آغاز قاری صدیق قادری استاذ ادارہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ عبدالرحمان، محمد سبحان، محمد فیصل و دیگر طلبا نے نعت و منقبت کا نذرانہ عقیدت پیش کیا پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اجمل حسین صابری نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "شعبان کی پندرہویں شب میں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آرام گاہ پر موجود نہ پایا تو تلاش میں نکلی، دیکھا کہ آپ ﷺ جنت البقیع یعنی قبرستان میں ہیں، پھر مجھ سے فرمایا کہ آج شعبان کی پندرہویں رات ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ گناہ گاروں کی بخشش فرماتا ہے"۔ لہٰذا اس مبارک رات میں زیادہ سے زیادہ عبادات، تلاوت قرآن، تسبیح و تہلیل، صدقہ و خیرات، مرحومین کے لیے ایصال ثواب اور روزوں کا خاص اہتمام ہونا چاہئے۔

سب کمیٹی کی میٹنگ 29 فروری و یکم مارچ کو

لکھنؤ: 26 فروری۔ محکمہ اطلاعات اور روابط عامہ، اتر پردیش کے ڈائرکٹر جناب ششیر نے آج یہاں بتایا کہ 29 فروری اور 01 مارچ 2024 کو ڈائریکٹریٹ آف انفارمیشن، لکھنؤ میں اشتہارات کی پالیسی سے متعلق سب کمیٹی کی میٹنگ کی مجوزہ ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر (پریس) جناب للت موہن کو اس میٹنگ کو آرڈینیشن کے لیے نوڈل آفیسر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پریس کونسل آف انڈیا، نئی دہلی نے ایڈورٹائزنگ پالیسی کے حوالے سے سب کمیٹی کی میٹنگ منعقد کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ جس کی تعمیل میں انفارمیشن ڈائریکٹریٹ کے میٹنگ روم میں انفارمیشن ڈائریکٹر کی جانب سے ایک میٹنگ مجوزہ ہے۔

متھرا: ٹریکٹر ریلی سے پہلے ہی پولس نے کسان لیڈروں کو کیا نظر بند، ہر سرگرمی پر رکھی نظر

متھرا: 26 فروری (پی این ایس) اتر پردیش کے متھرا میں پیر کو کسانوں کی طرف سے ایک ٹریکٹر ریلی نکالی جانی تھی۔ اس سے پہلے ہی پولس نے کسان لیڈروں کو ان کے گھروں میں نظر بند کر دیا گیا۔ احتجاج کے حوالے سے کسانوں کی ہر سرگرمی پر نظر رکھی گئی۔ کسانوں کا کہنا تھا کہ ایس ایم پی پر گارنٹی کا قانون بنایا جائے۔ فصلوں پر ایم ایس پی گارنٹی قانون کو لے کر پیر کو گوورہ تھانہ علاقے میں مظاہرے کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ مظاہرہ متحدہ کسان مورچہ کی کال پر کیا جانا تھا۔ گووردھن بلاک کے کسان تنظیم کے عہدیداروں نے اس کے لیے پوری تیاری کر لی ہے۔ متھرا۔ بھرت پور روڈ پر جاجن پٹی کے قریب ناگا کلکلیا میں ٹریکٹر ریلی نکالی جانی تھی۔ اس سے پہلے پولس پہنچی اور بی کے یو ٹکیت بلاک کے صدر گھورے لال شاستری سمیت نصف درجن عہدیداروں کو ان کے گھر پر نظر بند کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے ٹریکٹر ریلی نہ نکل سکی۔ پولس نے دن بھر کسان تنظیموں کی احتجاجی سرگرمیوں پر نظر رکھی۔ بلاک صدر گھورے لال شاستری نے کہا کہ دہلی میں ایم ایس پی کی گارنٹی کے مطالبہ کو لے کر احتجاج جاری ہے۔ اس کی حمایت میں علاقے میں ٹریکٹر ریلی نکالی جانی تھی۔ قبل ازیں پولیس نے انہیں گھر میں نظر بند کر کے ٹریکٹر ریلی نکالنے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن، ہماری تنظیم دہلی تک کسانوں کی آواز اٹھائے گی۔ اس موقع پر تنظیم کے وزیر نہال سنگھ، سکریٹری ڈاکٹر نہال سنگھ، تنظیم انچارج دیویندر سنگھ، پنچایت صدر ہریوم، برہمانند، وریندر سنگھ، گوپال سنگھ، ستیویر سنگھ، بھانو پرکاش وغیرہ جیسے کسان لیڈروں کو پولیس نے گھر میں نظر بند کر دیا۔ تھانہ انچارج پشپیندر سنگھ نے بتایا کہ ٹریکٹر ریلی کے سلسلے میں کسان لیڈروں کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ سرگرمیوں پر نظر رکھی جا رہی ہے۔

پریس کلب میں فائلیریا سے بچاؤ کی دوا کھلائی گئی

لکھنؤ۔ 26 فروری۔۔ لاعلاج بیماری فائلیریا سے بچاؤ کے لئے پیر کو یوپی پریس کلب میں ایک کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جہاں 100 سے زائد صحافیوں اور ان کے اہل خانہ نے دوا کھائی۔ یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے صدر نے سنٹر فار ایڈوکیسی اینڈ ریسرچ کے تعاون سے منعقدہ کیمپ کا افتتاح کیا۔ حسیب صدیقی نے دوا لی اور کہا کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں۔ اس سے بچنے کا واحد آپشن اینٹی فائلیریل دوا لینا ہے۔ یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے ڈویژنل صدر شیو شرن سنگھ نے کہا کہ مچھر کے کاٹنے سے ہونے والی اس سنگین بیماری میں ہائیڈروسیل، ہاتھوں، پیروں اور چھاتیوں میں سوجن وغیرہ جیسی علامات ہو سکتی ہیں۔ دوا لینے سے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔ اس لئے مچھر کے کاٹنے سے بچنا ضروری ہے۔ سوتے وقت مچھر دانی کا استعمال کریں اور پورے بازو والے کپڑے پہنیں۔ مچھر رکے ہوئے گندے پانی میں افزائش پاتے ہیں، اس لیے اپنے گھر اور اردگرد صفائی کا پورا خیال رکھیں۔ اس موقع پر موجود ہیلتھ ورکر کا کہنا تھا کہ اگر دوائی لینے کے بعد متلی اور الٹی جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ جسم میں فلیریاسس پرجیوی موجود تھے اور یہ ردعمل ان کی موت کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ یہ خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو تو ہیلتھ ورکر یا ریپڈ ریسپانس ٹیم سے رابطہ کیا جائے۔ ایک سال سے کم عمر کے بچوں، حاملہ اور شدید بیمار لوگوں کے علاوہ ہر ایک کو اینٹی فائلیریل دوا لینا ہے۔

فلسطین میں جاری ثقافتی نسل کشی

اسد مرزا

فلسطین کی جنگ، جسے شروع میں ایک انسانی المیے کے طور پر دیکھا جارہا تھا، نے صیہونی حکمت عملی اور منصوبے کا ایک اور رخ بھی بے نقاب کر دیا ہے، وہ ہے فلسطین کی ثقافتی نسل کشی۔ مسلسل گولہ باری اور بمباری نے غزہ کے 100 سے زائد تاریخی ورثے تباہ کر دیے ہیں جن کا تعلق مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں مذاہب سے ہے اور جو کہ غزہ شہر اور مغربی کنارے کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی موجود تھے۔

ایک طرح سے اسے فلسطینی سرزمین کے تہذیبی خزانوں اور وراثت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ایک غیر مہذب کوشش قرار دیا جاسکتا ہے تاکہ مستقبل میں اس پر کوئی دعویٰ نہ کر سکے اور صیہونی لابی اسے اپنے پیروکاروں اور ہمدردوں کے لیے وعدہ شدہ سرزمین قرار دے سکے۔

غزہ کی وزارت صحت کے مطابق، 25,000 سے زیادہ فلسطینیوں کو ہلاک کرنے اور علاقے میں ہزاروں گھروں کو تباہ کرنے کے علاوہ، اس علاقے کے قدیم اور عالمی سطح پر اہم ثقافتی ورثے کو بھی زبردست نقصان پہنچایا گیا ہے۔ یہ خطہ مصری، یونانی، رومن اور بازنطینی حکومتوں کے تحت تجارت اور ثقافت کا مرکز رہ چکا ہے اور ان کے بعد صدیوں تک اس کا اثر وہاں موجود رہا ہے۔

غزہ دنیا کے قدیم ترین گرجا گھروں اور مساجد کا گھر ہے، لیکن ان میں سے بہت سے تاریخی مقامات اسرائیل کے فوجی حملے کی وسیع پیمانے پر تباہی سے بچ نہیں پائے ہیں۔ 117 مذہبی مقامات میں سے، جنہیں مبینہ طور پر 31 دسمبر تک نقصان پہنچایا تباہ کیا گیا، بی بی سی نے 74 واقعات کی تصدیق کی ہے جن میں 72 مساجد ہیں اور دو چرچ شامل ہیں۔

ٹی وی چینل الجزیرہ کے لیے اپنی رپورٹ میں، عندلیب فرازی صابر نے بتایا کہ 800 قبل مسیح کا ایک قدیم بندرگاہ، ایک مسجد جو نایاب مخطوطات کا مرکز تھی اور دنیا کی قدیم ترین عیسائی خانقاہوں سمیت کم از کم 195 تاریخی مقامات ہیں جنھیں ثقافتی مقامات پر جنگی نقصانات کے ذریعے گزند پہنچانے کے دستاویزی شواہد تیار کرنے والی ایک عالمی این جی او کے مطابق، غزہ۔اسرائیل کی جنگ شروع ہونے کے بعد سے تباہ یا نقصان پہنچا گیا ہے۔

قوموں یا مذاہب کے ثقافتی ورثے کا صفایا کرنا ان بہت سے جنگی جرائم میں سے ایک ہے جو جنوبی افریقہ نے اسرائیل کے خلاف ایک مقدمے میں لگائے ہیں جس کی سماعت بین الاقوامی عدالت انصاف میں گزشتہ ہفتے ہوئی تھی۔ اس میں کہا گیا ہے: "اسرائیل نے فلسطینیوں کے علم و ثقافت کے متعدد مراکز کو نقصان پہنچایا اور تباہ کر دیا ہے"، جن میں لائبریریاں، مذہبی مقامات اور قدیم تاریخی اہمیت کے مقامات شامل ہیں۔

کنعانیوں کی اس سرزمین نے ۔فلسطینیوں کے آباؤ اجداد۔ نے اس خطے پر حکمرانی کرنے والی بہت سی سلطنتیں دیکھی ہیں قدیم مصریوں، اشوریوں اور یونانیوں سمیت، ہر ایک نے اس خطے پر اپنے اپنے ثقافتی ورثے کے نقش چھوڑے ہیں۔ صدیوں سے یونانی، یہودی، فارسی اور نباتی بھی ساحل کے اس حصے میں آباد رہ چکے ہیں۔

غزہ، بحیرہ روم کے مشرقی ساحل پر واقع ہے، اور ہمیشہ سے یوریشیا سے افریقہ تک تجارتی قافلوں کے مرکز میں رہا ہے۔ تاریخی طور پر، 1300 قبل مسیح کے بعد سے، Via Maris ایک راستہ جو قدیم مصر میں Heliopolis سے گزرتا تھا، جو غزہ کے مغربی ساحل کو کاٹ کر شام کی سرزمین کو عبور کرتا تھا وہ اہم راستہ تھا جس سے مسافر دمشق کے سفر پر جاتے تھے۔

ہیریٹیج فار پیس، غزہ میں ہونے والے نقصانات کا سروے کرنے والا ایک عالمی این جی او ہے، جس نے کہ موجودہ تنازع کے آغاز سے لے کر اب تک غزہ میں ان میں سے 100 سے زائد تاریخی مقامات کو ہونے والے نقصانات کی فہرست تیار کی ہے۔

بی بی سی اور الجزیرہ دونوں کی رپورٹوں کے مطابق ان مسمار شدہ عمارتوں میں عظیم عمری مسجد بھی شامل ہے، جو تاریخ فلسطین کی سب سے اہم اور قدیم مساجد میں سے ایک ہے۔ چرچ آف سینٹ پورفیریس، جسے پوری دنیا کا تیسرا قدیم ترین چرچ سمجھا جاتا ہے وہ بھی پوری طریقے سے مسمار ہو چکا ہے۔ شمالی غزہ میں ایک 2,000 سال پرانا رومی قبرستان جسے گزشتہ سال ہی کھدائی کے دوران دریافت کیا گیا تھا وہ دوبارہ ریت کا ڈھیر بن گیا ہے۔ اور جنوبی غزہ میں رفح میوزیم ایک جگہ جو اس علاقے کے طویل اور کثیر الجہتی ورثے کے بارے میں تعلیم دینے کے لیے وقف تھی، اُسے بھی ہوائی حملوں کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا ہے۔

رفح میوزیم کی ڈائریکٹر سہیلہ شاہین نے تباہ شدہ جگہ کے ملبے کے درمیان کھڑے ہو کر میوزیم کے فیس بک پیج پر پوسٹ کیے گئے ایک ویڈیو انٹرویو میں کہا کہ وہاں نادر سکے، قیمتی پتھر، تانبے کی پلیٹوں، کپڑے جیسی قیمتی اشیاء موجود تھیں، یہ سب اب ملبے کے نیچے دفن ہیں۔

این جی او ہیریٹیج فار پیس کے صدر اسبر صابرین نے امریکی ریڈیو براڈکاسٹر این پی آر کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا، "اگر یہ ورثہ غزہ میں نہیں رہا تو یہ غزہ کے لوگوں کی شناخت کا بڑا نقصان ہوگا۔" صابرین نے کہا کہ ان کی تنظیم آنے والے مہینوں میں غزہ میں ثقافتی نشانات کی حیثیت کے سروے اور نگرانی کے کام کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے، دونوں جگہ مقامی لوگوں کے تعاون سے اور ساتھ ہی سیٹلائٹ کی تصاویر کا استعمال کرتے ہوئے۔

1954 کا ہیگ کنونشن، جس پر فلسطینیوں اور اسرائیلیوں نے اتفاق کیا تھا، اس کے مطابق جنگ کی تباہ کاریوں سے تاریخی مقامات کی حفاظت کی جانی چاہیے۔ لیکن لڑائی کے پہلے دور میں ہی اسرائیلی حملوں سے غزہ میں کئی تاریخی مقامات تباہ ہو چکے تھے۔ اب مسمار ہو چکی عظیم عمری مسجد سمیت درجنوں مقامات کو اسرائیل کے ذریعے نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو جو کہ عالمی ثقافتی مقامات کو نامزد اور تحفظ فراہم کرتی ہے، اس نے 2021 میں غزہ میں ثقافتی اور تاریخی مقامات کی مزید تباہی کا حوالہ دیا تھا۔

""یونیسکو فلسطین اور اسرائیل میں ثقافتی ورثے پر جاری لڑائی کے منفی اثرات کے بارے میں بہت زیادہ تشویش میں ہے۔"" یونیسکو کے ترجمان نے NPR کو بھیجے گئے ایک بیان میں کہا۔ ""ہماری تنظیم اس تنازعہ میں ملوث تمام فریقین سے بین الاقوامی قوانین کی سختی سے پابندی کرنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ ثقافتی املاک کو نشانہ یا فوجی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے، کیونکہ اسے شہری انفراسٹرکچر سمجھا جاتا ہے۔""

حماس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ 9 جنوری تک 378 مساجد اور تین گرجا گھروں کو نشانہ بنایا گیا ہے، حالانکہ اس تعداد کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ اپنی دفاع میں اسرائیل ڈیفنس فورسز (IDF) کا کہنا ہے کہ حماس کے جنگجو عبادت گاہوں کو اسلحہ چھپانے کے لیے استعمال کر رہے تھے اور یہ ایسے مقامات تھے جہاں سے حملے شروع کیے جا رہے تھے۔ اس کی حماس تردید کرتی ہے۔

بین الاقوامی انسانی قانون کے مطابق تنازعات کے دوران مذہبی عمارتوں کو جان بوجھ کر نشانہ بنانا جنگی جرم ہے۔ تاہم، اگر ایسی سائٹس کو فوجی مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہو تو ایک استثناء ہے۔ اپنے دفاع میں اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ انہیں مبینہ طور پر فوجی مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔

یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ یہ تباہی ایک منصوبہ بند کارروائی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر سب کچھ مکمل طور پر ختم کر دیا جائے تو اسرائیل یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ یہ زمین صرف یہودیوں کی ہے، اس طرح اسلامی اور عیسائی دونوں مذاہب کے دعووں کی نفی ہو سکے گی۔ جبکہ یہ تمام ابراہیمی مذاہب کی مقدس سرزمین کے طور پر اور فلسطین ایک ریاست کے طور پر اسرائیل کی پیدائش سے پہلے ہی موجود تھے۔ مزید یہ کہ آئندہ نسلوں کے لیے اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت باقی نہیں رہے گا۔ درحقیقت، اسرائیل بہت آگے نکل گیا ہے، یہ ایک ایسا جذبہ جس کا اشتراک امریکیوں کی اکثریت نے بھی کیا ہے اور جس کی دیگر اقوام نے بھی تائید کی ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ فوراً اسرائیل پر عالمی نکیل کسی جاسکے تاکہ فلسطین میں جاری اس ثقافتی نسل کشی کو روکا جاسکے۔

www.asadmirza.in

تھی خبر گرم کہ راہل کے اڑیں گے پرزے

ڈاکٹر سلیم خان

ملک میں بلا اعلان ایمرجنسی کی طرح بلاواسطہ انتخابی مہم جاری و ساری ہے۔ برسر اقتدار این ڈی اے کے مقابلے انڈیا محاذ میدانِ عمل میں ہے۔ اول الذکر کی کمان وزیر اعظم مودی سنبھالے ہوئے ہیں اور انڈیا کے قافلے کی رہنمائی راہل گاندھی کر رہے ہیں۔ انہوں نے پہلے جنوب میں کنیا کماری سے شمال کے سری نگر تک پیدل مارچ کیا جس کا نام بھارت جوڑو یاترا تھا اور اب مشرق سے مغرب کی جانب محو سفر ہیں۔ راہل گاندھی نے اپنی یاترا کے آغاز کی خاطر منی پور کا انتخاب کرکے بی جے پی کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس لیے کہ گجرات کے بعد منی پور ہی بی جے پی اور نریندر مودی کی پیشانی پر سب سے بدنما داغ ہے۔ دونوں ریاستوں میں اپنا اقتدار مضبوط کرنے کی خاطر بی جے پی اور مودی نے تشدد کی آگ لگا کر اس پر اپنی سیاسی روٹیاں سینکنے کی مذموم کوشش کی۔ منی پور کی کشیدگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مئی کے اوائل سے شروع ہونے نسلی فسادات کے تقریباً چار ماہ بعد بھی تین بڑے ریاستی اسپتالوں کے مردہ خانوں میں 96 بے گور و کفن لاوارث لاشیں اپنے وارثین کا انتظار کر رہی تھیں۔ ان کی شناخت کے لیے حکام سے کسی نے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی اور اس کی وجہ مقامی افراد کے اندر پایا جانے والا خوف و ہراس تھا۔ لوگ اسپتالوں سے اپنے لواحقین کی لاشیں لے جانے کی ہمت نہیں جٹا پا رہے تھے۔

سپریم کورٹ کی تشکیل کردہ سابق ججوں کی کمیٹی نے اس صورتحال میں ریاستی حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ وہ مرنے والوں کی ایک فہرست عوامی سطح پر جاری کرے اور مہینوں کے لواحقین کی شناخت کر کے لاشیں ان کے حوالے کی جائیں۔ اس کمیٹی نے یہ حکم بھی دیا تھا کہ جن لاشوں کے دعویدار پھر بھی سامنے نہ آئیں اُن کی آخری رسومات پورے احترام کے ساتھ ادا کر دی جائیں۔ یہ کس قدر سنگین صورتحال تھی کہ میتئی سماج کے لوگ کوکی لاشوں کو اپنے علاقہ میں تدفین کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔ کوکی رہنما موان تومبینگ نے اس وقت کے حالات کی منظر کشی اس طرح کی تھی کہ لاشوں کی شناخت کے لیے امپھال وادی جانا ناممکن ہے کیونکہ وہ موت کی وادی کی طرح ہے۔ مرنے والوں کے لواحقین اس لیے خوفزدہ تھے کیونکہ بی جے پی کے کوکی رکن اسمبلی کو بھی دارالخلافہ امپھال کے اندر بری طرح مارا پیٹا گیا تھا۔ موان کے مطابق مسئلہ شناخت کا نہیں تھا بلکہ فوٹو اور فون کالز کے ذریعے بیشتر لاشوں کو پہچانا جا چکا تھا لیکن حکام قانونی تقاضے پورے نہ ہونے کے باعث یہ لاشیں وارثین کو سونپ نہیں رہے تھے۔ موان نے ان لاشوں کے علاوہ 41 کوکیوں کے لاپتہ ہونے کا ذکر کیا تھا۔ انھوں نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ حالات میں بہتری اسی وقت آسکتی ہے جب اکثریتی میتئی گروپ مثبت قدم اٹھائے اور مرکزی حکومت کوکیوں کی شکایات کو دور کرے۔

وہ ایک ایسا پر زمانہ تھا جب 41 ہزار کوکی عارضی کیمپوں میں رہنے پر مجبور تھے۔ مرکزی اور ریاستی حکومت ایک ساتھ مل کر حالات کو بگاڑنے کی سعی کر رہے تھے۔ ایسے حالات میں راہل گاندھی نے منی پور کا دورہ کر کے متاثرین کے زخموں پر مرہم رکھنے کا کام کیا تھا۔ راہل گاندھی جون کے اواخر میں امپھال مغرب ضلع اور چوراچند پور کے راحت کیمپوں کا دورہ کرکے نقل مکانی کرنے والے لوگوں سے ملاقات کی تھی۔ ان دونوں اضلاع میں راہل گاندھی نے لوگوں کی پریشانی سنی اور ان کے ساتھ رات کا کھانا کھایا تھا۔ اس کے بعد ٹوئٹ میں لکھا کہ "میں منی پور کے اپنے بھی بھائیوں اور بہنوں سے ملنے آیا ہوں۔ سبھی طبقات کے لوگ بہت پیار کرنے والے ہیں۔ یہ بہت افسوسناک ہے کہ حکومت مجھے روک رہی ہے۔ منی پور کو ہیلنگ ٹچ کی ضرورت ہے۔ امن ہی ہماری واحد ترجیح ہونی چاہیے۔" یہ بات درست تھی مگر امن و امان کی بحالی کے لیے مقامی پولیس کے علاوہ جس آسام رائفلز نامی نیم فوجی دستوں کو تعینات کیا گیا تھا بدقسمتی سے وہ بھی فرقہ وارانہ تقسیم کی زد میں آگئے تھے۔

منی پور کے دونوں نسلی گروہوں میں بے اعتباری اور نفرتیں اتنی گہری ہو چکی ہیں کہ ان کا سکیورٹی فورسز کے تئیں اعتماد ٹوٹ گیا تھا اور ہنوز وہی صورتحال ہے۔ عوام کا اگر امن قائم کرنے والوں پر سے بھروسہ اٹھ جائے تو اس کی توقع کیونکر ممکن ہے؟ فرقہ واریت کے سبب میتئی گروپ کے لوگ فوج اور آسام رائفلز کے آنے جانے میں رکاوٹیں کھڑی کرکے الزام لگاتے تھے کہ وہ کوکی قبائل کی مدد کرتی ہیں جبکہ کوکی گروپ ریاستی پولیس اور ریاستی سکیورٹی فورسز کو اپنے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیتے کیونکہ ان کا ماننا تھا یہ میتئیوں کی ہمدرد ہیں۔ منی پور کا سب سے بڑا مسئلہ باہمی اعتماد کا خاتمہ ہے۔ اس اعتماد کی بحالی کے لیے راہل گاندھی نے بجا طور پر اپنی یاترا کا آغاز منی پور سے کرنے کا فیصلہ کیا اور بھارت کے لوگوں کو جوڑنے کے ساتھ ان کو انصاف دلانے کی خاطر اپنی مہم کے نام میں نیائے کا اضافہ کر دیا لیکن جب اس میں سماجی انصاف اور ذات پات کی بنیاد پر ہونے والی ناانصافی کے ازالے کو بھی شامل کیا گیا تو بی جے پی کے کان کھڑے ہو گئے اور وہ سمجھ گئی کہ یہ یاترا اس کے قدم اکھاڑ دے گی۔

بھارت جوڑو نیائے یاترا میں سماجی انصاف کے سبب پہلے ہی دن سے رکاوٹوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ امپھال کے سب سے بڑے میدان میں نظم و نسق کا بہانہ بنا کر عوامی جلسہ کی اجازت نہیں دی گئی۔ آسام کے اندر ساتھ چلنے والوں پر حملے کیے گئے۔ مغربی بنگال میں ممتا بنرجی سے اختلافات کی افواہیں اڑائی گئیں لیکن یہ سارے حربے ناکام ہو گئے اور بھارت جوڑو نیایہ یاترا کامیابی کے جھنڈے گاڑتی چلی گئی۔ راہل کی یاترا جب بہار پہنچنے والی تھی تو بی جے پی کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ اس نے راہل کی حوصلہ شکنی کے لیے نتیش کمار کو بلیک میل کر کے اپنے ساتھ لے لیا اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ انڈیا محاذ ختم ہو گیا ہے لیکن تیجسوی یادو نے نتیش کی کمی بڑی خوبی سے پوری کر دی اور جس جوش و خروش سے عوام یاترا میں شامل ہوئے اس نے این ڈی اے کی حالت اور بھی خراب کر دی۔ بہار کے بعد یاترا کو جھارکھنڈ جانا تھا۔ وہاں پر ہیمنت سورین پر بہار والا حربہ آزمایا گیا لیکن وہ جھکنے کے بجائے اڑ گئے اور جیل جاکر آپریشن کمل کو ناکام کر دیا۔ اس طرح یاترا میں گویا جان پڑ گئی اور چانکیہ کی حالت کھایا پیا کچھ نہیں گلاس پھوڑا بارہ آنا والی ہوگئی۔

بھارت جوڑو نیایے یاترا جب اڑیشہ میں کامیابی کا پرچم لہرا رہی تھی تو اس کی جانب سے میڈیا کی توجہ ہٹانے کے لیے مہاراشٹر میں ملند دیورا اور اشوک چوہان کو توڑا گیا یعنی بھارت جوڑو کے مقابلے کانگریس توڑو کی حکمت عملی اختیار کی گئی۔ اس کا فائدہ اٹھا کر وہ دونوں ابن الوقت تو ایوانِ پارلیمان میں پہنچ گئے مگر نارائن رانے اور پنکجا منڈے ہاتھ ملتے رہ گئے۔ یاترا کے اتر پردیش میں داخل ہونے سے قبل جینت چودھری کو توڑ کر یاترا کی ہوا نکالنے کی کوشش کی گئی اور ایسی فضا بنائی گئی کہ سماجوادی پارٹی بھی بہت جلد انڈیا محاذ سے الگ ہو رہی ہے لیکن اب یہ حال ہے کہ کانگریس و ایس پی کے درمیان سمجھوتہ ہو چکا ہے مگر آر ایل ڈی اور بی جے پی میں نہیں ہو سکا اس لیے جینت گھر واپسی کی سوچ رہے ہیں۔ آگرہ میں اکھلیش بھی راہل کی نہایت کامیاب اور تاریخی ریلی ہو چکی ہے۔ اتر پردیش سے نکل کر یاترا راجستھان کے دھول پور پہنچی تو عوام کا جوش و خروش دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ لوگوں کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور وہ پارلیمانی انتخاب میں اس کا ازالہ کر دیں گے۔

دھول پور کے جلسہ عام میں راہل گاندھی نے کہا کہ ملک میں الگ الگ طرح کی ناانصافیاں ہو رہی ہیں، اس لیے اس یاترا کو انصاف سے جوڑا گیا ہے کیونکہ آج ملک میں صرف چالیس فیصد لوگوں کو ہی فائدہ ہو رہا ہے۔ راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے دوستوں کے لیے سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن کسانوں کی بھلائی کے لیے کوئی قدم اٹھانے کو تیار نہیں ہیں۔ انہیں کسانوں کی کوئی فکر نہیں ہے اور کسانوں سے کیے گئے وعدے پورے نہیں ہوئے ہیں۔ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ لیکن کیا کسانوں کی آمدنی دوگنی ہوگئی ہے؟ نہیں۔ کیا کسانوں کے قرضے معاف کر دیے گئے؟ چند ایک کے درمیان ہندوستان کے وسائل کو تقسیم کرنے کی متر پالیسی مودی کا ان لوگوں کے ساتھ دھوکہ ہے جنہوں نے ہندوستان بنایا۔ وہ بولے "کانگریس ہر کسان، ہر مزدور اور آخری صف میں کھڑے غریبوں کے لیے منصفانہ پالیسیاں بنانے کے لیے پابند عہد ہے۔" مدھیہ پردیش میں یاترا کے داخلے سے قبل کمل ناتھ کی بغاوت کا خواب بیچا گیا اور ۲۲ ارکان اسمبلی کے ساتھ کانگریس سے علیحدگی کی خبر اڑائی گئی مگر اب تو کمل ناتھ یاترا میں شامل ہو رہے ہیں۔ بھارت جوڑو یاترا نے بڑی حد تک رام مندر کے اثرات کو زائل کر کے بیروزگاری کا مسئلہ ابھار دیا ہے جو بی جے پی کے لیے سم قاتل ہے۔ ایسے میں بھکتوں کی حالت پر غالب کا یہ شعر مع ترمیم صادق آتا ہے۔

تھی خبر گرم کہ راہل کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

بہار کی نئی حکومت اور اقلیت کے مسائل

صفدر امام قادری

جب سے نتیش کمار نے راتوں رات اپنی سیاسی وفاداری بدل کر بھارتیہ جنتا پارٹی کے ساتھ اپنی نئی اننگ شروع کی ہے، وزیر اعلا کے طور پر اُن کا قد گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ قانون سازیہ سے لے کر عوامی تقریبات تک میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے مقرر کردہ دو نائب وزرائے اعلا زیادہ حاوی نظر آتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عہدہ تو وہی پرانا ہے مگر اب وہ کسی کے رحم و کرم پر وہاں براجمان ہیں۔ حیات مستعار کی گھڑیاں سیاسی مبصرین بھی گن رہے ہیں کہ وہ کب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے پھیلائے جال میں کچھ اس طرح سے پھنس جائیں گے کہ اُن کے لیے فارسی مقولے کے مطابق نہ پائے رفتن ہوگا نہ جائے ماندن ہوگی۔ وہ سیاسی چکرویو میں پھنس کر شاید اپنی قائدانہ موت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے۔ زوال کا یہ سلسلہ فصیل وقت پر لکھا ہوا صاف صاف نظر آرہا ہے۔

نتیش کمار نے اتنی بار اداہ بدلی کی ہے اور نئے نئے اصولوں کی بنیاد پر اقدار کی بات کرتے ہوئے اقتداری سیاست کی بار بار دھجیاں اُڑائی ہیں۔ ہر بار وہ آخری گھر کا اعلان کرتے ہوئے پارٹی بدلتے ہیں۔ عوامی سطح پر بھی لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ ان تمام ہتھکنڈوں کا ایک ہی مقصد ہے کہ وہ تاحیات وزیر اعلا بنے رہیں۔ عوام چن کر انھیں بناتے رہیں تو بھلا اس میں کیا ہرج ہو ۔مگر وہ تو اس بات کے عادی ہیں کہ فرنٹ کے دو تین مہرے ادھر سے اُدھر کر دیتے ہیں یا کرا لیتے ہیں اور پھر دوسرے پالے کی نئی قیادت اُن کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ سیاسی مبصرین اُن کے پچھلے دور کے بیانات یاد کرتے رہتے ہیں کہ اپنے تازہ حلیفوں کے بارے میں گذشتہ دنوں کیا کیا گل افشانیٔ گفتار فرما چکے ہیں۔ مگر اس سے نتیش کمار کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ ہندستانی سیاست میں محاذ کی تبدیلی کے وہ ایسے ماہر ہیں کہ ایک ہی میعادِ اسمبلی میں وہ تین تین بار وزیر اعلا کی حیثیت سے حلف لیتے ہیں۔ کبھی وہ 'الف' کے لیڈر ہوتے ہیں تو کبھی 'ب' کے۔ چت اور پٹ دونوں کے وہی شہ سوار ہیں۔

نتیش کمار سترہ برسوں سے زیادہ میعاد سے بہار کے وزیر اعلا ہیں۔ باضابطہ طور پر وہ ۹ بار وزیر اعلا کی حیثیت سے حلف اُٹھا چکے ہیں۔ پہلی بار تو وہ ایک ہفتے کے لیے زبردستی وزیر اعلا بنا دیے گئے تھے اور بغیر ایوان میں اکثریت ثابت کیے اُن کی واپسی ہوئی تھی۔ ٹھیک اُسی طرح جس طرح اٹل بہاری واجپئی نے پہلی بار دو ہفتے کی وزارت قائم کی تھی اور ایوان کی اکثریت ثابت کرنے اور ذلت و رسوائی سمیٹنے سے پہلے دُم دبا کر بھاگنا پڑا تھا۔ مگر ۲۰۰۶ء میں نتیش کمار جب انتخاب میں طاقت ور رہنما کے طور پر ابھر کر سامنے آئے اور لالو یادو۔ رابڑی دیوی کی حکومتوں اور ناکامیوں کے خلاف ماحول بنا کر وزارت کی کرسی سنبھالی تھی، اس وقت نتیش کمار اچانک قدِ آدم لیڈر کے طور پر سامنے آئے۔ اُس زمانے میں مرکز میں اٹل بہاری واجپئی کی حکومت ختم ہو چکی تھی اور من موہن سنگھ کی قیادت میں یو۔ پی۔ اے کی حکومت کام کر رہی تھی۔ جس میں لالو یادو اور ان کی پارٹی سرگرم حصے دار کے طور پر موجود تھے۔ نتیش کمار نے اپنے قد کو بڑھانے کے لیے اس سے پہلے کی حکومت بہار کے پندرہ برسوں کو جنگل راج کے طور پر مشتہر کرنے میں کامیابی پائی۔ اسی کے ساتھ بہار کی ترقی کے لیے انھوں نے خصوصی ریاست کا درجہ دینے کی مانگ مرکزی حکومت کے سامنے رکھی۔ انھیں دونوں باتوں کے ارد گرد ابتدائی دور کی ساری سرگرمیاں رہیں۔ کمال تو یہ ہے ۲۰۱۴ء میں نریندر مودی کی سرکار آئی، اُس زمانے میں کبھی کبھی دبی زبان میں خصوصی درجے کی بات اُٹھ تو جاتی تھی مگر آج تک یہ بات سمجھ سے پرے رہی کہ اپنی حکمرانی کے پہلے دن سے بہار کی ترقی کے لیے اُن کے ذہن میں جو سب سے بڑا منصوبہ تھا، اُسے اپنی حلیف مرکزی حکومتوں سے کیوں نہیں پورا کرایا۔ کیا کانگریس اور راشٹریہ جنتا دل سے لڑنے اور متبول عام معاملات کو ہوا میں اُچھال دینے کی حکمتِ عملی کے سوا اس میں کچھ دھرا ہوا ہے؟

اپنے سوالوں کو عوام کے سامنے اُٹھانا اور پھر خود ہی بھول جانا یہ واضح کرتا ہے کہ کسی اصول ضابطے یا فلسفۂ حیات کے تحت یہ باتیں سامنے نہیں آئیں۔ نتیش کمار نے پہلے دور میں وزارت آبکاری کو ایسی کھلی چھوٹ دے رکھی تھی کہ گلی محلے میں شراب کی دکانیں کھل گئیں، تعلیمی اداروں کے دروازے پر اور اسپتالوں کے سامنے بدیشی شراب کی دکانیں دعوتِ نظارہ دے رہی تھیں ۔دس سال کے بعد انھیں اچانک خیال آتا ہے کہ شراب برائیوں کی جڑ ہے، اس لیے اس پر روک لگا دی گئی۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر ہوٹل اور چوک چوراہے پر دوگنی رقم میں شراب دستیاب ہے۔ حکومت کی مشنری کہیں نہ کہیں ان تمام کاموں میں مددگار ہے۔ کاغذ پر شراب کا کنٹرول عوام کی نظر میں یہ ثابت کرتا ہے کہ نتیش کمار نے صرف سیاسی شعبدہ بازی کی اور اس فیصلے سے اپنی امیج بدلنے کی کوشش کی۔ اس سے بھی اُن کے سیاسی وقار اور بازار بھاؤ میں گراوٹ آئی۔

گذشتہ کچھ برسوں سے نتیش کمار ذات برادری کی بنیاد پر مردم شماری کے لیے مرکزی حکومت پر دباؤ بنا رہے تھے۔ اس سے کافی پہلے یو۔ پی۔ اے۔ کے دور میں ہی لالو یادو اور ملایم سنگھ یادو کے ساتھ جنوبی ہندستان کی بہت ساری پارٹیوں نے مرکزی حکومت پر یہ دباؤ بنانے کی کوشش کی کہ مردم شماری میں برادری کے اعداد و شمار ظاہر کیے جائیں۔ یہ کام اب تک مرکزی حکومت نے نہیں کیا۔ جب نتیش کمار تجسوی یادو کے ساتھ حکومت میں آئے تو پھر خصوصی ریاست کا درجہ اور اسی کے ساتھ مردم شماری میں ذات برادری کی تفصیلات کا اندراج جیسے امور سامنے آئے۔ حکومتِ بہار نے تمام پارٹیوں کا وفد وزیر اعظم کے پاس بھیجا مگر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ آخر آخر حکومت بہار نے محدود پیمانے پر ہی سہی لیکن برادری کے اعتبار سے بہار بھر کی مردم شماری کرائی۔ اس مردم شماری کے فیصلے کے پیچھے نتیش کمار سے زیادہ نائب وزیر اعلا تجسوی یادو اور لالو یادو کی قوتِ ارادی تھی جسے طرح طرح کی رکاوٹوں کے باوجود کامیابی کی منزلوں تک پہنچایا جاسکے۔ اس مردم شماری کے اعداد و شمار خاصے چونکانے والے تھے اور آنا فانا Reservation کے دائرۂ کار میں تبدیلی لائی گئی اور تناسب بدلا۔

اسکول اساتذہ کے سلسلے سے نتیش کمار کی وزارتوں میں کم تنخواہیں اور ملازمت شرائط میں پیچیدگیاں بہت تھیں۔ اب ان کو دور کرانے کی ایک مہم سامنے آئی اور نائب وزیر اعلا تجسوی یادو نے اِن معاملات کو تیزی کے ساتھ انجام تک پہنچانے کی کوششیں کیں۔ ایوانِ حکومت میں تجسوی یادو نے ٹھیک کہا کہ ایک تھکے ہوئے وزیر اعلا سے انھوں نے التوا میں پڑے بہت سارے کام کرائے۔ ورنہ یہ سب کچھ پندرہ برس سے ٹال مٹول کی زد پر تھے۔ اسی طرح برادرانہ مردم شماری میں بھی نتیش کمار کے بجائے تجسوی یادو نے بڑھ کر اپنی سرگرمیاں دکھائی تھیں۔

گذشتہ حکومت میں ہی یہ پتا چلنے لگا تھا کہ نتیش کمار ذہنی طور سے ایک پختہ کام سیاست داں کے طور پر باقی نہیں ہیں۔ وہ حکمتِ عملی بناتے ہیں اور جسے جوڑ توڑ کی سیاست کہتے ہیں، اس کے مہرے اِدھر اُدھر کر کے اپنے لیے معقول جگہ تیار کر لیتے ہیں۔ مگر اب وہ کسی نئے کام کا آغاز کرنے کی صلاحیت سے دست بردار ہو چکے ہیں، اسی لیے اُن کی حیثیت گھٹتی جارہی ہے۔ ایوان میں گذشتہ دنوں اپنی نئی سرکار کے دفاع میں اُن کی تقریر سنتے ہوئے صاف صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اب کمان اُن کے ہاتھ میں نہیں ہے، جب کہ اُن کے مقابلے دونوں نائب وزیر اعلا یہ احساس دلانے میں کامیاب ہوئے کہ اب اُن کی پارٹی سارتھی ہے۔

ایک مہینے میں نتیش کمار اپنی کابینہ نہیں بنا سکے، اس سے آخر کیا ثابت ہوتا ہے۔ کیا انھیں دلّی کی ہری جھنڈی چاہیے اقلیت آبادی کا کوئی چہرا ان کی حکومت میں نہیں۔ آنے والے وقت میں اس بات کے مزید امکانات ہیں کہ کسی اقلیتی طبقے کے آدمی کو کوئی موثر عہدہ دیا جائے گا؟ اردو مشاورتی کمیٹی اور اردو اکادمی جیسے ادارے تو چھ برسوں سے یتیم کی طرح بغیر کسی کمیٹی کے چل رہے ہیں۔ انھیں زندہ در گور کر دیا گیا ہے۔ اب تو ان کی تشکیل نو کے لیے امت شاہ اور نریندر مودی سے اجازت لینی ہوگی۔ مطلب یہ کہ نتیش کمار وزیر اعلا کی کرسی پر بیٹھے ہوئے رفتہ رفتہ چھوٹے ہوتے جائیں گے اور ۲۰۲۴ء کے پارلیامنٹ انتخاب میں ان کی تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی جائے گی۔

شعبۂ اردو، کالج آف کامرس، آرٹس اینڈ سائنس، پٹنہ

safdarimamquadri@gmail.com

جب قدم ہی ساتھ نہ دیں تو مسافر کیا کرے

کسی زمانے میں کانگریس کی مقبولیت کا جادو توڑنے کے لئے حزب اختلاف کے سامنے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ کانگریس کے خلاف پڑنے والے ووٹوں کو ایک پارٹی میں جمع کریں۔ یہ وہ ترکیب ہے جس کے آگے ہر پارٹی بے بس ہو جاتی ہے کیونکہ کسی بھی پارٹی کو ملنے ووٹ پچاس فیصد بھی نہیں ہوتا اور خلاف پڑنے والا ووٹ پچاس فیصد سے زیادہ ہوتا ہے، اسی لئے جب خلاف پڑنے والا ایک جگہ جمع ہو جائے تو مقبول عام پارٹی کا سحر ختم ہو جاتا ہے، اور پھر یہی ہوا کہ کانگریس لوک سبھا میں ہار گئی اور حزب اختلاف کے متحدہ محاذ نے حکومت بنائی۔ یہ الگ بات ہے وہ حکومت اپنی مدت کار پوری نہ کر سکی اور ملک میں وسط مدتی الیکشن کرانا پڑا۔

آج کے تناظر میں دیکھیں تو ایسا لگتا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی اپنی شہرت اور مقبولیت کے بام عروج پر ہے۔ متعدد غلط اقدامات کے باوجود اس ہر پتہ اور ہر چال بالکل سٹیک بیٹھتی ہے جو حزب اختلاف کو مزید بے چین کر دیتی ہے۔ اسی بے چینی کے تحت بہار کے نتیش کمار کی کوششوں سے حزب اختلاف کا ایک متحدہ محاذ بنا جسے بعد میں "انڈیا" کا نام دیا گیا۔ بی جے پی کو ہرانے کے لیے اپوزیشن جماعتوں کا پٹنہ میں اجلاس منعقد ہوا تھا اور پھر اس کے بعد بنگلور اور ممبئی میں اس کے اجلاس ہوئے تو ایسا لگ رہا تھا کہ یہ اتحاد ایک بہت بڑی شکل لینے والا اور اس کے بطن سے ملک میں ایک بڑا سیاسی انقلاب جنم لینے والا ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ رکاوٹیں کھڑی ہوتی گئیں یا کی جاتی گئیں اور بالآخر نتیش کمار اپنی فطرت کے مطابق اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ وشواس گھات کر کے ایک بار پھر این ڈی اے میں چلے گئے۔ ان کے اس قدم سے اپوزیشن اتحاد کو یقیناً ایک زبردست دھچکہ لگا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ اب یہ اتحاد اس سے نبرد آزما نہیں ہو پائے گا۔ نتیش کا الگ ہونا انڈیا کے لئے ایک بڑا جھٹکا تھا۔ انھیں لوگوں نے اور ان کے ساتھیوں نے بھی برا بھلا کہا لیکن سیاست میں میں اپنا مفاد مقدم رکھا جاتا ہے، چنانچہ نتیش پر کوئی اثر نہیں پڑا پھر یہ بھی ہوا کہ بنگال کی قدآور نیتا ممتا بنرجی نے بھی انڈیا کا ساتھ چھوڑ دیا اور بنگال مین اکیلے الیکشن لڑنے کا اعلان کر دیا۔ ایسے میں لوگوں کی نگاہیں اتر پردیش میں سماج وادی اور کانگریس کے اتحاد پر ٹک گئیں۔ خبریں کچھ ایسی آرہی تھیں کہ یہاں بھی یہ اتحاد ٹوٹ جائے گا۔ لیکن پھر اتر پردیش میں اتحاد اور سیٹوں پر سمجھوتہ ہو جانے کی خبریں سامنے آئیں جن سے بھاجپا سے اختلاف رکھنے والوں مین ایک مسرت کی لہر دیکھی گئی۔

یہ خبر یقیناً مسرت و شادمانی کی ہے اور داد دینی پڑے گی کانگریس کے رہنماؤں اور بالخصوص اعلیٰ رہنماؤں جیسے کہ سونیا گاندھی، ملک ارجن کھڑگے، راہل گاندھی، پرینکا گاندھی وغیرہ کو کہ ان کی جانب سے ان برعکس بیانات پر کوئی برعکس ردعمل ظاہر نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کی جانب سے مصالحانہ بیانات ہی آتے رہے۔ انھوں نے جس سنجیدگی اور ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کیا اس نے حالات کو سنبھالنے میں بڑی مدد دی جس کی وجہ سے دوسری پارٹیوں کے رہنماؤں کے بیانات کی تلخی کم ہوئی اور آخرکار دہلی، اتر پردیش، ہریانہ، چنڈی گڑھ، گجرات اور گوا وغیرہ میں انڈیا اتحاد نے کامیابی کے پرچم گاڑ دیے۔ کانگریس کا سماجوادی پارٹی اور عام آدمی پارٹی کے ساتھ نشستوں پر اتحاد اور مغربی بنگال اور مہاراشٹر میں عنقریب اتحاد کے امکانات جس طرح روشن ہوئے ہیں اسے اس اتحاد کی کامیابی ہی قرار دیا جائے گا۔ خبریں اب ایسی بھی آرہی ہیں کہ مغربی بنگال میں جلد ہی اتحاد کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اسی طرح اتر پردیش میں بھی مخالفانہ ہواؤں کے باوجود اکھلیش یادو سے اتحاد ہو گیا۔ مبصرین اور تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر یوپی کی بعض اور جماعتیں اس اتحاد میں شامل ہو جائیں گی۔ کہا تو یہ بھی جارہا ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ اور بی ایس پی سپریمو محترمہ مایاوتی بھی اتحاد میں شمولیت چاہتی ہیں لیکن وہ حکومت کی ایجنسیوں سے خائف ہیں اسی لیے ابھی کوئی فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں نظر نہیں آرہی ہیں، ایک خیال یہ بھی ہے کہ مایاوتی بھاجپا سے ہاتھ ملا کر انتخابی میدان میں ارسکتی ہیں۔ حالانکہ وہ تن تنہا الیکشن لڑنے کا اعلان بھی کر رہی ہیں۔ بہار میں اگرچہ نتیش کمار بی جے پی کے ساتھ چلے گئے ہیں مگر اب بھی بہار میں کانگریس اور آر جے ڈی کے علاوہ بائیں بازو کی جماعتیں بھی اتحاد میں شامل ہیں۔ اور پھر پوری ریاست میں عوام کے درمیان نتیش کمار کے خلاف زبردست غم و غصہ بھی دیکھا جارہا ہے۔ جس کے بارے میں یقین کیا جارہا ہے کہ یہ غصہ الیکشن میں نتیش کے خلاف پھوٹے گا۔ بہار کے لوگ نتیش کمار کو سبق سکھانے کے موڈ میں ہیں۔ اس کا اندازہ آر جے ڈی رہنما اور سابق نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو کے جلسوں میں امڈی بھیڑ سے لگایا جاسکتا ہے۔

مہاراشٹرا میں راہل گاندھی نے گزشتہ دنوں شرد پوار اور اودھو ٹھاکرے کے ساتھ بذریعہ فون ایک گھنٹے تک بات کی اور نشستوں پر اتحاد کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ جنوبی ریاستوں میں بی جے پی کی حالت شمالی ہند کے مقابلہ نہایت پتلی ہے۔ وہاں رام مندر کا بھی کوئی اثر نہیں ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اگر حکومت اپوزیشن لیڈروں کے خلاف سرکاری ایجنسیوں کا استعمال بند کر دے اور الیکشن کے لیے صاف ستھرا اور دباؤ سے پاک ماحول بنائے تو ملک کا سیاسی نقشہ پلٹ جائے گا۔ کئی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ حکومت نے کلیدی منصبوں پر بی جے پی کے لوگوں کو بٹھا رکھا ہے جو اس کے ایجنڈے کو پورا کرنے میں معاونت کر رہے ہیں۔ اگر وہ لوگ وہاں سے ہٹ جائیں تو ماحول بدل جائے گا۔

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

اقبال کی نظم 'مسجد قرطبہ' ایک اجمالی جائزہ

ڈاکٹر جہاں آرا سلیم

مسجد قرطبہ پر بات کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی تاریخی حیثیت اہمیت پر روشنی ڈالی جائے۔ قرطبہ وسطی ہسپانیہ کا ایک قدیم شہر ہے۔ جس کا آج یوروپی نام Cardova ہے۔ مسلمانوں کے دور حکومت میں عبدالرحمن اول نے اس شہر کو دوبارہ نئے انداز میں بسایا تھا۔ یہ ہسپانیہ کے دریا کے دونوں جانب بسایا گیا ہے۔ یہ میلوں کے رقبے میں آباد ہے۔ یہاں پر الزہرا نام کا ایک وسیع و عریض محل بھی ہے۔ پارک، باغ، اسپتال مدرسے بھی بنائے گئے تھے۔ یہاں ایک شاندار مسجد کی بھی تعمیر کی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد قرطبہ رکھا گیا۔ اس مسجد کی تعمیر میں بادشاہ عبدالرحمن نے مزدور بن کر کام بھی کیا۔ یہ اس کی اپنے رب سے عشق کی انتہا تھی۔ یہ مسجد عربوں کے فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتی ہے۔ ہسپانیہ ایک مدت تک مسلم تہذیب و تمدن کا مرکز رہا ہے۔

'سلسلۂ روز و شب نقش گر حادثات' یعنی زمانہ پیدا ہونے پر مرنے والی چیزوں کے نقش تیار کرتا ہے۔ مسلمانوں کا سنہری دور ختم ہوا تو 1336 عیسوی میں مسجد عیسائیوں کے قبضے میں آگئی۔ اس کی اپنی حیثیت ختم ہوگئی۔ مسجد گرجا گھر میں تبدیل ہوگئی۔ مسجد کی خوبصورت نشانیوں کو بھی نقصان پہونچایا گیا۔

اقبال 1932 عیسوی میں تیسری گول میز کانفرنس کے لئے جب لندن گئے تو وہاں سے وہ پیرس اور اس کے بعد فرانس ہسپانیہ گھومنے کے لئے گئے۔ ہسپانیہ میں وہ مسجد قرطبہ بھی دیکھنے کے لئے گئے جس کا پرانا جاہ و جلال گو کہ باقی نہیں رہ گیا تھا جس کی بنیاد عبدالرحمن اول نے رکھی تھی۔ بنوامیہ کا وہ دور تھا۔ 711 عیسوی میں مسلمانوں کا یورپ، فرانس، بلوچستان تک ایک ہی خلیفہ کا حکم چلتا تھا۔ بعد میں اس مسجد میں عبدالرحمن کے جانشینوں نے مختلف اضافے کروائے تھے۔ آخری اضافہ ابی عامر المنصور نے کیا تھا۔ گرچہ وہ وزیر تھا لیکن مختار کل کی حیثیت اس کو حاصل تھی جیسا کہ تاریخ کے حوالے سے پتہ چلتا ہے۔ اس مسجد میں ایک ہزار چار سو سترہ ستون تھے جن کی چمک کا یہ عالم تھا کہ اس میں کوئی انسان اپنا عکس دیکھ سکتا تھا۔ بے حساب دروازے تھے اور محرابوں پر قرآنی آیات کندہ تھیں۔ دروازوں پر بے حد خوبصورت لکڑی کی نقاشی کی گئی تھی۔ چوٹی پر چاندی اور سونے کے سیب نما گولے نصب تھے۔ سورج کی شعاعیں پاکر وہ چمک اٹھتے۔ ان کی چمک میلوں تک دکھائی دیتی تھی۔ مسجد میں روشنی کے لئے بلوری گلاس، جھاڑ فانوس آویزاں تھے۔ غرض مسجد کیا تھی عجوبہ روزگار تھی۔ بڑے بڑے علما نے اس میں تعلیم حاصل کی تھی اور اس میں درس بھی دیتے تھے۔ اقبال نے اس مسجد کو تباہی و بربادی کے تقریبا ساڑھے پانچ سو سال بعد دیکھا تھا۔ دیکھ کر ان کے دل پر جو اثرات مرتسم ہوئے ان کا نقشہ نظم میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ جس یورپ نے علمی روشنی ہسپانیہ کے مسلمانوں سے حاصل کی تھی، اسی یورپ نے قرطبہ کی مسجد میں اذان دینے کی ممانعت کردی تھی۔ صدیوں سے وہاں اذان نہیں دی گئی تھی۔ یہ جان کر اقبال کے دل کو بہت صدمہ پہنچا۔ انھوں نے مسجد میں قدم رکھا تو دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد پڑھنا چاہا لیکن گارڈ نے انھیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ بہت گزارش پر اس نے کہا ٹھیک ہے بڑے پادری سے پوچھ لوں اور وہ پوچھنے گیا تھا کہ اقبال نے نفل ادا کرلی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ مسجد کا پادری اقبال کا دوست نکلا۔ اس نے ایک کمرے میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ اقبال نے بند کمرے میں اذان دی اور نماز پڑھی۔ سچ کیا ہے یہ تو اقبال جانیں یا تو خدا جانے۔ بہر حال اقبال کی فکر ایک نیا سوال اٹھاتی ہے۔ یہ سوال اسلام کے حوالے سے ہے............ وہ زمانہ کب آئے گا؟ وہ عشق کرنے والے لوگ کب ظاہر ہوں گے جو اپنے شاندار ماضی کو دوبارہ واپس لا سکیں گے۔ یہاں اقبال پریشان ہوتے نظر آتے ہیں۔ ان کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا بھر میں انقلابات آرہے ہیں۔ مسولینی، مارٹن لوتھر، کارل مارکس جیسے لوگ اپنی قوموں کے لئے انقلاب لا رہے ہیں۔ مسلمانوں میں کب انقلاب آئے گا۔ ملت اسلامیہ کا سنہرا اور روشن دور کب واپس آئے گا۔

فنی خوبیاں: یہ نظم ترکیب بند میں لکھی گئی ہے۔ ہر بند کی تعداد سات ہے اور اس کے آٹھ بند ہیں۔ اس نظم کو پڑھتے ہوئے ہمارے دلوں میں بھی جاہ و جلال روشن ہوتا ہے۔

جامعیت اور بلاغت : ہر بند میں جامعیت اور بلاغت نظر آتی ہے۔ بات کو اختصار کے ساتھ مثل کوزہ میں دریا کے پیش کیا گیا ہے۔ یہ اقبال کا کمال ہے۔ نظریہ فن، نظریہ عشق، زمان و مکاں، مسلمانوں کی عظمت اور یورپ پر مسلمانوں کے احسانات سب نظر آتے ہیں۔ شعر ملاحظہ فرمائیں:

عشق دم جبرئیل عشق دل مصطفیٰ
عشق خدا کا رسول عشق خدا کا کلام

نظم میں فارسیت کا اثر بھی نظر آتا ہے۔ عربی شعر کے اثرات بھی نمایاں ہیں۔ مسجد کے ستون دیکھ کر کسی صحرا میں لگے کھجور کے درخت نظر آتے ہیں۔ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

بوئے یمن آج بھی اس کی ہواؤں میں ہے
رنگ حجاز آج بھی اس کی نواؤں میں ہے

تکرار : نظم میں جگہ جگہ تکرار بھی نظر آتی ہے۔ اس تکرار کی وجہ سے نغمگی پیدا ہوتی ہے۔ اشعار میں جگہ جگہ محاکات نظر آتے ہیں۔ جیسے تمام مناظر بصورت تصویر سامنے ہوں۔ شعر دیکھیں۔

نرم دم گفتگو گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز

صوتی آہنگ : اس نظم میں صوتی آہنگ بہت خوب ہے۔ شعر دیکھیں۔

اول و آخر فنا باطن و ظاہر فنا
نقش کہن ہو کہ نو منزل آخر فنا

صنعتوں کا استعمال: نظم میں بہت سی صنعتوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں کارکشا کارساز

مسجد قرطبہ میں بڑے ہی باریک تصورات اور لطیف افکار پیش کئے گئے ہیں۔ خوبصورت تشبیہیں بھی ملتی ہے اور خوبصورت استعارے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ شعر دیکھیں۔

سلسلۂ روز و شب کار ہریر دو رنگ
جس سے بناتی ہے ذات اپنی قبائے صفات
سلسلۂ روز و شب نقش گر حادثات
سلسلۂ روز و شب اصل حیات و ممات

مذکورہ بالا بند سے نظم کی شروعات ہوتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ کائنات کی ہر شئے زمانے کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ یعنی رات اور دن کا سلسلہ ہی زندگی اور موت کی اصل ہے۔ مراد یہ ہے کہ چیزوں کا پیدا ہونا اور ختم ہونا ہی زندگی ہے۔ مراد یہ کہ اس دنیا کا سارا سلسلہ ناپائیدار ہے۔ یہاں کی ہر شئے فانی ہے۔ دوسرے بند میں عشق کی خصوصیات بتائی گئی ہیں۔ مراد یہ کہ عشق ہی خدا کا کلام ہے۔

تیسرے بند میں مسجد سے خطاب ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کی بنیاد عشق پر رکھی گئی تھی اور یہ عشق اللہ سے تھا۔

چوتھے بند میں مسجد کی شان و شوکت کا ذکر ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ تیرے حسن و جمال کو دیکھ کر مرد خدا کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ وہ بھی تیری طرح اپنے اوصاف میں صاحب حسن اور شان و شوکت والا ہے۔

پانچویں بند میں مرد مومن کا تصور پیش کیا گیا۔

چھٹے بند میں عربوں کی فتوحات اور عظمت کا بیان ہے۔

ساتویں بند میں جرمنی، فرانس، اٹلی کے انقلابات کا ذکر ہے اور یہ کہ ملت اسلامیہ کے دلوں میں بھی انقلاب کی لہر اٹھ رہی ہے۔ دیکھنا ہوگا کیا رنگ لاتی ہے۔

آٹھویں بند میں اقبال اس وقت کا منظر پیش کررہے ہیں جس وقت میں انھوں نے قرطبہ کی زمین پر یہ نظم کہی تھی۔ خوبصورت مناظر کو دکھا کر وہ ایک بہت پرامید پیغام دے رہے ہیں۔ یہ کہ نیا دور آنے والا ہے۔ زندگی میں انقلاب آنا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جس زندگی میں انقلاب نہیں وہ مردے کے مانند ہے۔ اس لئے زندگی میں انقلابات آتے رہنے چاہئیں۔ شعر ملاحظہ فرمائیں۔

جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ زندگی
روح امم کی حیات کشمکش انقلاب
صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

نظم کا آخری شعر پوری نظم کی جان ہے۔ قوموں کی ترقی دو باتوں پر موقوف ہے۔ ایک یہ کہ نصب العین ہو۔ دوسرے یہ کہ اس نصب العین کا جذبہ منزل عشق پر پہنچ جاتا ہو۔ مجھے نظم مسجد قرطبہ سورۂ عصر کا فیضان معلوم ہوتی ہے۔ سورۂ عصر کہتی ہے کہ قسم ہے زمانے کی بیشک وہی انسان کامیاب ہے جس میں یہ چار خوبیاں ہوں۔ ۱۔ عقیدہ درست ہو۔ ۲۔ عمل سنت کے مطابق ہو۔ ۳۔ صحیح عقیدہ ہو اور مسنون عمل کی دعوت دیتا ہو۔ ۴۔ اس کام میں اگر کوئی تکلیف پیش آئے یا مشکل اٹھانی پڑے تو خندہ پیشانی سے صبر کرے۔

یہی سب کچھ اقبال نے بھی اپنی نظم کے ذریعہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ ایک مفکر کی حیثیت سے نہ کہ خطیب بن کر۔

اس طرح فنی اور فکری ہر اعتبار سے اقبال کی نظم ایک کامیاب اور شاہکار نظم ہے۔ اس میں انھوں نے اپنے فلسفہ حیات نیز شاعری کو جو حسین اور دلکش جامہ عطا کیا ہے وہ عدیم المثال ہے۔ اقبال جہاں ایک عظیم مفکر اور حکیم ہیں وہیں ایک انقلابی شاعر بھی ہیں۔ ان کے انقلاب کی نوعیت عام اردو شعراء سے قطعاً جداگانہ ہے۔

7905845518

غزلیں

ساحر لدھیانوی

یہ زلف اگر کھل کے بکھر جائے تو اچھا
اس رات کی تقدیر سنور جائے تو اچھا
جس طرح سے تھوڑی سی ترے ساتھ کٹی ہے
باقی بھی اسی طرح گزر جائے تو اچھا
دنیا کی نگاہوں میں بھلا کیا ہے برا کیا
یہ بوجھ اگر دل سے اتر جائے تو اچھا
ویسے تو تمہیں نے مجھے برباد کیا ہے
الزام کسی اور کے سر جائے تو اچھا

☆☆☆☆

احمد فراز

اس سے پہلے کہ بے وفا ہو جائیں
کیوں نہ اے دوست ہم جدا ہو جائیں
تو بھی ہیرے سے بن گیا پتھر
ہم بھی کل جانے کیا سے کیا ہو جائیں
تو کہ یکتا تھا بے شمار ہوا
ہم بھی ٹوٹیں تو جا بجا ہو جائیں
ہم بھی مجبوریوں کا عذر کریں
پھر کہیں اور مبتلا ہو جائیں
ہم اگر منزلیں نہ بن پائے
منزلوں تک کا راستا ہو جائیں
دیر سے سوچ میں ہیں پروانے
راکھ ہو جائیں یا ہوا ہو جائیں
عشق بھی کھیل ہے نصیبوں کا
خاک ہو جائیں کیمیا ہو جائیں
اب کے گر تو ملے تو ہم تجھ سے
ایسے لپٹیں تری قبا ہو جائیں
بندگی ہم نے چھوڑ دی ہے فرازؔ
کیا کریں لوگ جب خدا ہو جائیں

☆☆☆☆

حلیم صابر "دبستان نعت: کامیابی کے ہفت آسمان پر" کے آئینے میں

علی شاہد دلکش

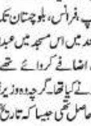

'دبستان نعت' فروغ حمد و نعت کا کتابی سلسلہ ہے، جو دراصل نعت ریسرچ سینٹر، انڈیا کا سالنامہ ہے۔ عمدہ ادب اور صحت مند علم والا یہ ایک بین القوامی سالانہ مجلہ ہے۔ اس کے مدیر محترم ڈاکٹر سراج احمد قادری ہیں۔ مجلہ 'دبستان نعت' گزشتہ سات سالوں سے سلسلہ وار اترپردیش کے خلیل آباد سے شائع ہوتا آرہا ہے۔ اس کے نگراں سید صبیح رحمانی بانی و موسس، نعت ریسرچ سینٹر انٹرنیشنل، کراچی اور فیروز احمد سیفی - نیو یارک ہیں۔ اس کے مجلس مشاورت میں مشاہیر ادب کی شمولیت بھی مشمولات کو خوب سے خوب تر کرنے میں نظر استحسان کیے ہوئے ہے۔ نتیجتاً 'دبستان نعت' ایک علمی۔ ادبی، دینی، پرمغز و معیاری معلومات کا ذخیرہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے قارئین کی خاصی تعداد ہندوستان کے علاوہ برصغیر کے تمام ممالک سمیت خلیج ممالک میں محبان زبان و ادب نیز حمدیہ و نعتیہ شاعری کے دلدادہ کی شکل میں موجود ہیں۔ موقر روزنامہ اخبار مشرق - کولکاتا ایڈیشن کے بروز اتوار، 15 / اپریل 2023 کے شمارے میں صفحہ نمبر 6 پر گوشۂ ادب' میں کہنہ مشق شاعر اور استاذ الشعرا حلیم صابر صاحب کا مضمون بہ عنوان "دبستان نعت : کامیابی کے ہفت آسمان پر" باصرہ نواز ہوا۔ روزے کی حالت میں عصر سے قبل آرام کرنے کی غرض سے خود کو بستر کی سلوٹوں کے حوالے کرتے ہوئے محض سرسری طور پر سرخیوں کو دیکھنے کی غرض سے مخصوص اخبار کی ورق گردانی کرنا چاہ رہا تھا۔ مگر جیسے ہی متذکرہ عنوان پر نظریں پڑیں۔ دل نے باور کیا کہ اس مضمون کو ابھی ہی مکمل پڑھ لیا جائے اور بقیہ مواد صفحات بعد میں..... ! محترم حلیم صابر صاحب کے متقصد الذکر مضمون کو پڑھنا شروع کیا۔ حلیم صابر صاحب نے 'دبستان نعت' کے شمارہ نمبر 7 (جنوری تا دسمبر 2022) پر خوب خامہ فرسائی کی ہے۔ مضمون بے انتہا پسند ہونے کے باعث خاکسار مطالعہ میں اس قدر منہمک ہوگیا کہ مضمون کب شروع ہوا اور کب ختم، اس کا خیال ہی نہیں رہا۔ خوش قسمتی کہ انتہائی اچھے تبصرے کے ساتھ بڑا اچھا مضمون پڑھنے کو ملا۔ کتابی سلسلہ 'دبستان نعت' کے گزشتہ تا موجود شمارے کی ضخامت نیز تعداد صفحات کے ساتھ معیار کا بھی علم ہوا۔ تاریخی پس منظر میں بھی کچھ باتوں سے میرے علم میں اضافہ ہوا۔ دل شاد ہوا کہ آج بھی مسلم شاعروں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم شعراء نعت نبی لکھ رہے ہیں۔ سونے پہ سہاگہ حبیب خدا کی محبت میں سرشار چند غیر مسلم شعراء کرام کے تذکرے سے آشنا ہوا۔ محترم سادھو رام سہارنپوری اور کرشن بہاری نور کے نعتیہ اشعار بھی پڑھنے کو ملے۔ پڑھ کر سرور عشق سی کیفیت طاری ہوئی۔ مزید برآں عیاں ہوا کہ صاحب دیوان شاعر حلیم صابر صاحب نے ضخیم 'دبستان نعت' کا دل جمعی سے مکمل مطالعہ کیا ہے اور دیانت داری و ایمانداری کے ساتھ مضمون رقم کیا ہے۔ ناقابل فراموش ادبی کارنامہ کئی جلدوں پر مشتمل "شعرائے بنگالہ" کے خالق، بسیار نویس ڈاکٹر الف انصاری کا مضمون "مٹیا برج (کلکتہ) میں نعتیہ قصیدہ نگاری" کا مضمون بہ حوالہ نعتیہ قصائد کا تاریخی و روایتی پس منظر واقعی الگ معنویت اور اہمیت کا حامل ہے۔ نعتیہ قصائد نگاری نعتیہ شاعری سے ذرا مختلف اور الگ ہے۔ کیونکہ یہ منظومات طوالت طلب کے ساتھ تشبیب و گریز، مدح اور مطلع ثانی کی متقاضی ہوتی ہے۔ اس سخن میں طبع آزمائی کے لیے کہنہ مشق اور ماہر فن شعرا ہی نظر آتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کہا جاتا ہے کہ یہ عام شاعروں کے بس کا روگ نہیں۔ اثنائے دیگر ہے کہ بنگال کے علاوہ دیگر صوبوں میں یہ روایت نظر بھی نہیں آتی۔ حقیقی معنوں میں اس اہم موضوع شعر و سخن پر طبع منظومات خوب وقت طلب ادبی اور تحقیقی کام ہے۔ محترم حلیم صابر نے ساتھ ہی ساتھ نعتیہ شاعری کے تعلق سے صاحب کتاب شاعر، مترجم اور ادیب عظیم انصاری کے تحقیقی کاز (جو وقت طلب اور کٹھن ادبی کاز ہے) کا تذکرہ احسن طریقے سے کیا۔ بنگال کے نعتیہ ادبی منظرنامے کے پیش نظر عظیم صاحب کا مضمون بہ عنوان "نعت گوئی: روایت اور فنی ارتقاء" کا ذکر یوں کیا کہ ارض بنگالہ میں اردو زبان و ادب کے حوالے سے یہ ایک بڑا تاریخی و ادبی کاز ہے۔ عظیم صاحب کی تحقیقی کد و کاوشوں کے توسط سے دبستان ادب بنگالہ کے 75 نعت گو شعراء، جن کے نعتیہ مجموعے شائع ہوئے ہیں، انھیں پہلی بار دبستان نعت کے حوالے سے دنیائے اردو ادب میں متعارف کرانے کا فریضہ عظیم انصاری نے ادا کیا ہے۔ حلیم صابر صاحب نے مزید انکشاف کیا کہ عظیم انصاری نعتیہ ادب کی نسبت سے بڑا تحقیقی فریضہ بھی انجام دے رہے ہیں، جس سے نعتیہ ادب کا پورا منظرنامہ واضح ہوکر سامنے آجائے گا۔ صاحب دیوان شاعر محترم حلیم صابر کے مضمون سے صاف ہوتا ہے کہ موصوف صرف قدآور ہی نہیں بلکہ ایک سلجھے ہوئے ایماندار شاعر و ادیب ہیں۔ موصوف بڑے انکسار بھی ہیں۔ انھوں نے کہیں یہ ذکر نہیں کیا کہ اس بین القوامی / عالمی جریدے میں مغربی بنگال (بھارت) سے صرف دو ادیبوں ڈاکٹر الف انصاری اور عظیم انصاری کی تحقیقی تحاریر / مقالات کے علاوہ بذات خود حلیم صابر صاحب کا تجزیاتی مضمون بہ عنوان "فروغ حمد و نعت کا کتابی سلسلہ 'دبستان نعت' کی پیش کش" صفحہ نمبر 477 پر شامل کتاب ہے۔ رب العالمین اپنے حبیب کے صدقے ایسی ادبی شخصیات کو تا دیر سلامت رکھے تا کہ بغیر غیر دیانت داری اور بغیر منافقت ادب کے اردو زبان و ادب کے فروغ کو تا دیر تازہ دم رکھا جا سکے۔ آمین

'دبستان نعت' فروغ حمد و نعت کا کتابی سلسلہ ہے، جو دراصل نعت ریسرچ سینٹر، انڈیا کا سالنامہ ہے۔ عمدہ ادب اور صحت مند علم والا یہ ایک بین القوامی سالانہ مجلہ ہے۔ اس کے مدیر محترم ڈاکٹر سراج احمد قادری ہیں۔ مجلہ 'دبستان نعت' گزشتہ سات سالوں سے سلسلہ وار اترپردیش کے خلیل آباد سے شائع ہوتا آرہا ہے۔ اس کے نگراں سید صبیح رحمانی بانی و مؤسس، نعت ریسرچ سینٹر انٹرنیشنل، کراچی اور فیروز احمد سیفی - نیو یارک ہیں۔ اس کے مجلس مشاورت میں مشاہیر ادب کی شمولیت بھی مشمولات کو خوب سے خوب تر کرنے میں نظر استحسان کیے ہوئے ہے۔ نتیجتاً 'دبستان نعت' ایک علمی۔ ادبی، دینی، پرمغز و معیاری معلومات کا ذخیرہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے قارئین کی خاصی تعداد ہندوستان کے علاوہ برصغیر کے تمام ممالک سمیت خلیج ممالک میں محبان زبان و ادب نیز حمدیہ و نعتیہ شاعری کے دلدادہ کی شکل میں موجود ہیں۔

کوچ بہار گورنمنٹ انجینئرنگ کالج،
رابطہ: 8820239345

طنزومزاح

مس چڑیا کی کہانی

خواجہ حسن نظامی

ایک چڑے چڑیا نے نئی روشنی کی ایک اونچی کوٹھی میں اپنا گھونسلا بنایا تھا۔ اس کوٹھی میں ایک مسلمان رہتے تھے جو ولایت سے بیرسٹری پاس کر کے اور ایک میم کو ساتھ لے کر آئے تھے۔ ان کی بیرسٹری کچھ چلتی نہ تھی۔ مگر گھر کے امیر زمیندار تھے۔ گزارہ خوبی سے ہوا جاتا تھا۔ ولایت سے آنے کے بعد خدا نے ان کو ایک لڑکی بھی عنایت کی تھی جو ماشاء اللہ چلتی پھرتی تھی اور باپ کی طرف سے مسلمان اور ماں کی طرف سے مس بابا تھی۔

چڑے چڑیا نے کھپریل کے اندر ایک سوراخ میں گھر بنایا۔ تنکوں اور سوت کا فرش بچھایا۔ یہ سوت پڑوس کی ایک بڑھیا کے گھر سے چڑیا لائی تھی۔ وہ بچاری چرخا کاتا کرتی تھی۔ الجھا ہوا سوت پھینک دیتی، تو چڑیا اٹھا لاتی اور اپنے گھر میں اس کو بچھا دیتی۔

خدا کی قدرت ایک دن انڈا پھسل کر گر پڑا اور ٹوٹ گیا۔ ایک ہی باقی رہا۔ چڑے چڑیا کو اس انڈے کا بڑا صدمہ ہوا، جس دن انڈا گرا ہے تو چڑیا گھونسلے میں تھی۔ چڑا باہر دانہ چگنے گیا ہوا تھا۔ وہ گھر میں آیا تو چڑیا کو چپ چپ اور مغموم دیکھ کر سمجھا میرے دیر میں آنے کے سبب خفا ہوگئی ہے۔

لگا پھدک پھدک کر چوں چوں، چیں، چڑچوں، چڑچوں، چیں چڑچوں، چوں، چڑچوں چڑچوں، چوں کرنے۔ کبھی چونچ مار کر گدگدی کرتا، کبھی خود اپنے پروں کو پھیلاتا، مٹکتا، ناچتا اور چڑیا کی چونچ پر اپنی چونچ محبت سے رکھتا، مگر چڑیا اسی طرح پھولی ابھری خاموش بیٹھی رہی۔ اس نے مرد ذات کی خوشامد کا کچھ بھی جواب نہ دیا۔ چڑا سمجھا بہت ہی خفگی ہے۔ مزاج حد سے زیادہ بگڑ گیا ہے۔ خوشامد سے کام نہ چلے گا۔ مجھ مرد کی کتنی بڑی توہین ہے کہ اتنی دیر خوشامد درآمد کی بیگم صاحبہ نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ یہ خیال کر کے چڑا بھی منہ پھیر کر بیٹھ گیا اور چڑیا سے بے رخ ہوکر نیچے بیرسٹر صاحب کو جھانکنے لگا جو اپنی لیڈی کے سامنے آرام کرسی پر لیٹے تھے اور ہنسی مذاق کررہے تھے۔ چڑے نے خیال کیا یہ آدمی کیسے خوش نصیب ہیں۔ دونوں کا جوڑا خوش و بشاش زندگی کاٹ رہا ہے۔ ایک میں بدنصیب ہوں۔ سویرے کا گیا دانہ چگ کر اب گھر میں گھسا ہوں، مگر چڑیا صاحبہ کا مزاج ٹھکانے میں نہیں ہے کاش میں چڑا نہ ہوتا اور کم سے کم آدمی بنایا جاتا۔

چڑا اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ چڑیا نے غمناک آواز نکالی 'چوں' چڑے نے جلدی سے مڑ کر چڑیا کو دیکھا اور کہا چوں چوں چڑچوں چوں، کیا ہے؟ آج تم ایسی چپ کیوں ہو؟ چڑیا بولی انڈا گر کے ٹوٹ گیا۔

انڈے کی خبر سے پہلے تو چڑے کو ذرا رنج ہوا، مگر اس نے صدمہ کو دبا کر کہا، تم کہاں چلی گئیں تھیں۔ انڈا کیوں گر گر پڑا۔ چڑیا نے کہا، میں اڑ کر ذرا چمن کی ہوا کھاتے چلی تھی پیچھے کے صدمہ سے انڈا پھسل گیا۔

یہ بیان سن کر چڑا آپے سے باہر ہوگیا۔ اس کے مردانہ جوش میں طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کڑک دار گرجتی ہوئی چوں چوں میں کہا، پھوہڑ، بدسلیقہ، بے تمیز تو کیوں اڑی تھی۔ تجھ کو چمن کی ہوا کے بغیر کیا ہوا جاتا تھا۔ کیا تو بھی اس گوری عورت کی خصلت سیکھتی ہے جو گھر کا کام نوکروں پر چھوڑ کر ہوا خوری کرتی پھرتی ہے۔ تو ایک چڑیا ہے۔ تیرا کوئی حق نہیں ہے کہ بغیر میری مرضی کے باہر نکلے۔ تجھ کو میرے ساتھ اڑنے اور ہوا خوری کرنے کا حق ہے۔ آج کل تو انڈوں کی نوکر تھی۔ تجھے یہاں سے ہلنے کا اختیار نہ تھا۔ تو نے میرے ایک انڈے کا نقصان کرکے اتنا بڑا قصور کیا ہے کہ اس کا بدلہ کچھ نہیں ہوسکتا۔ تو نے میرے بچے کو جان بوجھ کر مار ڈالا۔ تو نے خدا کی امانت کی قدر نہ کی جو اس نے ہم کو نسل بڑھانے کی خاطر دی تھی۔ میں تو پہلے دن منع کرتا تھا کہ اری کمبخت اس کوٹھی میں گھونسلہ نہ بنا۔ ایسا نہ ہو ان لوگوں کا اثر ہم پر بھی پڑ جائے۔ ہم بیچارے پرانے زمانے کے دیسی چڑے ہیں۔ خدا ہم کو نئے زمانے کے چڑیا چڑے سے بھی بچائے رکھے کیوں کہ پھر گھر کے رہتے ہیں نہ گھاٹ کے، مگر تو نہ مانی اور کوٹھی میں رہوں گی۔ کوٹھی میں گھر بناؤں گی۔ یہ کہہ کر میرا ناک میں دم کر دیا۔ اب لا میرا بچہ لا۔ میں تجھ سے لوں گا۔ نہیں تو تمہارے ٹھونگوں کے کچلا بنادوں گا۔ بڑی صاحب نکلیں تھیں ہوا کھانے اب بتاؤں تجھ کو ہوا کھانے کا مزہ۔

چڑیا پہلے تو اپنے غم میں چپ چاپ چڑے کی باتیں سنتی رہی، لیکن جب چڑا حد سے بڑھا۔ تو اس نے زبان کھولی اور کہا، بس بس، سن لیا، بگڑ چکے، زبان کورو کو۔ انڈے بچے پالنے کا مجھی پر ٹھیکہ نہیں ہے تم بھی برابر کے شریک ہو۔ سویرے کے گئے گئے یہ وقت آگیا۔ خبر نہیں اپنی کس سنگی کے ساتھ گل چھرے اڑاتے پھرتے ہوں گے۔ دوپہر میں گھر کے اندر گھسے ہیں اور آئے تو مزاج دکھاتے آئے۔ انڈا گر پڑا۔ مرے پنجے کی نوک سے میں کیا کروں۔ میں کیا انڈوں کی خاطر اپنی جوان جہان جان کو گھن لگالوں۔ دو گھڑی باہر کی ہوا بھی نہ کھاؤں۔ صبح سے یہ وقت آیا۔ ایک دانہ حلق سے نیچے نہیں گیا۔ تم نے پھوٹے منہ سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے کچھ تھوڑا کچھ نگلا یا مزاج ہی دکھانا آتا ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ اکیلی چڑیا پہ سب بوجھ تھا۔ اب آزادی اور برابری کا وقت ہے۔ آدھا کام تم کرو آدھا میں کروں۔ دیکھتے نہیں میم صاحبہ کو وہ تو کچھ بھی کام نہیں کرتیں۔ صاحب کو سارا کام کرنا پڑتا ہے اور بچہ کو آیا کھلاتی ہے۔ تم نے ایک آیا رکھی ہوتی میں تمہارے انڈے بچوں کی آیا نہیں ہوں۔

چڑا چڑیا کی اس تقریر سے چراغ پا ہوگیا اور کچھ جواب نہ بن پڑا۔ بے چارہ غصہ کو پی کر پھر خوشامد کرنے لگا اور اس دن سے چڑیا کے ساتھ آدھی خدمت انڈے کی بانٹ کر اس نے اپنے ذمہ لے لی۔

مس چڑیا کی پیدائش

ایک انڈا تو ٹوٹ چکا تھا۔ دوسرے انڈے سے ایک بچہ نکلا جو مادہ یعنی چڑیا تھی، جب یہ بچہ ذرا بڑا ہوا اور اس نے میم صاحب کے بچہ کو دیکھا کہ وہ کاٹھ کے گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔ گھڑی گھڑی دودھ پیتا ہے۔ ٹب میں بیٹھ کر نہاتا ہے۔ نئے نئے خوبصورت کپڑے پہنتا ہے تو اس چڑیا زادی نے بھی باپ سے کہا، چیں، چیں، چیں، ابا مجھ کو بھی گھوڑا منگا دو، اماں میں بھی ٹب میں نہاؤں گی، ابا مجھ کو بھی ایسے رنگ برنگ کے کپڑے لاکر دو۔ چڑے نے چڑیا سے کہا اے سن۔ دیکھا مزہ کوٹھی میں گھر بنانے کا۔ اب لا اپنی لاڈلی کے واسطے گھوڑا، لا ٹب منگا، کپڑے بنا۔

چڑیا نے کہا، دیکھو پھر وہی لڑائی کی باتیں نکالیں۔ ایک کی تو تمہاری اس کل کل سے جان گئی۔ یہ نگوڑی بچی ہے۔ تم اس کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ بچہ ہے، کہنے دو۔ یہ کیا جانے ہم غریب ہیں اور یہ چیزیں نہیں لاسکتے۔ بڑی ہوگی تو آپ سمجھ لے گی کہ چڑیوں کو آدمیوں کی ڈریس سے کیا سروکار۔

مس چڑیا نے ماں کی بات سن کر کہا، واہ بی اماں واہ۔ تم غریب تھیں، تم چڑیا تھیں تو اس امیر کی کوٹھی میں آکر کیوں رہی تھیں۔ گاؤں کے چھپر میں گھر بنایا ہوتا۔ میں تو ہرگز نہ مانوں گی اور میم صاحب کے بچے کی سی سب چیزیں منگا کر رہوں گی۔ نہ لاؤ گی تو لو میں گرتی ہوں اور مرتی ہوں۔ پاپ کاٹے دیتی ہوں۔ نہ زندہ رہوں گی نہ تم پر میرا بوجھ ہوگا۔

چڑے چڑیا نے گھبرا کر کہا، ہے ہے، ایسا غضب نہ کیجیو۔ اچھا اچھا ہم سب کچھ منگا دیں گے۔ یہ کہہ کر اور مس چڑیا کو دلاسا دے کر دونوں نے چونچ سے چونچ ملائی اور پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کیا۔ روتے تھے اور یہ کہتے تھے، ہائے اچھوں کی صحبت اچھا بناتی ہے اور بروں کی صحبت برا کردیتی ہے۔ یہ بیرسٹر صاحب اچھے سہی مگر ان کی صحبت سے ہمارا تو ستیاناس ہوگیا۔ ہائے ہماری لاٹری ہاتھوں سے نکل گئی۔ ہائے یہاں تو اور کوئی چڑیا بھی نہیں جو ہمارے دکھ میں شریک ہو۔ چڑے چڑیا روتے تھے اور مس چڑیا قہقہہ لگاتی تھی کہ نئے زمانے کی اولاد ایسی ہی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

مودی حکومت فوجیوں اور کسانوں کا استحصال کر رہی ہے: کانگریس

اگنی ویر اسکیم کو لے کر کانگریس کا حکومت پر چوطرفہ حملہ

نئی دہلی، 26 فروری (یو این آئی) کانگریس نے مودی حکومت کو جوان اور کسان مخالف قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک کے کسان اور جوان پریشان ہیں اور ان دونوں کا بہت زیادہ استحصال ہو رہا ہے کانگریس کے سینئر لیڈر سچن پائلٹ، کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا اور سینئر لیڈر دیپیندر سنگھ ہڈا نے پیر کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ آج ملک میں جوانوں اور کسانوں دونوں کا استحصال ہو رہا ہے کسانوں کے کنبوں کے بچے ہماری فوج میں جوان بنتے ہیں، لیکن دہلی کے جنتر منتر اور قومی راجدھانی دہلی کی سرحدوں پر ملک کے جوانوں اور کسانوں دونوں کی حالت سب کو نظر آرہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک کے نوجوانوں میں فوج میں بھرتی کی دلچسپی کم ہوگئی ہے۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ آپ فوج پر سیاست کر کے قومی مفاد کی بات نہیں کرسکتے، اس لیے حکومت اگنی پتھ اسکیم واپس لے اور فوج میں مستقل بھرتی دوبارہ شروع کرے۔ فوج نے ایک مکمل عمل کے بعد تقریباً دو لاکھ نوجوانوں کا انتخاب کیا ہے، ان تمام نوجوانوں کو جوائننگ دی جائے۔ کانگریس کے لیڈروں نے کہا،

جی-20 کے انعقاد، وزیر اعظم کے ہوائی جہاز، سینٹرل وسٹا جیسے منصوبوں اور اس کی تشہیر پر کروڑوں روپے خرچ کرسکتی ہے، لیکن پیسہ بچانے کے لیے فوج بھرتی کے عمل سے کھلواڑ کر رہی ہے جو کہ ملک کی سیکورٹی کے لئے چیلنج بن سکتا ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ منتخب نوجوانوں کو نوکریاں دی جائیں۔ پارٹی ملک کے ان لاکھوں نوجوانوں کے ساتھ کھڑی ہے جو فوج میں اپنا مستقبل دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "کووڈ کے دوران اور اس سے پہلے ملک میں فوج کی بہت سی بھرتیاں مکمل ہو چکی تھیں اور صرف منتخب نوجوانوں کی جوائننگ رہ گئی تھی، لیکن اگنی پتھ اسکیم کے متعارف ہونے کے بعد ان منتخب نوجوانوں کو جوائننگ نہیں دی گئی۔ ان نوجوانوں نے مسٹر راہل گاندھی سے ملاقات کی اور اپنا درد بیان کیا۔ اس کے بعد سے راہل گاندھی مسلسل اپنی آواز بلند کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی محترمہ صدر دروپدی مرمو کو ایک خط لکھ کر منتخب نوجوانوں کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

کانگریس نے اگنی ویر اسکیم کو لے کر حکومت پر پیر کو چوطرفہ حملہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسکیم نوجوانوں کے ساتھ ناانصافی ہے، اس لیے اسے واپس لیا جائے اور دو لاکھ نوجوانوں کو تقرری خط دیے جائیں گے۔ جنہوں نے فوج میں بھرتی کے امتحانات پاس کیے ہوں۔ کانگریس قائدین راہل گاندھی، پرینکا گاندھی وڈرا اور سچن پائلٹ نے آج سے شروع ہونے والی حکومت کی اگنی ویر یوجنا کے خلاف پارٹی کی مہم کا حصہ بنتے ہوئے کہا کہ پارٹی اس اسکیم سے متاثر ہونے والے نوجوانوں کے ساتھ ان کی جدوجہد میں کھڑی ہے اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں۔ وہ اس مہم میں حصہ لیتے ہوئے جو اس پارٹی کے ساتھ ہیں وہ دیے گئے نمبر پر مس کال کر کے مظلوم نوجوانوں کی حمایت کا اظہار کریں۔ محترمہ وڈرا نے کہا کہ "حب الوطنی اور خدمت کے جذبے کو ذہن میں رکھتے ہوئے ملک بھر میں لاکھوں نوجوان دن رات محنت کرتے ہیں۔ سردی ہو، گرمی ہو یا بارش، وہ صبح سویرے اٹھ کر بھاگنے کی مشق کرتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ وہ ملک کے لیے فوج میں بھرتی ہوں گے، خدمت بھی کریں گے اور روزگار بھی حاصل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ "بی جے پی حکومت نے اگنی ویر یوجنا لا کر ملک کے لاکھوں ہونہار نوجوانوں کے خوابوں کو چکنا چور کر دیا ہے۔ لاکھوں عہدے خالی ہیں، کروڑوں نوجوان بے روزگار ہیں۔ یہ مودی کی ضمانت ہے۔" مسٹر راہل گاندھی نے پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے کے صدر دروپدی مرمو کو لکھے خط کو ٹویٹ کیا اور کہا کہ "ہم ان فوجی امیدواروں کے ساتھ ہیں جو انصاف کی لڑائی میں حب الوطنی اور بہادری سے بھرپور ہیں۔ کانگریس صدر مسٹر کھڑگے جی کا دو لاکھ نوجوانوں اور اگنی ویر یوجنا کے بارے میں معزز صدر کو خط۔" "مسٹر پائلٹ نے کہا کہ "ملک میں تقریباً 2 لاکھ نوجوان ہیں جنہیں منتخب کیا گیا تھا لیکن جوائننگ نہیں دی گئی۔ حکومت G-20 جیسے پروگراموں، وزیر اعظم کے جہاز، سینٹرل وسٹا جیسے منصوبوں اور ان کی تشہیر پر کروڑوں روپے خرچ کر سکتی ہے۔ صرف پیسہ بچانے کے لیے فوج کی بھرتی کے عمل سے کھیلنا ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جن نوجوانوں کو منتخب کیا گیا ہے انہیں نوکریاں دی جانی چاہئیں۔" مسٹر پائلٹ نے کہا کہ "کانگریس پارٹی ملک کے ان تمام نوجوانوں کے ساتھ کھڑی ہے جو فوج میں اپنا مستقبل دیکھتے ہیں۔" کانگریس نے اپنے آفیشل ایکس ہینڈل پر ایک نمبر بھی جاری کیا، جس میں اگنی ویر یوجنا کے خلاف مہم شروع کی گئی اور لوگوں سے اس نمبر پر مس کال کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

کسانوں کے احتجاج کے باعث امرتسر ایئرپورٹ پر مسافروں کی تعداد میں زبردست اضافہ، کرایہ آٹھ گنا بڑھا

امرتسر: پنجاب اور ہریانہ کی سرحد پر کسانوں کے جاری احتجاج کے دوران دہلی جانے والی سڑکوں کی آمدورفت میں خلل پڑنے سے پنجابیوں نے جوق در جوق امرتسر بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچ کر پنجاب کے سب سے بڑے اور مصروف ترین سری گرو رام داس بین الاقوامی ہوائی اڈے کی طرف جانا شروع کیا جس سے بین الاقوامی ہوائی اڈے امرتسر پر مسافروں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ دہلی میں مسافروں کی تعداد کی وجہ سے بہت سی پروازوں کی قیمتیں تقریباً 3200 روپے سے بڑھ کر 25000 روپے تک پہنچ گئیں اور بہت سی براہ راست پروازوں کے ٹکٹیں فروخت ہوگئیں۔ این آر آئی پنجابیوں اور پنجاب آنے اور جانے والے دیگر مسافروں کے لیے کچھ راحت کی خبر ہے کہ انڈیگو ایئر لائنز نے 29 فروری 2024 تک دہلی۔امرتسر کے درمیان ایک اور پرواز شروع کی ہے۔ ایئر لائن پہلے اس روٹ پر روزانہ چار پروازیں چلاتی تھی۔ اس نئی پرواز کے آغاز کے باوجود کسانوں کی جاری ہڑتال کی وجہ سے دہلی اور امرتسر کے درمیان پروازوں کی مانگ اور کرایہ اب بھی زیادہ ہے۔ ہزاروں پنجابی روزانہ بین الاقوامی پروازوں کے ذریعے دہلی آتے ہیں اور بسوں، کاروں یا ٹیکسیوں کے ذریعے سڑک کے ذریعے پنجاب پہنچتے ہیں۔ لیکن اب وہ ہڑتال کی وجہ سے راستے میں کسی رکاوٹ سے بچنے کے لیے امرتسر سے دہلی کے لیے فلائٹ لینے کو ترجیح دے رہے ہیں۔ فلائی امرتسر انیشی ایٹو کے عالمی کوآرڈینیٹر، امریکہ میں مقیم سمیپ سنگھ گمٹالا نے اتوار کو کہا کہ انڈیگو کی نئی پرواز دوپہر 12:45 بجے دہلی ہوائی اڈے سے روانہ ہوتی ہے اور دوپہر 2:00 بجے امرتسر پہنچتی ہے۔ واپسی کی پرواز امرتسر سے دوپہر 2:45 پر روانہ ہوتی ہے اور شام 4:00 بجے دہلی پہنچتی ہے۔ اس فلائٹ کی بکنگ انڈیگو کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

ڈاکٹروں کو اخلاقی ذمہ داری اور انسانی اقدار کے مطابق کام کرنا چاہیے: مرمو

نئی دہلی، 26 فروری (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے پیر کو یہاں لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج کے 107ویں سالانہ دن اور کانووکیشن میں شرکت کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ اب میڈیکل سائنس صرف علاج تک محدود نہیں رہی اس کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا ہے چوتھے صنعتی انقلاب کی وجہ سے طبعی، ڈیجیٹل اور حیاتیاتی شعبوں کے درمیان فاصلہ کم ہو رہا ہے مصنوعی بایولوجی میں نئے تجربات اور سی آر آئی ایس پی آر جین ایڈیٹنگ جیسی نئی ٹیکنالوجیز صدیوں سے جاری مسائل کا حل تلاش کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں لیکن ان ٹیکنالوجیز کے غلط استعمال کا مسئلہ بھی برقرار ہے۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ طبی برادری اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں اخلاقیات اور اعلیٰ اقدار کے مطابق کام کرے گی اور 'ایک صحت' کے مربوط نقطہ نظر سے تمام مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرے گی۔ مسز مرمو نے کہا کہ لوگ ڈاکٹروں کو بھگوان مانتے ہیں، اس لیے ڈاکٹروں کو اس اخلاقی ذمہ داری کو سمجھنا چاہیے اور اس کے مطابق برتاؤ کرنا چاہیے۔ وہ حقیقی معنوں میں کامیاب ڈاکٹر یا نرسیں تبھی ہوں گے جب وہ پیشہ ورانہ قابلیت کے ساتھ ہمدردی، مہربانی اور ہمدردی جیسی انسانی اقدار کے مالک ہوں گے۔ صحت کی دیکھ بھال کرنے والے ایک بہتر پیشہ ور بننے کے لیے ایک اچھا انسان بننا بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ گاندھی جی نے بھی کردار کے بغیر علم اور انسانیت کے بغیر سائنس کو گناہ قرار دیا ہے۔ اس لیے ڈاکٹروں کا بنیادی مقصد پیسہ کمانا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ 'خود سے پہلے خدمت' ہونا چاہیے۔ صدر نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ انسٹی ٹیوٹ کو آرگن ٹرانسپلانٹ ریکوری سنٹر کے طور پر رجسٹر کیا گیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ نے اینٹی مائیکروبیال مزاحمت کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے ایک جامع اینٹی بائیوٹک اسٹیورڈشپ پروگرام شروع کیا ہے۔ یہ دوسرے اداروں کے ساتھ مل کر آئی ڈرون اقدام کے تحت بلڈ بیگ ڈیلیوری پر بھی کام کر رہا ہے۔ انہیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اس انسٹی ٹیوٹ نے حکومت ناروے کے ساتھ مل کر ایک نیشنل ہیومن ملک بینک اور بریسٹ فیڈنگ کاؤنسلنگ سنٹر 'واتسلیہ ماتری امرت کوش' قائم کیا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ یہ مرکز ماں کا دودھ پلانے کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے اور بچوں کی شرح اموات کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

قانون کے سامنے مساوات کے بغیر جمہوریت نہیں ہے: دھنکھر

نئی دہلی، 26 فروری (یو این آئی) نائب صدر جگدیپ دھنکھر نے پیر کو کہا کہ کوئی بھی جمہوریت قانون کے سامنے برابری کے بغیر زندہ اور ترقی نہیں کر سکتی۔ میزورم یونیورسٹی کے 18ویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر دھنکھر نے کہا کہ اب قانون کے سامنے مساوات زمینی حقیقت ہے اور جو لوگ خود کو قانون سے بالاتر سمجھتے تھے وہ اس کی گرفت میں مضبوطی سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "کوئی جمہوریت قائم نہیں رہ سکتی، کوئی جمہوریت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک قانون کے سامنے برابری نہ ہو" نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ نوجوانوں کو مسابقتی امتحانات اور سرکاری ملازمتوں کی اندھا دھند تلاش سے باہر آنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو مختلف انداز میں سوچنے اور ناکامی سے نہ گھبرانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ناکامی کامیابی کی طرف ایک قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان اپنے خوابوں کی تعبیر کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب اقتدار کی راہداری طاقت کے دلالوں سے پاک ہو چکی ہے اور بھرتیاں شفاف طریقے سے کی جاتی ہیں۔

دہلی حکومت فنون وثقافت کے فروغ کا لگاتار اہتمام کر رہی ہے: سوربھ بھاردواج

اردو اکادمی دہلی کے زیر اہتمام چار روزہ "جشن اردو" انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

نئی دہلی۔ اردو وراثت میلہ کے تحت چار روزہ "جشن اردو" جیسے جیسے اپنا سفر طے کرتا رہا کامیابی کی ایک نئی عبارت لکھی جاتی رہی۔ آخری روز اتوار کا دن تھا، دہلی و بیرون دہلی سے تفریح و پکنک اور جشن اردو کے لیے لوگ سندر نرسری کا رخ کر رہے تھے۔ دہلی میں کئی کامیاب جشن کا سالانہ انعقاد ہوتا ہے ان ہی میں سے ایک اردو اردو وراثت میلہ ہے جو پچھلے کئی سالوں سے دہلی کے مختلف علاقوں منعقد میں ہوتا رہا ہے۔ لال قلعہ اور سنٹرل پارک کناٹ پلیس دلی کے بعد اس سال نظام الدین کے پاس سندر نرسری کے سبزہ زار پر اس سال منعقد ہوا، جس میں جشن اردو نے نئی تاریخ رقم کی، ساتھ ہی نئے تجربات حاصل ہوئے اور اردو کے تئیں بے پناہ دیوانگی بھی دیکھنے کو ملی۔ وزیر برائے فن، ثقافت و السنہ حکومت دہلی کے وزیر جناب سوربھ بھاردواج روزانہ حاضر رہے اور اپنی دلچسپی کا بخوبی مظاہرہ کیا، نظم و نسق کی وزیادتی پر مستقل اپنی ہدایات بھی دیتے رہے۔ آخری دن عوام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت زبان وثقافت کے فروغ کے لیے ہمیشہ کوشاں ہے، ہماری جتنی بھی ہیریٹیج ہے بھی مقامات پر ہیریٹیج واک کا اہتمام کیا گیا ہے، نیز دہلی کی جتنی بھی قدیم مذہبی عمارتیں ہیں وہاں بھی ہیریٹیج واک کا جلد ہی اہتمام کیا جائے گا۔ دلی ایک ایسی مرکزی جگہ ہے کہ بار بار اجڑنے کے بعد بھی اپنی مرکزیت کے ساتھ ہر بار آباد بھی ہوئی۔ دہلی کو بنانے میں پانڈوؤں کے زمانے سے ابھی تک کے حکمرانوں کا کردار رہا ہے۔ یہ بات بھی ہمیشہ سمجھی گئی ہے کہ جس نے بھی دہلی میں حکومت کی اس نے پورے ملک میں حکومت کی۔ اس لیے اس سفر کو مزید آگے بڑھانا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے اپنی اردو سے وابستگی کی مناسبت سے دلی کے حوالے سے اشعار بھی سنائے۔ چوتھے دن کا پہلا پروگرام تقریری مقابلے سے شروع ہوا، جس میں جامعہ ملیہ اسلامیہ اور دہلی یونیورسٹی و کالجز کے طلبا و طالبات نے 'اردو کے فروغ میں سوشل میڈیا کا کردار مثبت ہے' کے موضوع پر تقریری مقابلہ میں حصہ لیا، جس میں اول انعام شعیب احمد، شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، دوم محمد کیف، کروڑی مل کالج، سوم انعام نمرہ ناز ذاکر حسین دلی کالج جبکہ حوصلہ افزا انعام شہباز عالم شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی کو دیا گیا۔ ججز کے فرائض ڈاکٹر ارشاد نیازی اور ڈاکٹر شمیم احمد نے انجام دیے۔

بکریاں بھی اہم مویشی ہیں

ماہانہ پروگرام من کی بات کے 110ویں ایڈیشن میں وزیر اعظم کا خطاب

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے بکری کو ایک اہم مویشی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نہ صرف لوگوں کی روزی روٹی کا ذریعہ ہے بلکہ اس سے معیار زندگی میں بھی بہتری آئی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو پر نشر ہونے والے اپنے ماہانہ پروگرام من کی بات کے 110ویں ایڈیشن میں وزیر اعظم نے اتوار کو کہا کہ جب بات مویشی پالنے کی بات آتی ہے تو یہ اکثر گائے اور بھینسوں تک ہی محدود رہتی ہے، لیکن بکریاں بھی اہم مویشی ہیں۔ ملک کے مختلف علاقوں میں بہت سے لوگ بکری پالنے سے بھی وابستہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کالاہانڈی، اوڈیشہ میں بکری پالنا گاؤں کے لوگوں کی روزی روٹی کے ساتھ ساتھ ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کا ایک بڑا ذریعہ بن رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے پیچھے جینتی مہاپاترا اور ان کے شوہر برین ساہو کا بڑا کردار ہے۔ یہ دونوں بنگلورو میں انتظامی پیشہ ور تھے، لیکن انہوں نے کالاہانڈی کے گاؤں سالے بھاٹا جانے کا فیصلہ کیا۔ یہ لوگ کچھ ایسا کرنا چاہتے تھے جس سے یہاں کے گاؤں والوں کے مسائل حل ہوں اور انہیں بااختیار بھی بنایا جائے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ خدمت اور لگن کی اس سوچ کے ساتھ انہوں نے مانیکستو ایگرو قائم کیا اور کسانوں کے ساتھ کام کرنا شروع کیا۔ جینتی جی اور برین جی نے یہاں ایک دلچسپ مانیکستو گوٹ بینک بھی کھولا ہے۔ وہ کمیونٹی کی سطح پر بکری پالنے کو فروغ دے رہے ہیں۔ ان کے گوٹ فارم میں درجنوں بکریاں ہیں۔ مانیکستو گوٹ بینک نے کسانوں کے لیے ایک مکمل نظام تیار کیا ہے۔ اس کے ذریعے کسانوں کو 24 ماہ کے لیے دو بکریاں دی جاتی ہیں۔ دو سال میں بکریاں 9 سے 10 بچوں کو جنم دیتی ہیں، جن میں سے 6 بچے بینک اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں، باقی بچے اسی خاندان کو دیتے ہیں جو بکریاں پالتا ہے۔ یہی نہیں بکریوں کی دیکھ بھال کے لیے ضروری خدمات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ آج 50 گاؤں کے 1000 سے زیادہ کسان اس جوڑے سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان کی مدد سے گاؤں کے لوگ مویشی پالنے کے شعبے میں خود انحصاری کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

سپریم کورٹ کے انامالائی کے خلاف فوجداری کارروائی پر روک لگائی

نئی دہلی، 26 فروری (یو این آئی) سپریم کورٹ نے تمل ناڈو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سربراہ اور انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے سابق افسر کے انامالائی کے خلاف مبینہ طور پر نفرت انگیز تقاریر کرنے کے الزام میں فوجداری مقدمے کی کارروائی پر پیر کو عبوری روک لگا دی۔ جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس دیپانکر دتہ کی بنچ نے عرضی گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل سدھارتھ لوتھرا اور ایڈوکیٹ جے سائی دیپک کے دلائل سننے کے بعد شکایت کنندہ اور ریاستی حکومت کو نوٹس جاری کیا۔ مسٹر انامالائی پر عیسائی مشنریوں کے خلاف مبینہ طور پر قابل اعتراض تبصرے کرنے کا الزام ہے۔ سپریم کورٹ کے سامنے ان کے وکیل نے درخواست گزار کے انٹرویو کا ٹرانسکرپٹ دکھایا اور کہا کہ اس میں کوئی نفرت انگیز تقریر نہیں تھی۔

مدرسہ دارالسلام میں تکمیل حفظ قرآن اور تقسیم انعام کی مناسبت سے تقریب کا انعقاد

حافظ محمد مدثر رحمانی نے ایک دن میں مکمل قرآن مجید سنانے کی سعادت حاصل کی

مونگیر 26 فروری (پریس ریلیز) مدرسہ دارالسلام اکرام نگر مونگیر میں تکمیل حفظ قرآن کی مناسبت سے ایک تقریب کا انعقاد ہوا۔ اجلاس کی صدارت جامعہ رحمانی کے استاذ حدیث حضرت مولانا جمیل احمد صاحب مظاہری ناظم تعلیمات جامعہ رحمانی مونگیر نے فرمائی۔ مدرسہ کے ایک متعلم محمد مدثر رحمانی ابن جناب فضل الرحمن صاحب محرم پور سپول نے ایک دن میں مکمل قرآن مجید سنانے کی سعادت حاصل کی، اس کے علاوہ حافظ محمد چاند رحمانی بن جناب مرحوم ہارون صاحب ادریہ نے بھی پانچ پانچ پارہ یومیہ قرآن مجید سنایا۔ اس مناسبت سے اجلاس میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس موقع پر تقریری مسابقہ میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو انعامات سے بھی سرفراز کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے حضرت مولانا جمیل احمد مظاہری نے فرمایا کہ قرآن مجید کا پڑھنا، سننا، اس میں مصروف ہونا بڑی عبادت ہے اور یہ سعادت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس نعمت عظمیٰ کے لیے منتخب فرمایا ہے، جو لوگ تعلیم و تعلم قرآن کا فریضہ انجام دے رہے ہیں وہ ان اہم بشارتوں کے مستحق ہو رہے ہیں جو ہم سب کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں، مدرسہ دارالسلام نے خدمت قرآن کا بیڑا اٹھایا ہے، بڑے خوش نصیب ہیں وہ طلبہ جو اس سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں اور بڑے خوش نصیب ہیں ان کے والدین جنھوں نے اپنی اولاد کو حفظ قرآن اور دین متین کی حفاظت کے لیے مدرسوں میں بھیجا ہے۔ مولانا نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ آپ عوام کا فرض ہے کہ مدارس کی ہر ممکن مدد کریں اور تعلیم و تعلّم میں مصروف علما حفاظ اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ جناب مولانا مفتی سیف الرحمان صاحب ندوی استاذ جامعہ رحمانی مونگیر نے مدرسہ کی اہمیت اور تعمیر پر خطاب کیا، انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم لوگ اپنے گھر کی تعمیر کرتے ہیں، اسی طرح ہمیں اداروں کی تعمیر میں بھی حصہ لینا چاہیے تاکہ یہ ہمارے لیے صدقہ جاریہ ہو سکے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں طلبہ واساتذہ کی حوصلہ افزائی اور مدرسہ دارالسلام کی کارکردگی کی تحسین کی۔ مولانا احمد اللہ مظاہری امام وخطیب مبارک چک مونگیر نے قرآن کی فضیلت پر موثر اور مدلل تقریر کی۔ مولانا محمد تنویر حسین ندوی نے مدرسہ کی اہمیت پر مدلل خطاب فرمایا، انہوں نے اپنے خطاب میں یہ بھی کہا کہ مدرسوں کے بچوں کو قرآن خوانی کے لیے بلانا مناسب نہیں ہے، اس سے تعلیم کا نقصان ہوتا ہے، اسی لیے مدرسہ دارالسلام کے ذمہ داروں نے اس سے احتیاط برتی ہے۔ مدرسہ دارالسلام کے ناظم جناب مولانا قمرالزماں رحمانی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے مدرسہ کی روئیداد اور کارکردگی پر تفصیلی روشنی ڈالی، انہوں نے مزید کہا کہ مدرسہ کے قیام کا بیڑہ اٹھایا گیا تھا، اللہ کے فضل سے یہ ادارہ روز بروز ترقی کی جانب گامزن ہے، آج آپ تکمیل حفظ قرآن مجید کی تقریب میں اپنی آنکھوں سے مدرسہ کی کارکردگی کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اللہ کی مدد اور آپ سبھوں کے تعاون سے ادارہ نے بہت کم وقت میں بڑی خدمات انجام دی ہیں۔

اپوزیشن لیڈروں کے خلاف پی ایم ایل اے قانون کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے: اے اے پی

نئی دہلی، 26 فروری (یو این آئی) عام آدمی پارٹی نے کہا کہ منی لانڈرنگ کی روک تھام (پی ایم ایل اے) ایکٹ دہشت گردی اور منشیات کی اسمگلنگ کو روکنے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت والی مرکزی حکومت اپوزیشن لیڈروں کے خلاف اس کا غلط استعمال کر رہی ہے۔ عام آدمی پارٹی کی سینئر لیڈر اور کابینی وزیر آتشی نے پیر کو صحافیوں کو بتایا کہ ٹھیک ایک سال قبل دہلی کے سابق نائب وزیر اعلی اور پارٹی کے سینئر لیڈر منیش سسودیا کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں پہلے سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) نے گرفتار کیا، پھر کچھ دنوں بعد انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے گرفتار کیا۔ دہلی کے لاکھوں بچوں کو بہتر مستقبل دینے کے لیے دن رات کام کرنے والا شخص ایک سال سے جیل میں ہے۔ محترمہ آتشی نے کہا کہ یہ نام نہاد شراب گھپلہ دو سال سے زیر تفتیش ہے۔ دو سال سے ای ڈی اور سی بی آئی کے 500 افسران اس معاملے کی جانچ کر رہے ہیں۔ دہلی کے ہر حصے میں ہزاروں چھاپے مارے گئے۔ اس دوران مسٹر سسودیا کے گھر، گاؤں، دفتر اور لاکر کی تلاشی لی گئی لیکن دو سال گزرنے کے باوجود اس نام نہاد گھپلے کا ایک روپیہ بھی برآمد نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر سسودیا کو ضمانت نہ ملنے کی واحد وجہ پی ایم ایل اے ہے۔ ملک کا یہ واحد قانون ہے جس میں ضمانت ملنا تقریباً ناممکن ہے۔ یہ قانون دہشت گردی اور منشیات کی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا لیکن آج پورا ملک جانتا ہے کہ اس کا استعمال اپوزیشن جماعتوں پر حملہ کرنے کے لیے ہو رہا ہے۔ آج ای ڈی اور پی ایم ایل اے کا استعمال اپوزیشن لیڈروں کے خلاف کیس درج کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ اس کا استعمال اپوزیشن لیڈروں کو ایک ایک کر کے جیلوں میں ڈالنے اور ضمانت نہیں دینے کے لئے ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی پارٹی کے سینئر لیڈر اور کابینی وزیر سوربھ بھردواج نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں کو جس طرح دبانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے عوام اس ناانصافی کو دیکھ رہے ہیں۔ بی جے پی نے سیاست کی اخلاقیات کو نچلی سطح پر پہنچا دیا ہے۔

مراٹھا احتجاج مہاراشٹر کے 3 اضلاع میں انٹرنیٹ خدمات معطل، مراٹھواڑہ میں کشیدگی

ممبئی، 26 فروری (یو این آئی) مہاراشٹر کے مراٹھواڑہ میں واقع تین 3 اضلاع میں انٹرنیٹ خدمات معطل کر دی گئی ہیں ماانٹرنیٹ خدمات کو پیر کو مہاراشٹر کے جالنہ، چھترپتی سمبھاجی نگر اور بیڑ اضلاع میں بند کر دیا گیا ہے تاکہ کارکن منوج جارنگے کی قیادت میں مراٹھا کوٹہ احتجاج کے پیش نظر امن وامان برقرار رکھا جا سکے۔ ذرائع نے کہا کہ احتیاطی اقدام کے طور پر، ان اضلاع کی سرحدوں کو بھی سیل کر دیا گیا ہے۔ ریاستی محکمہ داخلہ کے حکم کے حوالے سے ایک عہدیدار نے بتایا کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر افواہوں کی وجہ سے کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے تین اضلاع میں انٹرنیٹ خدمات صبح 6 بجے سے شام 4 بجے تک معطل کر دی گئی ہیں۔ بیڑ ضلع میں بغیر اجازت کے مظاہرے کرنے پر تین مقدمات درج کیے گئے ہیں، ایک اور اہلکار نے بتایا کہ ریاستی ٹرانسپورٹ بس کو نقصان پہنچانے کے الزام میں دو افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے، جالنہ ضلع کے امباد تعلقہ میں پیر کی آدھی رات سے کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا تاکہ جارنگے کے جاری احتجاج کے پیش نظر کسی بھی طرح کے امن وامان کے مسئلہ کو نہ روکا جا سکے۔ اس بات کا امکان ہے کہ کوٹہ کے حامی جالنہ کے امباد تعلقہ کے انتروالی سراتی گاؤں پہنچ سکتے ہیں، جہاں جارنگے انہیں (ممبئی جانے سے) روکنے کے لیے بھوک ہڑتال کر رہے ہیں۔ جالنہ کلکٹر کے حکم میں کہا گیا ہے کہ بہت زیادہ بھیڑ کی وجہ سے دھولیہ۔ممبئی ہائی وے اور امباد کے قریب تحصیلوں پر ٹریفک متاثر ہونے کا امکان ہے۔ اس سے امن متاثر ہو سکتا ہے اور امن وامان کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے، امباد تعلقہ میں ضلع کلکٹر کی طرف سے سی آر پی سی سیکشن 144(2) کے تحت پیر کی نصف شب سے اگلے احکامات تک کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ مہاراشٹر کی مقننہ نے گزشتہ منگل کو ایک روزہ خصوصی اجلاس کے دوران متفقہ طور پر ایک بل منظور کیا جس میں مراٹھوں کو الگ زمرے کے تحت تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں 10 فیصد ریزرویشن فراہم کیا گیا تھا۔ پسماندہ طبقے (او بی سی) زمرہ اور کنبی مراٹھوں کے خونی رشتہ داروں کے نوٹیفکیشن کو قانون میں تبدیل کرنا۔ اتوار کو جارنگے نے کہا کہ وزیر اعلی ایکناتھ شندے کو نائب وزیر اعلی ایم دیویندر فڑنویس کی بات نہیں سننی چاہئے اور یہ بتانا چاہئے کہ کنبی مراٹھوں کے خون کے رشتہ داروں ××کے نوٹیفکیشن پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا جا رہا ہے۔

تلنگانہ کے بی جے پی ایم ایل اے راج نے بمبئی ہائی کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کھل کر اشتعال انگیزی کی

ممبئی، 26 فروری (یو این آئی) تلنگانہ کے بی جے پی ایم ایل اے راج نے بمبئی ہائی کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بلاخوف وخطر اشتعال انگیزی کی، حالانکہ بمبئی ہائی کورٹ نے چھترپتی شیواجی مہاراج کی یوم پیدائش کی یاد میں تقریب کی اجازت اس شرط پر دی تھی کہ نفرت انگیز تقاریر نہیں کی جائیں گی۔ تلنگانہ کے بی جے پی کے قانون ساز راجا سنگھ نے اتوار کو میرا روڈ میں ایک ریلی میں فرقہ وارانہ ریمارکس دیے، باوجود اس کے کہ بمبئی ہائی کورٹ نے چھترپتی شیواجی مہاراج کی یوم پیدائش کی یاد میں تقریب کی اجازت اس شرط پر دی کہ نفرت انگیز تقاریر نہیں کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے مجھے میرا روڈ میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی، لیکن کوئی طاقت آپ کی محبت کے آگے نہ ٹھہر سکی۔ ہمیں اپنی آخری سانس تک عہد کرنا چاہیے کہ ہم ہندو راشٹر کو بچائیں گے، ہمیں لو جہاد اور گائے کے ذبیحہ کے خلاف لڑنا چاہیے، اور اپنے مذہب کی حفاظت کرنی چاہیے۔ مغل شہنشاہ اورنگزیب ہندوؤں کو تشدد اور قتل کرنے، ان کا مذہب تبدیل کرنے اور ہمارے مندروں کو منہدم کرنے کے لیے جانا جاتا تھا××۔ میرا روڈ کی اس ریلی میں یہ بھی دیکھا گیا کہ شیواجی کی یوم پیدائش پر نہیں بلکہ دوسرے مذہبی گروہوں کو نشانہ بناتے ہوئے اشتعال انگیز گانے چلائے گئے۔ ڈھول کی تھاپ پر موسیقی بجائی گئی اور پٹاخے پھوڑے گئے جب بھگوا جھنڈے لہرائے گئے جس میں 'جے شری رام' کے نعرے لگائے گئے دوپہر 3 بجے سے ہی ہزاروں لوگ اس تقریب کے لیے جمع تھے۔ پارٹی ایم ایل اے گیتا جین، جنہوں نے ماضی میں اشتعال انگیز تقریریں کی ہیں، نے بھی اجتماع سے پہلے فرقہ وارانہ ریمارکس دیے، ××یہ وہی جگہ ہے جہاں ہندوؤں پر پتھراؤ کیا گیا تھا اور ہم اسے نہیں بھولے۔ ہم نامکمل رام مندر پران پرتیشٹھا کی تقریبات کو ختم کرنے کے لیے واپس آئے ہیں اور ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔" یہ واقعہ شب برات کے دن بھی ہوا، جسے مسلم کمیونٹی نے مغفرت کی رات کے طور پر منایا۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں سخت پولیس بندوبست رہا اور انہیں پولیس چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ میرا روڈ نے 22 جنوری کو ایودھیا میں رام مندر کے تقدس کے موقع پر فرقہ وارانہ واقعات دیکھے تھے۔ اس تقریب سے پہلے، میرا-بھیندر کے ایڈیشنل کمشنر آف پولیس شری کانت پاٹھک نے کہا تھا، "ریزرو سے تقریباً 2000 پولیس اہلکار۔ مسٹر راجہ سنگھ کی تقریر سے قبل میرا روڈ کے مختلف مقامات پر پولیس فورس تعینات کر دی گئی ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کی خدمات وشخصیت ہر نظریہ سے لائق تحسین: آل انڈیا علماء بورڈ

مولانا آزاد کی خدمات وپیغامات کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنا وقت کا اہم تقاضہ: قیصر خالد ائی پی ایس

سہارنپور (احمد رضا) ہم بھی لوگ صبح سے شام تک دوسروں کی باتیں سننے اور سنانے میں اپنا قیمتی وقت برباد کرتے رہتے ہیں مگر کبھی سنجیدگی کے ساتھ اپنے اکابرین کی زندگی پر نظر ہی نہیں ڈالتے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم ایک عظیم الشان سبق سے محروم ہو کر اندھیری گلیوں میں اپنا مستقبل تلاش کرتے رہتے ہیں دوسرے لوگ ہم سے بہت آگے بڑھ جاتے ہیں اسی بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے کل ممبئی جیسے مشغول ترین تاریخی شہر میں مولانا ابوالکلام آزادؒ کی یوم وفات کے موقع پر آل انڈیا علماء بورڈ، ایکتا فورم اور امام الہند فاؤنڈیشن کی جانب سے آپکو مشترکہ طور سے یاد کرتے ہوئے اپکو پروقار طور سے خراج عقیدت پیش کیا گیا اور اہل علم ودانش نے اپنی پر مغز تقریروں کے ذریعے مولانا آزادؒ کی حیات وخدمات سے حاضرین کو روشناس کرایا۔ ایکتا فورم کے صدر نظام الدین راعین نے مولانا کی پیدائش انکا تعلیمی سفر اور سیاسی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں جدوجہد آزادی کا عظیم الشان لیڈر قرار دیا، ملک کے سینئر آئی پی ایس افسر اور تقریب کے

مہمان خصوصی قیصر خالد ADGP نے کہا کہ مولانا آزاد بیک وقت مختلف شعبہ ہائے حیات میں ایک عظیم دانشور کی حیثیت رکھتے تھے انہی کی سیاسی بصیرت کے سبب ہم ہندوستان میں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ اُن کی سیاسی سوجھ بوجھ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہیں 34 سال کی عمر میں کانگریس کا قومی صدر منتخب کیا گیا تھا اور اسکے بعد انہیں دومرتبہ کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا تھا۔ آل انڈیا علماء بورڈ کے کارگزار صدر مولانا نوشاد صدیقی، مولانا عطاء الرحمن قاسمی، ایڈوکیٹ فرحانہ شاہ، ایڈوکیٹ فلک ناز، مولانا علی حسنی، صحافی نعیم نقوی نے مولانا کی حیات کے مختلف پہلوؤں پر ڈالی۔ بزرگ سیاسی رہنما فاروق اعظم نے کہا کہ مولانا کی علمی قابلیت اور فراست اور ان کی سوچ سے ہماری وابستگی ضروری ہے۔ سلیم الوارے نے تعلیمی اداروں کے سربراہان سے درخواست کی کہ مولانا کی یاد میں ملک کے ہر حصوں خصوصاً تعلیمی اداروں میں سمپوزیم، سیمینار اور اجلاس کے ذریعے نئی نسل کو مولانا ابوالکلام آزاد سے متعارف کیا جانا چاہئے اس اہم سیمینار میں محترم سہیل کھنڈوانی، مولانا لقمان ندوی، مفتی حشمت اللہ قاسمی، مولانا وصی احمد قاسمی، محترم سلیم سیاری والا، مولانا انوارالحق قاسمی، مولانا ابرار خان، مولانا امان اللہ شاہ ندوی، مولانا حسن کمال قاسمی، مولانا محمد انظار، قاری عبدالرشید، محترم مبین صدیقی، ڈاکٹر احمد رانا، ڈاکٹر عبدالقادر سید، ایڈوکیٹ منورہ، محترمہ سمیدہ پٹی والا، محترمہ شاہدہ دربار، پرنسپل رچنا رنجن چکرورتی، محترمہ شمیم معصوم حسنی، محترمہ غزالہ آزاد نے تقریب میں بطور خصوصی مہمان شرکت کی جو قابل ذکر بات ہے۔

ایم پی ورون گاندھی نے پی ایم مودی کے ورچوئل پروگرام میں کی شرکت

پیلی بھیت :26 فروری (پی این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو ورچوئل طور پر پیلی بھیت ریلوے اسٹیشن پر مختلف ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد رکھا۔ امرت بھارت سٹیشن سکیم کے تحت ریلوے سٹیشن پر 16.7 کروڑ روپے کی لاگت سے مختلف کام کئے جانے ہیں۔ اسٹیشن پر منعقد سنگ بنیاد رکھنے کے پروگرام میں بی جے پی کے ضلع صدر سنجیو پرتاپ سنگھ، میونسپل صدر ڈاکٹر آستھا اگروال، سابق ایم ایل اے کشن لال راجپوت اور ریلوے افسران موجود تھے۔ بی جے پی ضلع صدر سمیت کئی لیڈروں نے ایم پی ورون گاندھی کا استقبال کیا۔ ایم پی ورون گاندھی نے وزیر اعظم مودی کی خوب تعریف کی۔ پیلی بھیت اسٹیشن پر ترقیاتی کاموں کا سنگ بنیاد رکھنے پر اظہار تشکر کیا۔ ایم پی نے کہا کہ یہ ضلع کے لئے ایک مضبوط کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ پوری دنیا میں اپنی شناخت چھوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں ایسے 18 ممالک ہیں جن کے صدر یا وزیر اعظم یا صدر ہندوستانی نژاد ہیں۔ ہمارے ملک میں محنت، ہمت اور ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں۔ معاشرے کے آخری افراد کو مواقع فراہم کیے جائیں۔

کھیت میں ہل چلانے کے دوران روٹ ویٹر میں پھنس کر کسان جاں بحق

پیلی بھیت :26 فروری (پی این ایس) پیر کو پیلی بھیت کے پورن پور علاقے میں ایک کسان جو اپنے کھیت کو جڑوں کے پانی سے ہل چلا رہا تھا اس میں پھنس گیا اور اس کی موت ہوگئی۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ کسان کی موت کی وجہ سے اہل خانہ کا رو رو کر برا حال ہے۔ پورن پور علاقے کے جوہر گنج گاؤں کے رہنے والے اروِن کمار (30) پیر کی صبح ٹریکٹر اور روٹ ویٹر لے کر کھیتوں میں گئے تھے۔ اس نے روٹ ویٹر سے کھیت میں ہل چلانا شروع کیا۔ اس دوران روٹا ویٹر میں کچھ خرابی تھی جسے ٹھیک کرنے کے لیے وہ نیچے آیا تھا۔ روٹ واٹر کی مرمت کے دوران ٹریکٹر اچانک آگے بڑھ گیا جس کی وجہ سے اروِن اس میں پھنس گیا۔ اس کی ایک ٹانگ اور ایک بازو جڑ کے پانی میں پھنس جانے کے بعد اس کے دھڑ سے الگ ہوگیا۔ وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ وہاں کام کرنے والے لوگوں نے گھر والوں کو اطلاع دی۔ کسان کے اہل خانہ روتے ہوئے موقع پر پہنچ گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس بھی پہنچ گئی۔

توبہ واستغفار اور گناہوں کی معافی مانگنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ اعمال ہیں

خانقاہ قادریہ برکاتیہ نظامیہ میں منعقد محفل شب برات، روحانی اجتماع سے علامہ حبیب الرحمن رضوی کا خطاب

سنت کبیر نگر (نامہ نگار) خانقاہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نظامیہ اگیا شریف میں منعقد محفل شب برات، روحانی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے شیخ طریقت حبیب العلماء علامہ شاہ صوفی محمد حبیب الرحمن رضوی مصباحی مدظلہ العالی نے کہا کہ شعبان کی پندرہویں رات کو 'شب برات' کہا جاتا ہے 'شب' کے معنی رات اور 'برات' کے معنی چھٹکارے کے ہیں، اس بابرکت رات اللہ رب العزت قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کی بالوں کی تعداد سے زیادہ گناہ گاروں کی بخشش فرماتا ہے، شعبان کی پندرہویں رات بخشش اور مغفرت کی رات ہے، ہماری دعائیں اس لیے قبول نہیں ہوتیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز نہیں آتے، دعا ایک اہم عبادت ہے اور اس کے علاوہ کوئی شی تقدیر کو بدل نہیں سکتی، آج کی رات کو خاص طور پر اللہ کی رحمت بندوں کی دعا کی منتظر رہتی ہے کہ کب بندہ دعا کرے اور اللہ کی رحمت برس جائے، توبہ واستغفار اور گناہوں کی معافی مانگنا اللہ کی بارگاہ پسندیدہ دعائیں ہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگنے کی توفیق نصیب ہوجائے اس پر اللہ کی رحمت وفضل کے دروازے کھل جاتے ہیں، اگر مشکل وقت میں دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو خوشحالی کے وقت میں اللہ سے دعا مانگتے رہو۔ مولانا آفتاب عالم نے کہا صلہ رحمی، رزق حلال، رشتوں کا احترام دعاؤں کی قبولیت میں معاون ہے، دل کو محبت الٰہی اور محبت رسول ﷺ سے معمور کی جدوجہد ہر مسلمان کی اولین ترجیح ہونا چاہیے۔ خطیب ہردل عزیز ثانی سبحانی مولانا محمد علی نظامی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شعبان المعظم کی پندرھویں (15 ویں) رات میں عبادات کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شعبان المعظم سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہ دیکھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزید فرماتی ہیں: ایک رات میں نے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا۔ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکلی تو آپ مجھے جنت البقیع میں مل گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں (15 ویں) رات آسمان دنیا پر تجلی فرماتا ہے، پس قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ شب برات میں عبادات کرنا، قبرستان جانا سنت ہے۔ درود پاک پڑھنا افضل ترین اعمال میں سے ہے اور ماہ شعبان المعظم کو درود پاک پڑھنے کا مہینہ کہا گیا ہے، چنانچہ امام قسطلانی قدس سرہٗ النورانی نقل فرماتے ہیں: بیشک شعبان کا مہینہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا مہینہ ہے کہ آیت: (اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ) مہینے میں نازل ہوئی۔ نبیرہ خطیب البراہین مولانا ضیاء المصطفیٰ نظامی جنرل سکریٹری آل انڈیا بزم نظامی نے کہا کہ محبت کے راستے پر چلنے کی ابتدا توبہ سے ہوتی ہے سابقہ گناہوں کا اعتراف کر کے گریہ وزاری اور ندامت وشرمندگی سے اللہ سے معافی مانگنا اور گناہوں سے ہمیشہ کے لیے 'برات' کرنا توبہ ہے اللہ کے ہاں مسلمانوں کا اعتراف گناہ توبہ کہلاتا ہے نظر آنے والے گناہوں کا علاج نظر آنے والے اعمال سے کیا جاتا ہے۔

عابدی ہائوس میں محفل نعت ومنقبت منعقد

امروہہ۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی شب برات کی مناسبت سے آئی ایم کالج اولڈ بوائز اور اردو ادب سوسائٹی کی جانب سے عابدی ہاؤس دربار میرا خاں میں ایک محفل نعت ومنقبت کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے کی۔ نظامت کے فرائض نوجوان شاعر سید شیبان قادری نے بحسن خوبی انجام دیئے۔ سید تقی الحسن رضوی نے تلاوت کلام الٰہی سے جلسہ کا آغاز کیا۔ جس کے بعد مولانا عتیق الرحمان فاروقی نے اس شب میں عبادت الٰہی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے دعاء کرائی۔ شہر کے منتخب شعراء نے بارگاہ رسالت اور شان آل محمد میں کلام پیش کیا۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

کرم اہل ایماں پہ فرمائے گا
تجابوں سے باہر اب آجائے گا
(زبیر ابن سیفی)

روضہ کے قریب آتے آتے دیوانے بھٹکنے لگتے ہیں
کیا فیضِ الٰہی ہوتا ہے کیا خواہش جنت ہوتی ہے
(شہاب انور)

ظلمت کفر سے کہہ دو کہ نہ الجھے ہم سے
ہم مدینہ کی تجلی میں نہائے ہوئے ہیں
(سید شیبان قادری)

رضوان آج میں بھی ہو غالب کا ہم خیال
مشغول حق ہو بندگیٔ بو تراب میں
(رضوان عباس)

دور ہو بیماریاں قلبی اور جسمانی مری
نور کے صدقہ میں کر دو روح نورانی مری
(انیس امروہوی)

بھیک صدقہ میں مصطفیٰ کے ملی
ہاتھ جو ں ہی اٹھے دعاء کے لیئے
(شاندار مجتبیٰ)

فیضی یہ صرف فیض ہے ذکرِ رسول کا
ہر شخص کے نصیب میں جنت میں گھر نہیں
(فیضی ابن لیاقت)

یہ ہے امام کی رحمت کی انکی مدحت میں
ہمارے جیسے گنہگار شعر کہنے لگے
(فراز عرشی)

ان کے علاوہ اس مخصوص اور مختصر نورانی محفل میں اختر العباس گلزار اور گلریز عباسی نے بھی کلام پیش کیا۔ امداد عابدی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا، نظامت کے فرائض نوجوان شاعر سید شیبان قادری نے بحسن خوبی انجام دیئے۔ اس محفل میں خصوصی طور سے سید تقی الحسن رضوی، سید محبوب زیدی، کوثر علی عباسی، مولانا فاروقی، اقبال احمد خان، حبیب احمد صدیقی ایڈوکیٹ، نسیم احمد خاں، یونس زیدی، آفتاب عالم، خالد صدیقی، شاہ رخ خان، حکیم امیر الدین علوی، ڈاکٹر ضیاء الہدیٰ، نواب مراد علی خاں، گلریز عباس، محمد احمد زیدی، قاسم خاں، ڈاکٹر عاطف خاں، نعمان حیدر، سلیم الدین، نوید رضوی، جمال خاں، سعید انور وغیرہ ودیگر افراد کثیر تعداد میں شریک تھے۔

غازی آباد میں 'ہٹ اینڈ ڈریگ' کا خوفناک واقعہ

غازی آباد :26 فروری (پی این ایس) ضلع میں 'ہٹ رن اینڈ ڈریگ' کا ایک خوفناک واقعہ سامنے آیا ہے۔ یہاں ایک کار ڈرائیور نے کار کے پیچھے سے ٹکر لگنے کے بعد ٹکر مارنے والے نوجوان کو گاڑی کے بونٹ پر باندھ کر اسے تقریباً 3 کلومیٹر تک گھمایا۔ یہ واقعہ سڑک پر نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں بھی قید ہوگیا ہے۔ اس میں نوجوان کو بونٹ پر لیٹے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ جھگڑا 2 گاڑیوں کے ٹکرانے سے شروع ہوا۔ اس کے بعد کار ڈرائیور نے نوجوان کو بونٹ پر بٹھا کر تقریباً 3 کلومیٹر تک گھماتا رہا۔ اس کے بعد لوگوں نے ہمت جٹا کر کار رکوائی اور نوجوان کو بونٹ سے نیچے اتارا۔ اس معاملے میں متاثرہ نوجوان نے کوشامبی پولیس تھانے میں کار ڈرائیور کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ پولیس نے کار برآمد کرلی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ سال دہلی میں اسی طرح کا ایک 'ہٹ، رن اور ڈریگ' کا سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا تھا۔ اس حادثے میں ایک شخص کی موت ہوگئی تھی۔ دہلی پولیس نے اس معاملے میں غیر ارادتاً قتل کی دفعہ کے تحت ایف آئی آر درج کی تھی اور ڈرائیور سمیت کل 5 ملزمان کو گرفتار کیا تھا۔

رمضان کا مہینہ فیض وبرکات کا مہینہ ہے، اس کو مغفرت کا ذریعہ بنائیں: مولانا ابوبکر ہادی قاسمی

شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام قاضی شہر الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی کی قیادت و سرپرستی اور مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کی نگرانی میں رمضان مبارک کی قدر ومنزلت اور عظمت شعبان المعظم سے عوام کو روشناس کرانے کے لئے اور رمضان اور شعبان المعظم میں کن باتوں سے بچنا ہے اور کن باتوں پر عمل کرنا ہے یہ باتیں قرآن و سنت کی روشنی میں لوگوں کو بتانے کے سلسلے میں شہر کے مختلف علاقوں میں "استقبال رمضان وعظمت شعبان" کے پروگرام منعقد کئے جارہے ہیں۔ آج "استقبال رمضان وعظمت شعبان" کا پروگرام مدرسہ نور الاسلام ومکتب دینیات، شفیع آباد چمن گنج کانپور میں زیر صدارت حافظ وقاری محمد شعیب اشاعتی وزیر نظامت قاری راشد اشاعتی منعقد ہوا۔ جس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا ابوبکر ہادی قاسمی نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رجب کے مہینہ میں یہ دعا مانگا کرتے اللّٰھم بارک لنا فی رجب وشعبان، وبلغنا یعنی اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور رمضان نصیب فرما۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ میں داخل ہوتے تو ذوق وشوق مزید بڑھ جاتا اور آپ کے شب وروز گویا رمضان جیسا رنگ اختیار کر لیتے۔ گویا رمضان کی برکات سے بھرپور طریق سے فیضیاب ہونے کی خاطر عملی طور پر پریکٹس فرمارہے ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ میں اس قدر نفلی روزے رکھتے کہ ہمیں محسوس ہوتا گویا آپ مسلسل روزے رکھتے چلے جائیں گے اور جب روزہ رکھنا چھوڑ دیتے تو ہمیں لگتا کہ آپ مزید روزے نہ رکھیں گے۔ نیز آپ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رمضان کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینے کے نفلی روزے رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے، میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔ رمضان کی عظمت کے باعث آپ شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا چھوڑ دیا کرتے تھے۔ مولانا نے کہا کہ اللہ عزوجل نے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں دنیا میں وجود بخشا تاکہ ہمیں آزمائے اور ہمارا امتحان لے، ہر آدمی کو موت آنی ہے اور اس سے پہلے پہلے ہمیں اپنے آخرت کی تیاری کرنی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضور اکرمؐ کی زندگی ہر ایک کے لئے کامل نمونہ ہے، یاد رہے کہ عبادات، معاملات، اخلاقیات، سختیوں اور مشقتوں پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر پہلو کے اعتبار سے تاجدار رسالتؐ کی مبارک زندگی اور سیرت میں ایک کامل نمونہ موجود ہے، لہٰذا ہر ایک کو اور بطور خاص مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اقوال میں، افعال میں، اخلاق میں اور اپنے دیگر احوال میں سید المرسلینؐ کی مبارک سیرت پر عمل پیرا ہوں اور اپنی زندگی کے تمام معمولات میں نبی کریمؐ کی پیروی کریں۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگیوں کو سنت رسولؐ سے مزین کر کے سیرت رسولؐ کو نمونہ بنائے ہوئے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ہمیشہ قرآن اور سنت کے مطابق اپنی زندگی گزاریں رمضان المبارک میں نیکیوں کے درجات بلند کر دئے جاتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ بہت فیض وبرکات کا مہینہ ہے اس ماہ میں برائیوں سے دور رہیں اور نیکیوں کے کام کریں، اس رمضان کو مغفرت کا ذریعہ بنائیں۔ اس موقع پر مدرسہ نور الاسلام ومکتب دینیات کی دعائیہ تقریب بھی منعقد ہوئی جسمیں بچوں نے تقاریر، قرآن و حدیث کے تراجم و مفہوم خوبصورت انداز میں پیش کئے، ان بچوں کو انعامات سے نوازہ گیا، پروگرام میں مولانا محمد فہیم ندوی، حافظ شکیل کے علاوہ بڑی تعداد میں علاقائی عوام موجود تھے۔

شب برات مغفرت اور رزق میں برکت عطا کرنے والی رات ہے: ارشد حسین

مرادآباد :26 فروری (پی این ایس) شعبان کی پندرہویں شب کو شب برات کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے نجات دلاتا ہے اور ہر مصیبت زدہ انسان کی مصیبتوں کو دور فرماتا ہے اور رزق میں وسعتیں عطا فرماتا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ شب برات میں ہر انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے، نوافل ادا کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنا رزق طلب کرے اور ذکر واذکار میں اس شب کو گزارے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس شب میں شریعت کے مطابق قبرستان جائیں اور اپنے مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی شب برات کے موقع پر مرادآباد کی عیدگاہ کے وسیع میدان میں تنظیم فیضان مصطفیٰ کی زیر نگرانی میں ایک شاندار اجلاس کا اہتمام کیا گیا۔ شب برات کے موقع پر مرادآباد ہی نہیں بلکہ آس پاس کے اضلاع سے بھی ہزاروں لوگ اس جلسے میں شامل ہوتے ہیں اور علماء کی نورانی تقاریر کو سماعت فرماتے ہیں۔ تنظیم فیضان مصطفیٰ کے صدر حاجی محمد ارشد حسین نے جلسے سے متعلق مزید معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ 28 سالوں سے ہر سال شب برات کے موقع پر تنظیم فیضان مصطفیٰ کی زیر نگرانی عظمت اسلام کانفرنس کے نام سے ایک شاندار جلسے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ جلسہ عیدگاہ کے میدان میں کیا گیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس جلسے کو سننے کے لیے مرادآباد اور آس پاس کے اضلاع سے تقریباً 20 سے 25 ہزار لوگ یہاں پہنچتے ہیں۔ رام پور شہر قاضی علامہ مولانا شاہد میاں کی قیادت میں ہر سال یہ جلسہ ہوتا ہے، جس کی صدارت مفتی شہر محمد ایوب نعیمی فرماتے ہیں۔ تنظیم فیضان مصطفیٰ کے تمام ممبران اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ شب برات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے تنظیم فیضان مصطفیٰ کے صدر حاجی محمد ارشد حسین نے بتایا کہ یہ رات بڑی فضیلت کی رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ کوئی ہے رزق طلب کرنے والا کہ میں اس کو رزق عطا کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت فرمادوں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا سے اس شب میں اپنے بندوں پر خاص رحم فرماتا ہے اور اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

شعبان کا مہینہ بہت ہی متبرک اور بڑی قدرواہمیت کا حامل مہینہ ہے

جامع مسجد میں منعقد جلسہ بعنوان شب برأت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں سے مولانا شکیل احمد ندوی کا خطاب

دریاباد، بارہ بنکی: شعبان کا مہینہ بہت ہی متبرک مہینہ ہے اس میں کثرت سے آنحضور سے نفلی روزوں کا ثبوت ملتا ہے، یہ مہینہ بڑی قدر و اہمیت کا حامل ہے اس مہینہ میں ہمیں اپنے اعمال کی اصلاح کرنی چاہیے اور ذکر و دعا، تلاوت و 'برات' کے معنی چھٹکارے کے ہیں، اس بابرکت رات اللہ رب العزت قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کی بالوں کی تعداد سے زیادہ گناہ گاروں کی بخشش فرماتا ہے، شعبان کی پندرہویں رات بخشش اور مغفرت کی رات ہے، ہماری دعائیں اس لیے قبول نہیں ہوتیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز نہیں آتے، دعا ایک اہم عبادت ہے اور اس کے علاوہ کوئی شی تقدیر کو بدل نہیں سکتی، آج کی رات کو خاص طور پر اللہ کی رحمت بندوں کی دعا کی منتظر رہتی ہے کہ کب بندہ دعا کرے اور اللہ کی رحمت برس جائے توبہ واستغفار اور گناہوں کی معافی مانگنا اللہ کی بارگاہ پسندیدہ دعائیں ہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگنے کی توفیق نصیب ہوجائے اس عبادت کا خوب اہتمام کرنا چاہیے لیکن ساتھ ہی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس مہینہ میں رسم ورواج اور غیر شرعی امور کا ارتکاب ہم سے نہ ہونے پائے اور ہم شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اعمال انجام دیں مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا شکیل احمد ندوی استاذ مدرسہ معین الاسلام نے جامع مسجد میں منعقد جلسہ بعنوان شب برأت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج عبادت کے نام پر بہت سی غیر مناسب چیزیں ہمارے معاشرے میں پیدا ہوگئی ہیں جو ہمارے عقیدے اور ایمان کو خراب کرنے والی ہیں، اسلام رسم و رواج کو مٹاتا ہے، وہ ایک مکمل نظام زندگی ہے جس کی پابندی ہمارے لئے ہر آن ضروری ہے کیونکہ ہم صحیح معنوں میں مؤمن کامل اسی وقت ہونگے جب ہمارے اعمال، افعال، اخلاق، ہمارے سوچنے سمجھنے کا طریقہ سب کچھ دین وشریعت کے تابع ہوگا اس لئے ہم پر ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو سچا اور پکا مسلمان بنائیں اور زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے ایمانی شان کا مظاہرہ کریں۔ مولانا ندوی نے کہا کہ ہمارے ہر عمل سے اسلام کی جھلک نمایاں ہونا چاہئے اور ہم پر پورے طور پر اسلامی رنگ غالب ہو اسی طرح ہم اپنے بچوں کی اسلامی وایمانی تعلیم وتربیت کی بھی فکر کریں اور ان کے ایمان وعقیدہ کو مضبوط کریں ساتھ ہی معاشرتی زندگی کو بھی شریعت کے دائرے میں لانے کی پوری کوشش کریں اور اسلام نے جو ہمیں معاشرتی نظام عطا کیا ہے اس کے مطابق عمل کر کے اسکی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج ہماری پستی اور انحطاط کا واحد سبب یہ ہے کہ ہم نے دین سے دوری اختیار کرلی، شریعت کو بالائے طاق رکھ دیا اور ہماری زندگی کے لئے اسلام نے جو اصول ہم کو عطا کئے تھے ان کو ہم نے فراموش کر دیا اور ان سے آنکھیں پھیر لیں، فرائض وواجبات کے ترک کے ہم عادی ہوگئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم پستی اور زوال کا شکار ہوگئے، آج ضرورت ہے کہ ہم دین کی طرف آئیں اور اسلامی احکام کے مطابق زندگی گزاریں اور شریعت کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائیں تاکہ ہم دونوں جہان میں سرخرو ہوسکیں۔ اس موقع پر مولانا عقیل احمد ندوی، متین احمد قدوائی، جنید شمس، عرفان احمد، محمود احمد، محمد فیضان، شارق محمد، ارشد محمد سمیر وغیرہ موجود تھے۔

مغربی یوپی ہائی وے کسانوں نے کیا جام لوگ رہے پریشان

مظفر نگر :26 فروری (پی این ایس) آج بھارتیہ کسان یونین کے ترجمان چودھری راکیش ٹکیت کی قیادت میں مغربی یوپی کے مختلف اضلاع میں شاہراہوں پر ٹریکٹر زنجیریں بنائی جارہی ہیں۔ بی کے یو کے ترجمان راکیش ٹکیت نے کہا کہ آج کسان دہلی جانے والی سڑکوں پر ٹریکٹر کھڑی کر کے اپنے حقوق مانگ رہے ہیں۔ کسان پرامن طریقے سے ٹریکٹر لے کر کھڑے ہیں۔ ایک طرف سے گاڑیاں چل رہی ہیں۔ بی کے یو کے ترجمان راکیش ٹکیت ٹریکٹر سیریز میں حصہ لینے کے لیے رام پور تیراہہ پہنچ گئے ہیں۔ ایس پی سٹی ستیہ نارائن پرجاپتی بھی موقع پر موجود ہیں۔ دہلی میرٹھ ہائی وے پر کسانوں کی جانب سے ہائی وے کو جام کرنے کی وجہ سے ٹریفک بری طرح متاثر ہوئی۔ کئی مقامات پر ٹریفک جام ہونے سے لوگ پریشان ہیں۔ آپ کو بتا دیں کہ شاہراہ گزشتہ چار گھنٹوں سے کسانوں کے کنٹرول میں ہے۔ کسان صبح 11 بجے شاہراہ پر پہنچے ہیں اور شام 4 بجے تک واپس لوٹ جائیں گے۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ حکومت نے دیہاتوں، غریبوں اور مزدوروں کے خلاف غلط فیصلے دیے ہیں۔ یوپی پولیس کے امیدواروں کی تازہ مثال سب کے سامنے ہے۔ اگنیور بھرتی کی مخالفت ہو رہی ہے۔ ڈرائیوروں کے خلاف لایا گیا فیصلہ غلط ہے۔ مظفر نگر میں ٹریکٹر زنجیر کو دیکھتے ہوئے پولیس الرٹ ہے۔ ہائی وے پر تمام تھانوں کی پولیس کو سیکورٹی اور امن برقرار رکھنے کے احکامات دے دیے گئے ہیں۔ کسانوں نے اپنے ٹریکٹر لے کر شاہراہ پر کھڑا کر دیا ہے۔ کسانوں نے میرٹھ میں NH 58 پر اپنے ٹریکٹر کھڑے کر رکھے ہیں۔ کسان یہاں پر پتلا جلانے اور احتجاج کرنے کے بعد واپس لوٹ جائیں گے۔ بھارتیہ کسان یونین کے ضلع صدر کی قیادت میں سینکڑوں کارکنوں نے ایم ایس پی کا مطالبہ کرتے ہوئے ٹنگر کھیڑا میں نیشنل ہائی وے-58 کو بلاک کر دیا۔ اس دوران کسانوں نے ٹریکٹر لگا کر ہائی وے کو بند کر دیا۔ کسانوں کی جانب سے شاہراہ پر قبضے کے دوران شدید ٹریفک جام ہوگیا۔ جام کے دوران ضلع صدر اور راہگیروں کے درمیان ہاتھا پائی بھی ہوئی۔

جب تک اردو ادب رہے گا تب تک پروفیسر شارب ردولوی کا نام بھی زندہ رہے گا: رام نائک

پروفیسر شارب ردولوی نے ایک لیجنڈ کی حیثیت اختیار کرلی تھی: پروفیسر زماں آزرد ٭ آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی میں پروفیسر شارب ردولوی یادگاری خطبہ اور ایوارڈ تقریب

پروفیسر عتیق اللہ کو پہلا پروفیسر شارب ردولوی ایوارڈ

ڈاکٹر ہارون رشید

لکھنؤ۔ جب تک اردو ادب رہے گا تب تک پروفیسر شارب ردولوی کا نام بھی زندہ رہے گا۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ آج شارب ردولوی کے نام سے پہلا ایوارڈ دئے جانے کے موقع پر مجھے بلایا گیا۔ یہ ایوارڈ پروفیسر عتیق اللہ کو دیا جا رہا ہے جو فی الواقعہ ہر طرح سے اس ایوارڈ کے مستحق ہیں، وہ ایک ادب کے ناقد بھی ہیں اور ایک اچھے شاعر بھی، میں ان کو اس ایوارڈ کے لئے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ساتھ ہی ایوارڈ کمیٹی کے سبھی ممبران اور ان کے شاگردوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں، کیونکہ آپ تمام لوگوں نے پروفیسر شارب ردولوی کے کارناموں کو زندہ رکھنے اور ان کی خدمات کو آگے بڑھانے کا نیک کام کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار اتر پردیش کے سابق گورنر عزت مآب رام نائک نے آل انڈیا کیفی اعظمی میں منعقدہ پروفیسر شارب ردولوی میموریل ایوارڈ کمیٹی کی جانب سے "پروفیسر شارب ردولوی یادگاری خطبہ اور ایوارڈ تقریب" میں کیا۔ بحیثیت مہمان خصوصی سابق گورنر نے اپنے خطاب میں پروفیسر شارب ردولوی سے اپنے دیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہت بڑے ادیب تھے۔ ان کی لکھی کتابیں چاہے کسی شخصیت پر ہوں، چاہے تحقیق یا تنقید پر ہوں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ شری رام نائک نے اس موقع پر اپنے دوست اور اودھ نامہ کے بانی وقار رضوی کو خاص طور پر یاد کیا اور کہا وہ ہمیشہ اپنے مفید مشوروں سے مجھے نوازتے رہے، ہمارے یہاں سے جانے کے بعد بھی ہمارے بارے میں انھوں خود بھی لکھا اور ہمارے بارے میں دوسروں کے لکھے مضامین اپنے اخبار میں شائع کئے۔ ہمیں کبھی یہ امید نہیں تھی کہ وقار رضوی اتنی جلدی ہمارے درمیان سے چلے جائیں گے۔ جب بھی میں لکھنؤ آتا ہوں مجھے ان کی کمی کا شدت سے احساس ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایک گورنر کے طور پر لکھنؤ اور پورے اتر پردیش نے بہت محبتیں دیں، اردو زبان کے جاننے والوں سے محبت اور احترام ملا۔ آپ لوگ میری دکھ درد میں جس طرح شریک ہوئے اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ تعلقات بڑی مشکل سے بنتے ہیں مگر ان تعلقات اور رشتوں کو باقی رکھنا اور بھی کٹھن ہوتا ہے۔ کسی اردو کے شاعر نے کہا ہے کہ

بلندیوں پر پہونچنا کوئی کمال نہیں
بلندیوں پر ٹھہرنا کمال ہوتا ہے۔

شری رام نائک نے اپنے خطاب میں لکھنؤ اپنے دوران کار کے درمیان کئی زبانوں میں شائع ہوئی اپنی کتاب "چریویتی چریویتی" کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر عمار رضوی پروفیسر شارب ردولی، وقار رضوی اور پروفیسر عباس رضا نیر کی محبتوں کا ذکر کیا۔ مشہور شعر (کس کی ہمت ہے کہ جو ہم سے چھڑائے لکھنؤ، لکھنؤ ہم پر فدا ہے، ہم فدائے لکھنؤ) کے دوسرے مصرعے پر رام نائک نے اپنی گفتگو ختم کی۔

پروگرام کے پہلے سیشن کی صدارت ڈاکٹر عمار رضوی نے کی۔ جبکہ مہمانوں کی فہرست میں پروفیسر شہزاد انجم، پروفیسر زماں آزردہ، جسٹس قمر حسن رضوی، پروفیسر عتیق اللہ شہ نشین کی زینت رہے۔ نظامت کے فرائض کا ذمہ پروفیسر عباس رضا نیر نے اپنے کاندھوں پر لیا اور اپنے شگفتہ انداز، خصوصی لفظیات، دلچسپ فقروں اور برمحل شعروں سے شائقین ادب اور مہمان شارب ردولوی کو آخر تک باندھے رکھا۔ تقریباً ہر مقرر نے ان کی نظامت کے انداز کا ذکر اپنی تقریر میں خاص طور سے کیا۔ پروگرام کا آغاز راشٹر گان سے ہوا۔ مہمانوں کی گلپوشی کے کے بعد پروفیسر ریشماں پروین نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

اس موقع پر جہان شارب (اپنی تحریروں کے آئینے میں) کے عنوان سے پروفیسر شارب ردولوی یادگاری خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر زماں آزردہ نے شارب ردولوی کا نقشہ کچھ یوں کھینچا کہ جسم اور ذہن دونوں اعتبار سے قد آور، وسیع القلب، ملنسار، خوش گفتار، خوب رو، صبر و تحمل کے پیکر اور دلآویز اور وجیہ شخصیت کے مالک شارب ردولوی آج ہم میں نہیں ہیں مگر ان کا دلآویز تبسم، نرم لب و لہجہ، شریفانہ برتاؤ، اعلیٰ اقدار کی نمائندگی اب بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ بس ان کا تصور کیجئے اور آنکھیں بند کر لیجئے تو ایک مخلص انسان، وضعداری کا پیکر، اعلیٰ اقدار کا نمائندہ اور صبر و سکون کا ایک ستون سامنے آجاتا ہے۔ ان کی ہر ادا، ہر بات، یہاں تک کہ ہر تحریر دوست دشمن سبھی کو اپنا گرویدہ بناتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ترقی پسند نقاد ہوتے ہوئے بھی ان کی سوچ متوازن رہی۔ مختلف مکاتب فکر سے حصول علم و دانش کا موقع بھی میسر رہا، یہی وجہ ہے کہ ان تحریروں میں شدت کا احساس نہیں ملتا، وہ نہایت سلیقے اور انکسار سے اپنی بات پیش کرتے ہیں۔ شارب ردولوی کی شاعری پر بات کرتے ہوئے پروفیسر زماں آزردہ نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ شارب نے اگر شاعری کی طرف توجہ دی ہوتی تو ان کے کئی مجموعے آج ہمارے سامنے ہوتے، اسی طرح ان کی رپورتاژ نگاری، خاکہ نگاری، ریڈیائی فیچر، مختلف اشخاص اور پروگرام ایکزیکٹو کو دئے گئے انٹرویوز اور شاگردوں دوستوں اور چاہنے والوں کی کتابوں پر کئے گئے تبصروں، ان کی کتب پر لکھے گئے دیباچوں کو بھی ان کی تخلیقی نگارشات کی ذیل میں رکھا جاسکتا ہے اور ان پر گفتگو کی جاسکتی ہے۔ البتہ ان کی خودنوشت ان کی تحریروں کا ایسا آئینہ ہے، جس میں نہ صرف ان کی زندگی، ان کے احباب، ان کے سفر، ان کی سوچ، ان کی حیات کے مختلف رنگ، زندگی کے اتار چڑھاؤ کے عکوس ملتے ہیں، بلکہ ان کے شعور اور لاشعور کی مختلف جہتیں بھی سامنے آتی ہیں۔ پروفیسر زماں آزردہ نے کہا کہ شارب ردولوی نے خود ایک لیجنڈ کی حیثیت اختیار کرلی۔ ہم لوگوں کے لئے وہ اپنی تحریروں بالخصوص اپنی خودنوشت کے بسبب ہمیشہ حیات ہی رہیں گے۔

پروفیسر عتیق اللہ کو ایوارڈ سے نوازنے سے پہلے ان کے لئے تحریر کردہ سپاس نامہ پروفیسر امتیاز احمد نے پیش کیا جس میں پروفیسر عتیق اللہ کے مختصر سوانحی اور علمی کوائف کا ذکر کیا گیا تھا۔ بعدہ سابق گورنر شری رام نائک کے بدست پہلا شارب ردولوی ایوارڈ پروفیسر عتیق اللہ کو دیا گیا اور دیگر مہمانوں کو شال پیش کر ان کا اعزاز کیا گیا۔ اس موقع پر پروفیسر عتیق اللہ نے اپنے تاثرات میں ایوارڈ کمیٹی اور شارب ردولوی کے شاگردان کی محبتوں کے تئیں ہدیہ تشکر پیش کیا اور کہا کہ شارب صاحب سے میرا گھریلو قسم کا رشتہ تھا۔ شمیم باجی کی محبتیں بھی مجھے حاصل رہیں۔ میں نے شارب ردولوی کو شیش آسن (یوگا) بھی کرتے دیکھا جو کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ پروفیسر عتیق اللہ نے کہا کہ پروفیسر شارب نے اپنی حیات کے مقاصد کا تعین کر لیا تھا۔ اور اسی اعتبار سے انھوں نے لمحات زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا۔ وہ زبردست قوت ارادی کے مالک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان پر یکے بعد دیگرے کئی غم ٹوٹے مگر وہ نہیں ٹوٹے۔ جسٹس قمر حسن رضوی نے اس موقع پر وقت کی تنگ دامنی کا لحاظ رکھتے ہوئے کہا کہ شارب کی شعاعیں دنیا تک پہونچانا شعاع فاطمہ ٹرسٹ کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ شارب ردولوی کسی شخص کا نام نہیں بلکہ ایک عہد کا نام ہے ایک دور کا نام ہے۔

ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے مختصر خطاب میں سابق گورنر کے بارے میں کہا کہ ہاں یہ گورنر تھے اور اب سابق ہو گئے لیکن اتر پردیش میں ایک ایسا عہدہ بھی تخلیق کیا گیا جو کبھی سابق نہیں ہوتا یعنی رام نائک جی راجیہ پال سے "ہردے پال" ہو گئے ہیں اور یہ وہ عہدہ ہے جو کبھی سابق نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر رضوی نے یہ بھی اعلان کیا کہ عزت مآب سابق گورنر رام نائک کو "پدم بھوشن ایوارڈ" ملنے پر "چریویتی چریویتی کمیٹی" کی جانب سے جلد ہی لکھنؤ میں ایک شاندار استقبالیہ کا اہتمام کیا جائے گا۔

پروگرام کے دوسرا سیشن "پروفیسر شارب ردلوی شخصیت اور ادبی خدمات" کے عنوان سے سینئر صحافی احمد ابراہیم علوی کی صدارت میں ہوا۔ جس کی نظامت پروفیسر ریشماں پروین نے کی۔ مذاکرے میں صدر کے علاوہ پروفیسر سراج اجملی، ڈاکٹر صبیحہ انور، تورج زیدی (چیئرمین فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی)، ڈاکٹر یاسمین انجم اور سید سعید مہدی نے شارب ردولوی کی شخصیت اور ان کی ادبی خدمات پر گفتگو کی۔

پروفیسر صبیحہ انور نے شارب ردولوی کی شخصیت اور فن پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ شارب بھائی کی ادبی قدر و قیمت اور ان کے مرتبے کا تعین کرنے والے بہت سے لوگ ہیں، شارب بھائی سے پہلی پہچان ان کی اردو تنقید کی ایک ایسی کتاب ہے جس نے تنقید کے بہت سے دروازے کھول دئے ہیں۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں مشرق اور مغرب کی ہر اہم تھیوری پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی تنقیدی بصیرت مرثیہ اور انیس شناسی میں اہم اضافہ ہے۔

پروفیسر ریشماں پروین نے شارب ردولوی کے تنقیدی امتیاز پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ معیاری تنقید کی اہم خصوصیت یہ نہیں ہے کہ وہ کسی مخصوص مکتبۂ فکر کی نمائندگی اس طرح کرے کہ تنقید کا حقیقی مقصد ہی فوت ہو جائے۔ شارب ردولوی کے نزدیک تنقید کا صحیح مفہوم و مقصد یہی ہے کہ وہ فن پارہ کی قدر و قیمت کا تعین، سماجی، نفسیاتی، فنی و جمالیاتی تمام اعتبار سے کرے، کیوں کہ کوئی بھی فن پارہ صرف سماج اور نفسیات کی کسوٹی پر رکھ کر اعلیٰ درجہ کا قرار نہیں دیا جاسکتا، جب تک وہ فنی اور جمالیاتی نقطۂ نظر سے بھی اعلیٰ واقع نہ ہو۔ لہٰذا کسی ایک نقطۂ نظر سے فن پارہ کی عظمت کا تعین کرنا ٹھیک نہیں۔ جدید ناقدین کی اسی شدت پر شارب ردولوی معترض نظر آتے ہیں اور ادب کو سماجی، نفسیاتی اور فنی ہر اعتبار سے بہتر سے بہتر بنانے پر زور دیتے ہیں۔ وہ خود بھی اپنی تحریروں میں اسی اعتدال اور توازن سے کام لیتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ وہ میر، سودا، چکبست، حسرت، علی سردار جعفری، فیض احمد فیض، مخدوم محی الدین، مجاز، عرفان صدیقی اور دوسرے شعراء کے یہاں اجتماعیت کے ساتھ ان کی انفرادی خوبیوں کی بھی تلاش کرتے ہیں۔ وہ فن پارہ کے ہر پہلو کا تجزیہ اس انداز میں کرتے ہیں کہ تاریخی حقیقت، احساس فن اور تصور زندگی سب مل کر ایک وحدت میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور یہی ان کا تنقیدی امتیاز ہے۔ پروگرام میں خاص طور سے، پروفیسر کاظم علی، پروفیسر شبنم رضوی، ڈاکٹر خان فاروق، ڈاکٹر عطیہ رئیس، ڈاکٹر نشی گندھا، ڈاکٹر نہال رضا، عبدالسمیع، ڈاکٹر ہارون رشید، ڈاکٹر موسیٰ رضا، ڈاکٹر منصور حسن خان، ڈاکٹر عشرت ناہید، ڈاکٹر شفیق مرزا شفق، ڈاکٹر یاسر جمال، ڈاکٹر نزہت، ڈاکٹر احتشام حسین، میرا ترپاٹھی پرنسپل شعاع فاطمہ گرلس کالج، حاصم رضا سابق ایڈیٹر نیا دور، ریحان عباس ایڈیٹر نیا دور، ڈاکٹر مجاہد الاسلام، ڈاکٹر باریہ، حکیم وسیم اعظمی، ڈاکٹر پروین شجاعت، سلمیٰ حجاب، انجم نورانی، اور یونیورسٹیز اور مختلف کالجز کے طلبہ و طالبات نے بڑی تعداد میں شریک ہو کر پروفیسر شارب ردولوی سے اپنی محبتوں اور عقیدتوں کا ثبوت پیش کیا۔

قرض دلانے کے نام پر ٹھگی کرنے والے بین ضلعی گروہ کے تین اراکین گرفتار

فیروزآباد: 26 فروری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فیروزآباد میں لوگوں کو قرض دلانے کے نام پر ٹھگی کرنے والے ایک بین ضلعی گروہ کا پیر کو انکشاف کرتے ہوئے گروہ کے تین اراکین کو گرفتار کرلیا۔ ایس پی سٹی سرویش کمار مشرا نے بتایا کہ قرض دلانے کے نام پر ٹھگی کرنے والے لوگوں کی سائبر سیل پر شکایتیں مل رہی تھیں اور ان کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے سینئر ایس پی نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا۔ تھانہ سائبر کرائم پولیس ٹیم نے مخبر کی اطلاع پر پیر کو تھانہ شمال واقع اسلامیہ کالج کے گراؤنڈ سے تین افراد کو گرفتار کرلیا۔ پوچھ گچھ میں پکڑے گئے نوجوانوں نے اپنے نام پر یوراج عرف گورو، منیش یادو اور روہت یادو بتائے ہیں۔ پولیس نے ان کے قبضے سے تین موبائل فون، 31500 روپئے نقدی، قرضی کے فرضی فارم، پمفلٹ اور آٹھ فرضی آدھار کارڈ، سات فرضی بینک شناختی کارڈ و دیگر سامان برآمد کیا ہے۔ ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کر قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ انچارج انسپکٹر سائبر سیل آلوک کمار مشرا نے بتایا کہ پکڑے گئے۔

211 نئے منتخب جونیئر انجینئروں کی تعیناتی

منصفانہ اور شفاف عمل کے ذریعہ تقرری اور تعیناتی ریاستی حکومت کی ترجیح ہے: سوتنتر دیو سنگھ

لکھنؤ: 26 فروری۔ اتر پردیش کے جل شکتی کے وزیر جناب سوتنتر دیو سنگھ نے کہا کہ منصفانہ اور شفاف عمل کے ذریعہ تقرری اور تعیناتی ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ بھرتی سے تعیناتی تک پورے عمل میں کہیں بھی بے ضابطگی نہیں ہونے دی جائے گی۔ جونیئر انجینئروں کو مبارکباد دیتے ہوئے جل شکتی وزیر نے کہا کہ آپ سب کو ایمانداری سے کام کرتے ہوئے ریاست کی ترقی میں اپنا تعاون کرنا چاہئے۔ آپ کی تقرری سے لے کر پوسٹنگ تک کا سارا عمل صاف اور شفاف طریقے سے انجام دیا گیا ہے، تمام انجینئر اپنی پوسٹنگ کے مقام پر غریبوں کی فلاح و بہبود کے لیے پوری لگن سے کام کریں۔ اتر پردیش کے جل شکتی وزیر نے یہ باتیں یہاں ڈاکٹر رام منوہر لوہیا پریکلپ بھون، تیلی باغ کے آڈیٹوریم میں منعقدہ پوسٹنگ پروگرام میں سب آرڈینیٹ سروس سلیکشن کمیشن سے نو منتخب جونیئر انجینئروں (سول) کی شفاف آپشن پر مبنی پوسٹنگ کے موقع پر کہیں۔ اس موقع پر جل شکتی وزیر نے کہا کہ تمام نئے تعینات ہونے والے جونیئر انجینئر پوری لگن کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں اور کسانوں کو خوش رکھیں، کسانوں کی آمدنی میں اضافہ اولین ترجیح ہونی چاہیے، کسان خوش ہوں گے تو ملک ترقی کرے گا۔ اور ریاست ترقی کرے گی۔ آپ سب ملک اور ریاست کا مستقبل ہیں، ملک اور ریاست کو آگے لے جانے میں آپ کا اہم کردار ہے۔ نو منتخب جونیئر انجینئر (سول) کی پوسٹنگ کے شفاف نظام کے تحت، انجینئروں کو ان کے رضاکارانہ اختیار کی بنیاد پر تعینات کیا گیا تھا۔ نئے تعینات ہونے والے انجینئر (سول) نے بھی رضاکارانہ آپشن کے انتخاب پر مبنی عمل کے ذریعے اپنی پوسٹنگ پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر جل شکتی کے وزیر مملکت جناب رام کیش نشاد، آبپاشی اور آبی وسائل کے پرنسپل سکریٹری جناب انل گرگ، چیف انجینئر اور محکمہ کے سربراہ جناب انل کمار سنگھ، چیف انجینئر پروجیکٹ جناب اکھلیش سچان اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

سب کمیٹی کی میٹنگ 29 فروری و یکم مارچ کو

لکھنؤ: 26 فروری۔ محکمہ اطلاعات اور رابطہ عامہ، اتر پردیش کے ڈائرکٹر جناب ششیر نے آج یہاں بتایا کہ 29 فروری اور 01 مارچ 2024 کو ڈائریکٹریٹ آف انفارمیشن، لکھنؤ میں اشتہارات کی پالیسی سے متعلق سب کمیٹی کی میٹنگ کی مجوزہ ہے۔ ڈپٹی ڈائرکٹر (پریس) جناب للت موہن کو اس میٹنگ کو آرڈینیشن کے لیے نوڈل آفیسر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پریس کونسل آف انڈیا، نئی دہلی نے ایڈورٹائزنگ پالیسی کے حوالے سے سب کمیٹی کی میٹنگ منعقد کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ جس کی تعمیل میں انفارمیشن ڈائریکٹریٹ کے میٹنگ روم میں انفارمیشن ڈائرکٹر کی جانب سے ایک میٹنگ مجوزہ ہے۔

جیسے ہی بینک سے رقم نکالیں، فوراً میسج کا جواب دیں

ورنہ رقم کی ذمہ داری کسٹمر پر عائد ہوتی ہے: آر بی آئی علاقائی ڈائرکٹر

لکھنؤ۔ جیسے ہی آپ لکھنؤ بینک سے رقم نکالتے ہیں، ایک میسج آتا ہے جس میں لکھا ہوتا ہے کہ یہ رقم نکلوائی گئی ہے اور اگر آپ نے نہیں نکالا تو فوراً اس نمبر پر کال کریں اور اکاؤنٹ بند کر دیں۔ اگر آپ فوری طور پر اس نمبر پر کال بیک نہیں کرتے اور اکاؤنٹ بند کرتے ہیں تو اسے اپنی غلطی سمجھتے ہوئے بینک آپ کی رقم نہیں دے گا، اگر آپ فوری طور پر مذکورہ نمبر پر کال کر کے اپنی صورت حال بتاتے ہیں تو بینک اس کا ذمہ دار ہوگا۔ یہ یہ باتیں آر بی آئی لکھنؤ میں ریزرو بینک آف انڈیا کے علاقائی ڈائریکٹر ڈاکٹر بالو کیلچپا نے FLW 2024 کی افتتاحی تقریب کی پریس کانفرنس کے دوران کہیں۔ مسٹر بالو کیلچپا ڈو رائٹ سٹارٹ، بنو فائنشل سمارٹ تھیم پر مالیاتی خواندگی پروگرام کے بارے میں معلومات دے رہے تھے۔ ڈاکٹر بالو کیلچپا نے کہا کہ اس لیے ہمیشہ چوکنا رہیں، چوکنا رہیں اور ہمیشہ اپنے موبائل کے ٹیکس میسج پر نظر رکھیں تاکہ آپ کسی بھی طرح سے لاپرواہ نہ ہوں۔ ریجنل ڈائرکٹر نے کہا کہ انڈین بینکنگ ایسوسی ایشن اپنے جنسرمتھ پورٹل پر مرکزی حکومت کی 13 اسکیموں کے لیے آن لائن درخواستیں قبول کرتی ہے، اس پورٹل پر جا کر اپنی معلومات جیسے آدھار، آدھار پر مبنی موبائل نمبر، پین نمبر رجسٹر کرنے کے بعد آپ کو مکمل معلومات مل جائیں گی۔ اس کے بعد بینک آپ کے منتخب کردہ بینک کو آن لائن پورٹل بھیجے گا تاکہ آپ جلد از جلد اپنے کریڈٹ پروڈکٹ کا فائدہ اٹھا سکیں۔ ریجنل ڈائریکٹر ڈاکٹر بالو کیلچپا نے کہا کہ بہت سے لوگ یہ کہہ کر مسیلنگ کا کام کرتے ہیں کہ اگر آپ اس ایف ڈی میں رقم جمع کرائیں گے تو آپ کی رقم کچھ ہی عرصے میں دوگنی ہو جائے گی، لیکن وہ یہ رقم انشورنس کمپنی میں جمع کراتے ہیں۔ اس کے بعد وہ شخص محسوس کرتا ہے۔ دھوکہ دیا گیا، اس کے لیے ہر انشورنس کمپنی نے 15 دن کی فری دیکھنے کی مدت مقرر کی ہے جس میں آپ کو پالیسی مل جاتی ہے اور اسے لینے کے بعد آپ کو لگتا ہے کہ آپ کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے، تو آپ فوراً پالیسی منسوخ کر دیتے ہیں، رقم کی واپسی ہوتی ہے جس میں کوئی چارج نہیں ہوتا۔ کسی بھی قسم کی کٹوتی کی جاتی ہے اور رقم مکمل طور پر واپس کر دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ UPI کا استعمال کرتے وقت ہمیشہ ایک ٹوپی رکھیں کہ اگر آپ زیادہ سے زیادہ رقم سے تجاوز کرتے ہیں تو آپ کو فوری طور پر OTP اور PIN داخل کرنا ہوگا تاکہ مستقبل میں سائبر فراڈ کے جرائم سے بچا جا سکے۔ ہم نے بینکنگ سیکٹر کے لیے 96 پیرامیٹرز بنائے ہیں، جن میں بینکنگ انڈسٹری گزشتہ مالی سال میں 56 پیرامیٹرز کو پورا کر رہی تھی، اب یہ 61 ہو گئی ہے۔ ہم ان پیرامیٹرز کو بہتر بنانے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ اتر پردیش میں کام چل رہا ہے ہر 3 ماہ بعد ضلع کریڈٹ کمیٹی کی رپورٹ اور میٹنگ ہوتی ہے اور ہر لیڈ منیجر جو ڈسٹرکٹ لیڈ منیجر سے ملاقات پر کام کرتا ہے انہوں نے بتایا کہ ریزرو بینک آف انڈیا نے ہر ڈھائی کلومیٹر پر کم از کم ایک بزنس کرسپانڈنٹ یا بینک مترا کا ہدف مقرر کیا ہے اور ہر پانچ کلومیٹر پر ایک منی برانچ کا ہدف بھی مقرر کیا ہے جسے اتر پردیش نے آج تقریباً پورا کر لیا ہے۔